﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآء﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

قائم مقام مدیر۔ عبدالباسط شاھد

جلد 18 | جمعۃ المبارک 19/اگست 2011ء | 18/رمضان المبارک 1432 ہجری قمری ❁ 19/ظہور 1390 ہجری شمسی | شمارہ 33

رمضان میں جنت کے دروازوں کا کھلنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خداﷺ نے فرمایا:

''جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دئے جاتے ہیں''۔

(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 45ویں جلسہ سالانہ (2011ء) کے انتظامات کا بابرکت افتتاح

مسجد فضل میں نظامت استقبال کے کارکنان کا تعارف۔ بیت الفتوح میں قائم استقبال اور رہائش کے دفاتر کا معائنہ اور کارکنان کا تعارف۔ اسلام آباد میں انتظامات کا معائنہ۔ ہارس رائیڈنگ سکول کا افتتاح۔ رقیم پریس کا معائنہ۔ روٹی پلانٹ کا معائنہ اور ہدایات۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان۔ مربی سلسلہ یوکے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کی منظوری عطا ہونے پر جلسہ کی تیاری شروع ہو جاتی ہے اور جلسہ کے انتظامات کی منصوبہ بندی اور اس کے مختلف الجہت پھیلے ہوئے کاموں کا جائزہ لینے کیلئے انتظامیہ کی میٹنگز وغیرہ کا آغاز ہو جاتا ہے۔ لیکن جلسہ سالانہ یوکے کا انعقاد چونکہ حدیقۃ المہدی میں ایک عارضی شہر بسا کر کیا جاتا ہے، جس کیلئے مارکیوں، میٹل ٹریک، پورٹا کیبنز، ٹائلٹ شاورز، فلورنگ، میز، کرسیوں، کارپٹ، جنریٹرز، باؤنڈری فینس، بیریئرز، گیس، بجلی، پانی، سیوریج، سکیورٹی کے آلات اور کھانے پینے کی ہزاروں اشیاء کیلئے ملک بھر کی مختلف کمپنیوں کے ساتھ معاہدات کئے جاتے ہیں نیز کونسل، پولیس اور بعض دیگر حکومتی اداروں سے بات چیت کی جاتی ہے، جس کیلئے سارا سال ہی جلسہ سالانہ کے کام چلتے رہتے ہیں۔ لیکن چونکہ حدیقۃ المہدی میں جلسہ کے انعقاد کیلئے اس عارضی شہر کے آباد کرنے اور سمیٹنے کیلئے برطانیہ کے قانون کے مطابق صرف 28 دنوں کا دورانیہ ہوتا ہے، اس لئے حدیقۃ المہدی میں ان اٹھائیس دنوں میں پورے زوروں سے کام ہوتا ہے اور جلسہ کے انعقاد سے قریباً سولہ سترہ دن قبل وقار عمل اور مختلف کمپنیوں کے کاموں کا آغاز ہو جاتا اور جلسہ کے بعد ہفتہ عشرہ میں اس عارضی شہر کو سمیٹ دیا جاتا ہے۔

امسال جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کی باقاعدہ ہفتہ وار میٹنگز کا آغاز 25/مارچ سے ہوا جن میں ہر میٹنگ میں گزشتہ ہفتہ کے کاموں کا جائزہ لیا جاتا اور آئندہ ہفتہ کے کاموں کی منصوبہ بندی کی جاتی۔ حدیقۃ المہدی میں کام کیلئے محدود دورانیہ کا آغاز ہونے پر 06/جولائی 2011ء کو اس عارضی شہر کو بسانے کا کام شروع ہوا۔ اور خدام وانصار کے وقار عمل کے علاوہ سائٹ 1، 2، نظامت میٹینینس (Maintenance)، نظامت بجلی، نظامت آب رسانی اور خدمت خلق کے شعبہ جات نے بھرپور انداز میں اپنے اپنے کاموں کو سرانجام دینا شروع کر دیا۔

17/جولائی 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باقاعدہ جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا افتتاح فرمایا۔ اس روز صبح سے ہی آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے اور وقفہ وقفہ سے بارش ہو رہی تھی۔ نماز ظہر وعصر کے ادائیگی کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ معائنہ کیلئے تشریف لائے تو شدید اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی اور مسجد بیت الفضل اور مسجد بیت الفتوح میں شمع خلافت کے پروانوں کی اپنے آقا کے رخ انور کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے جو لمبی قطاریں لگی ہوئی تھیں انہیں بارش سے بچنے کیلئے کسی نہ کسی چھت کا سہارا لینا پڑا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے اس محبوب بندے کے استقبال نیز ہمیشہ کی طرح اپنے اس کے ساتھ ہونے کا ایک بار پھر ثبوت دیتے ہوئے یکا یک اس موسلا دھار بارش کو اپنے فضلوں سے تھما دیا اور جونہی مسجد بیت الفضل کے احاطہ میں حضور انور کی رہائش گاہ کے باہر حضور کے قافلہ کی گاڑیوں نے اپنی اپنی پوزیشن لی عین اسی وقت مسجد بیت الفضل کے علاقہ میں جہاں حضور انور نے سب سے پہلے ڈیوٹیوں کا معائنہ فرمانا تھا اچانک دھوپ نکل آئی اور شمع خلافت کے پروانے ایک بار پھر اپنے آقا کے انتظار میں لمبی قطاروں میں کھڑے ہوگئے۔

مسجد فضل میں انتظامات کا معائنہ

3:20 پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور ناظم استقبال مسجد فضل نے نظامت استقبال کے کارکنان کا تعارف کروایا۔

مسجد بیت الفتوح میں انتظامات کا معائنہ

جس کے بعد حضور انور کا قافلہ مسجد بیت الفتوح کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں حضور کی آمد 3:40 پر ہوئی۔ حضور انور نے افسر صاحب جلسہ سالانہ سے دریافت فرمایا کیا دکھانا ہے، اگر کوئی نئی چیز ہے تو دکھا دیں باقی تو گزشتہ سالوں میں بھی دیکھا ہوا ہے۔ مکرم بشیر اختر صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ نے بیت الفتوح میں قائم استقبال اور رہائش کے دفاتر کے سامنے کھڑے کارکنان کا تعارف کرایا۔ بعد ازاں حضور پرنور لنگر میں تشریف لے گئے اور خود کھانے کا معائنہ فرمایا اور اپنے دست مبارک سے گوشت کو توڑ کر دیکھا کہ اچھی طرح پک کر گل چکا ہے یا نہیں۔ لنگر کے کارکنان کی درخواست پر حضور انور نے وہاں تیار کی گئی کھیر چکھ کر اسے تبرک فرمایا۔

لنگر کے معائنہ کے بعد حضور بک شاپ میں تشریف لے گئے۔ جہاں مکرم ارشد احمدی صاحب نے نئی آنے والی کتب کے بارہ میں بتایا۔ اس موقعہ پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ قادیان سے کونسی کتب آئی ہیں اور پھر قادیان میں شائع ہونے والی کتب کی تعریف فرماتے ہوئے کئی کتب کا نام لیکر فرمایا کہ قادیان کی پرنٹنگ پریس نے ماشاء اللہ بہت عمدہ کام کیا ہے۔ کتب کی طباعت سے لیکر جلد بندی تک تمام کام قادیان کی پریس خود ہی کرتی ہے۔ بک شاپ کے معائنہ کے دوران حضور انور نے قادیان میں شائع ہونے والی کتب میں سے ملفوظات، تفسیر کبیر، صحیح بخاری، صحیح مسلم، انوار العلوم، مشعل راہ اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا خاص طور پر ذکر فرمایا اور ان میں سے بعض کتب کو پکڑ کر اور کھول کر ملاحظہ بھی فرمایا۔ نیز بعض کتب کے قادیان سے منگوانے کی ہدایت بھی فرمائی۔ یہاں سے حضور ریزرو 1 کے لنگر کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے۔ راستہ میں بیت الفتوح کی مہمان نوازی کی ٹیم کے کارکنان کھڑے تھے، جن کا تعارف کروانے پر حضور انور نے از راہ شفقت ومزاح فرمایا کہ اتنے تو یہاں مہمان نہیں آسکتے جتنے مہمان نواز ہیں۔

ریزور 1 کے لنگر میں کارکنان کے بارہ میں حضور انور کے دریافت کرنے پر مکرم بشیر احمد بابر صاحب نے عرض کی کہ سب رضا کارانہ طور پر کام کر رہے ہیں۔ حضور نے دیگ میں سے خود سالن نکال کر مکرم بابر صاحب کو بوٹی توڑنے کا ارشاد فرمایا۔ اور پھر فرمایا کہ زیادہ زور تو نہیں لگایا۔ پھر حضور انور نے کارکنان کی درخواست پر سویٹ چکھ کر اسے برکت بخشی۔

لنگر کے معائنہ کے بعد حضور انور لجنہ ٹیم کی طرف تشریف لے گئے، جہاں بچیاں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی تحریر فرمودہ نعت علیک الصلوٰۃ علیک السلام خوش الحانی سے پڑھ رہی تھیں۔ لجنہ کی کارکنات کو سلام ودعا دینے کے بعد حضور واپس تشریف لائے اور راستہ میں سکیننگ کی ٹیم سے دریافت فرمایا کہ وہ سب کو چیک کر رہے یا نہیں؟ وہاں موجود کارکن نے بتایا کہ شروع میں سب کو چیک کر رہے تھے مگر بعد میں ہدایت ملی کہ ڈیوٹی کے کارکنان کو نہ چیک کیا جائے اس لئے اب انہیں چیک نہیں کیا جا رہا۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ڈیوٹی کے کارکنان کو بھی کم ازکم ایک مرتبہ ضرور چیک کریں۔

اسلام آباد میں انتظامات کا معائنہ کے لئے اسلام آباد کے لئے روانگی

04:01 پر حضور انور بیت الفتوح سے اسلام آباد کیلئے روانہ ہوئے اور 04:40 پر حضور انور کی اسلام آباد میں آمد ہوئی۔ جہاں حضور انور نے نماز کیلئے لگائی جانے والی مارکیوں کا معائنہ فرمایا اور اس بارہ میں بعض استفسارات فرمائے۔ پھر حضور انور نے فرسٹ ایڈ پوائنٹ کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور نے اسلام آباد سے حدیقۃ المہدی کیلئے چلائی جانے والی بس شٹل سروس کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کتنی بسوں کی شٹل سروس چلائی جائے گی؟ وہاں موجود ناظم صاحب نے بتایا کہ پہلے دن اٹھارہ اور باقی دو دن پندرہ پندرہ بسیں چلائی جائیں گی۔

یہاں سے حضور انور پرائیویٹ ٹینٹوں کی طرف تشریف لے گئے اور راستہ میں اپنے بنگلو کی بابت مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب چیئرمین MSAF سے دریافت فرمایا کہ اس کی ایکسٹینشن کی اجازت نہیں ملی؟ مکرم چوہدری ناصر صاحب نے عرض کی کہ 07/اگست کو کمیٹی کی میٹنگ ہے اس میں فیصلہ ہوگا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ 07/ستمبر تک یہ کام ختم ہو جانا چاہئے۔

پرائیویٹ خیموں کے بارہ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس دفعہ یہاں (گراؤنڈ میں) خیمہ لگیں گے اور نیچے نہیں لگیں گے؟ مکرم امیر صاحب نے عرض کی کہ پتہ چلا ہے کہ وہاں کیڑے مکوڑے وغیرہ نکلتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ گھوڑوں کی بو بھی ہو گی۔ پھر حضور نے دریافت فرمایا کہ پارکنگ کہاں ہوگی؟ عرض کی گئی کہ زیادہ پارکنگ مین گراؤنڈ میں ہوگی، نیز گیٹ کے ساتھ بھی ایک جگہ کرایہ پر لی گئی ہے زائد گاڑیاں اس میں پارک ہوں گی اور ضرورت پڑنے پر پیڈک میں بھی پارک کیا جاسکتا ہے۔

مکرم نصیر دین صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ نے اسلام آباد کی تربیت ٹیم کا تعارف کرایا جس پر حضور نے دریافت فرمایا کہ تربیت ٹیم کیا کرے گی۔ کارکن نے عرض کی کہ لوگوں کو نماز وغیرہ کی طرف توجہ دلائے گی۔

پرائیویٹ خیموں کی بابت حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ لوگ ٹینٹ اپنے لیکر آئے ہیں۔ نیز فرمایا کہ بڑے بڑے خیمے لیکر آئیں ہیں!۔ پھر حضور انور نے جرمنی کے جلسہ سالانہ کے پرائیویٹ ٹینٹس کے انتظام کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے ایک جگہ Caravan کیلئے بھی مخصوص کی ہوئی تھی جس میں تیس چالیس کیروان بھی آئے ہوئے تھے۔

حضور انور نے اسلام آباد کے پرائیویٹ خیموں کے احاطہ میں داخل ہوتے ہوئے سوئٹزرلینڈ سے آئی ہوئی فیملیوں سے خیموں میں رہائش رکھنے والے افراد کی تعداد دریافت کرکے فرمایا بڑے کھلے کھلے خیمے ہیں اور پھر حضور انور نے ازراہ شفقت ان کے خیموں کا معائنہ فرمایا۔

پرائیویٹ خیموں کے احاطہ میں وضوء وغیرہ کیلئے رکھے گئے ٹیپ سٹیشن کی بابت فرمایا کہ اس میں پانی آتا بھی ہے یا صرف دکھانے کیلئے رکھا گیا ہے؟ عرض کی گئی کہ جلسہ کے دنوں میں عارضی طور پر اسے Conect کر دیا جاتا ہے۔

ہارس رائیڈنگ سکول کا افتتاح

اسی معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اسلام آباد میں حضور انور کے ارشاد سے قائم کئے جانے والے ہارس رائیڈنگ سکول کا افتتاحی ربن کاٹ کر اور سکول کی نیم پلیٹ کی نقاب کشائی کرکے افتتاح فرمایا۔ اور پھر حضور انور نے گھوڑوں کو اپنے دست مبارک سے سیب اور گاجریں کھلائیں اور انہیں ہاتھ پھیر کر پیار کیا۔ شواظ نامی گھوڑے کے بارہ میں فرمایا کہ یہ تو گھاس پر پلنے والا ہے، اسے سیب اور گاجریں کھلاتے ہوئے فرمایا کہ یہ ندیدہ بہت ہے اور پھر دریافت فریاما کہ اس پر سواری کون کون کرتا ہے؟ شقیرہ نامی گھوڑی کے بارہ میں فرمایا کہ یہ کھانے کی شوقین ہے۔ واپسی پر جاذبہ نامی گھوڑی کے بارہ میں فرمایا کہ اتنی ندیدی ہے کہ ہاتھوں کو چھوڑ کلائیوں تک کو کھانے کی کوشش میں تھوک لگا گئی ہے۔

مکرم نصیر دین صاحب نے مینٹینیس (Maintenance) ٹیم کا تعارف کرایا اور ان کے ساتھ کھڑے اسلام آباد کے رہائشیوں کی بابت حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ کونسی ٹیم ہے؟ اسلام آباد ٹیم۔ اور پھر فرمایا کہ ان کی کہیں ڈیوٹی نہیں ہے، ان سب کی مہمان نوازی میں ڈیوٹی ہونی چاہئے۔ مکرم امیر صاحب نے عرض کی کہ اکثر کی ڈیوٹی ہے صرف بعض ہیں جن کی ڈیوٹی نہیں ہے۔ مکرم ناصر خان صاحب افسر جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ ہانی طاہر صاحب کی نماز پڑھانے پر ڈیوٹی ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہاں ہانی صاحب کی نماز پر ڈیوٹی ہوگئی، مشہود صاحب نے ایک دن تہجد پڑھانی ہے، محمد احمد نعیم صاحب کی کہیں نہیں؟ اس پر مکرم محمد احمد نعیم صاحب نے عرض کی کہ حضور ترجمہ پر ڈیوٹی ہے۔

اسلام آباد کی نظامت رہائش کے ناظم مکرم قریشی اقبال ہاشمی صاحب نے Accommodation ٹیم کا تعارف کرایا۔ جس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کونسی Accommodation ہے ٹینٹوں کی؟ اس پر ناظم صاحب نے عرض کی کہ یہ ٹیم ٹینٹوں میں رہائش رکھنے والے مہمانوں کے علاوہ عرب مہمانوں کی رہائش کا انتظام بھی کرتی ہے۔

اس کے بعد حضور انور لجنہ ہال تشریف لے گئے اور لجنہ کی مہمان نوازی کی ٹیم سے اسلام آباد کے لجنہ ہال میں مہمانوں کی گنجائش اور ان کی رہائش کے انتظام کی بابت بعض استفسارات فرمائے۔

لجنہ ہال کے ساتھ میکڈونلڈ فیلڈ کی بابت مکرم نصیر دین صاحب نے بتایا کہ یہ گراؤنڈ بھی پرائیویٹ ٹینٹوں کے Over Flow کیلئے کرایہ پر حاصل کی گئی ہے۔

نظامت صفائی کے رضا کار کارکنان کے بارہ میں مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے حضور کی خدمت اقدس میں عرض کی ہے کہ یہ ٹیم برمنگھم سے آتی ہے۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت تمام کارکنان کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔

اس کے بعد حضور روٹی پلانٹس کی طرف تشریف لے گئے۔ راستہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ حدیقۃ المہدی میں تو کیچڑ ہوگا۔ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ اتنا زیادہ نہیں ہے، بعض جگہوں پر ہے۔ ٹریک صحیح وقت پر پڑ جانے کی وجہ سے کافی بچت ہوگئی ہے اور پھر اب کچھ گرم ہوا بھی چل رہی ہے اس سے بھی پانی خشک ہو رہا ہے۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت و مزاح فرمایا۔ اچھا آپ نے وہاں گرم ہوا کے Blowers لگائے ہوئے ہیں۔

پیڈک کے قریب سے گزرتے ہوئے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ گھوڑے ادھر لے آئیں گے یا وہیں سامنے والی گراؤنڈ میں ہی رکھیں گے؟ مکرم میجر محمود احمد صاحب چیئرمین خیل للرحمٰن کلب اسلام آباد نے عرض کی کہ گھوڑے وہیں رہیں گے۔ یہ جگہ جلسہ کے مہمانوں کیلئے رکھی گئی تھی کیونکہ یہاں شاور (Showers) موجود ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے عرض کی کہ اس جگہ کو ضرورت پڑنے پر کار پارکنگ کیلئے استعمال کیا جائے گا۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ خیموں میں قیام کرنے والے مہمان ٹائلٹ /Showers کیلئے کہاں جائیں گے، یہاں پیڈک میں آئیں گے؟

مکرم امیر صاحب نے عرض کہ مردوں اور عورتوں کیلئے ٹائلٹ اور شاور کے دو الگ الگ بلاک اوپر مین گراؤنڈ کے سامنے بھی ہیں اور شاور کا ایک یونٹ یہاں پیڈک میں ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے ٹائلٹ ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے عرض کی کہ پندرہ بیس عورتوں کیلئے اور پندرہ بیس مردوں کیلئے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ٹینٹس کتنے لگنے ہیں؟ مکرم نصیر دین صاحب نے عرض کی کہ 360 کے قریب لگیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر ایک خیمہ میں دو افراد بھی لگائیں تو یہ سات آٹھ سو مہمان بنتے ہیں اور ٹائلٹ شاور تو صرف تین سو مہمانوں کیلئے ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے عرض کی کہ ٹائلٹ کا ایک یونٹ لجنہ ہال کے قریب ہے اور شاور کا ایک یونٹ نیچے پیڈک میں ہے۔ ان سے گزارہ ہو جاتا ہے۔

مکرم میجر محمود صاحب کے موبائل ٹائلٹ شاور رکھے جانے کے ذکر پر حضور انور نے ازراہ مزاح فرمایا کہ موبائل فون رکھے ہوں گے۔ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ ٹائلٹ شاور کا ایک موبائل یونٹ بھی رکھا گیا ہے۔

اسلام آباد کے دفاتر کے سامنے والی گراؤنڈ کی بابت مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ اس جگہ ڈائننگ مارکی لگائی جائے گی۔ اس کے بعد اسمبلی ہال کے بارہ میں عرض کی کہ یہ عرب مرد مہمانوں کی رہائش کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے مہمانوں کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ عرض کی گئی کہ 51 مہمانوں کی رہائش کی اس اسمبلی ہال میں گنجائش ہے۔ جبکہ اطلاع کے مطابق 35 مرد اور 12 کے قریب عورتیں تشریف لا رہی ہیں۔ اسلام آباد کی مہمان نوازی اور ضیافت کی ٹیموں کے ساتھ مکرم نصیر دین صاحب نے تعارف کروایا اور حضور نے انہیں السلام علیکم کہا اور فرمایا کہ دولڑکے جامعہ احمدیہ کے ہیں۔ پھر حضور نے دریافت فرمایا کہ ضیافت اور مہمان نوازی میں کیا فرق ہے؟ مکرم نصیر دین صاحب نے وضاحت کرتے ہوئے عرض کی کہ ضیافت والی ٹیم حدیقۃ المہدی سے کھانا لائے گی اور مہمان نوازی والے کھلائیں گے۔

مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب چیئرمین مرزا شریف احمد فاؤنڈیشن کی درخواست پر حضور انور ایڈیشنل وکیل التصنیف مکرم منیر الدین صاحب شمس کا دفتر جسے حال ہی میں مرمت کروایا گیا تھا دیکھنے تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر حضور انور نے قادیان کے فضل عمر پرنٹنگ پریس میں طبع ہونے والی کتب کا تذکرہ فرمایا اور ان کتب کو جلسہ سالانہ کی رپورٹ میں شامل کرنے اور انہیں جلسہ کے دوسرے روز کے خطاب کے موقعہ پر الگ میز پر رکھنے کے بارہ میں مکرم شمس صاحب کو ہدایات فرمائیں۔

اس کے بعد حضور روٹی پلانٹس کے معائنہ کیلئے نئے روٹی پلانٹ کی طرف تشریف لے گئے اور اوپر کی منزل کے بارہ میں فرمایا کہ اوپر تو پیڑے ہی ہیں اور تو کوئی دیکھنے والی چیز نہیں۔ پھر حضور انور روٹی پلانٹ کے اندر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ کوئی Improvement کی ہے اس میں کہ نہیں؟ عرض کی گئی کہ گزشتہ سال جو نقائص سامنے آئے تھے انہیں ساتھ ساتھ نوٹ کر لیا گیا تھا اور امسال ان تمام نقائص کو دور کرکے کئی مرتبہ اس کا ٹرائل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے روٹی پلانٹ بالکل ٹھیک کام کر رہا ہے۔ روٹی کی پکوائی کے بارہ میں عرض کی گئی کہ تین بیگ ہول میل کے اور ایک بیگ سفید آٹے کا مکس کرکے روٹی تیار کی جا رہی ہے، آئل اور پانی کا تناسب پہلے والا ہی رکھا گیا ہے۔ روٹی کا رنگ زیادہ ڈارک اس لئے ہو گیا ہے کہ روٹی اوون میں تاخیر سے پہنچی ہے اور اس دوران اوون زیادہ گرم ہو گیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ میرے لئے ٹھیک ہے مجھے تو اتنی پکی ہوئی اچھی لگتی ہے۔ پکی ہوئی روٹیوں کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ اس پلانٹ کی روٹی کی کوالٹی پرانے والے روٹی پلانٹ سے زیادہ اچھی ہوگئی ہے اور زیادہ نرم بھی ہے۔ اس موقعہ پر حضور انور نے روٹی پلانٹ پر روٹی پکوائی کے مختلف مراحل ملاحظہ فرمائے اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا اور مشین سے روٹی پک کر نکلنے پر اسے تناول فرمایا۔ اسی دوران حضور انور نے فرمایا کہ مجھے کسی نے بتایا ہے کہ انڈیا میں روٹی پکانے والی ایک مشین ہے جس کے بارہ میں ان کا دعویٰ ہے کہ 40000 فی گھنٹہ روٹی پکاتی ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ پوری تفصیل معلوم کرکے بتائیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ 4000 ہزار سے زیادہ نہیں ہوسکتی۔

اسلام آباد کے معائنہ کے دوران مکرم چوہدری ناصر صاحب کی درخواست پر حضور انور اسلام آباد کے گیسٹ ہاؤس میں بھی تشریف لے گئے جسے حال ہی میں مرمت کیا گیا تھا اور ساتھ ہی فرمایا کہ آپ نے سارے کام آج ہی کروا لینے ہیں، اس کام کیلئے علیحدہ بلانا تھا۔ گیسٹ ہاؤس کے اندر تشریف لے جا کر حضور انور نے فرنیچر اور تعمیر کے بارہ میں چند استفسارات فرمائے اور اس کی مرمت کی تعریف فرمائی۔ اور الماریاں کھلوا کر برتنوں کو بھی ملاحظہ فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور پرانے روٹی پلانٹ میں تشریف لے گئے۔ ناظم صاحب روٹی پلانٹ نے دعا کی درخواست کی اور روٹی پلانٹ میں کام کرنے والے جامعہ احمدیہ کے طلباء کا تعارف کروایا تو حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا کہ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ پھر حضور انور نے طلباء جامعہ سے فرمایا کہ یہاں دوسری ٹوپیاں پہن لینی تھیں یا نہیں پہننی تھیں۔ یہ ٹوپیاں تو آٹے کی وجہ سے گندی ہو جائیں گی۔ اس پرانے پلانٹ کی روٹی کا معائنہ فرمانے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ نئے پلانٹ کی روٹی زیادہ اچھی ہے۔ مزید فرمایا کہ ایک تو انہوں نے کچھ میدہ اور ییسٹ ملایا ہے دوسرا اس کی بیکنگ زیادہ اچھی ہے۔ اس موقعہ پر حضور انور نے ازراہ شفقت روٹی پلانٹ کے ایک پرانے کارکن شیخ رشید صاحب کا ہاتھ کافی دیر تک اپنے دست مبارک کے ساتھ پکڑے رکھا اور ان کی باتیں سنتے رہے۔ اور پھر پرانے روٹی پلانٹ کے بارہ میں فرمایا کہ تھوڑی سے ایڈجسٹمنٹ اس کی ہونے والی ہے لیکن سکائی اس کی بہت اچھی ہے۔ روٹی پلانٹ کے معائنہ کے بعد حضور انور نے رقیم پریس کا بھی معائنہ فرمایا اور اس کی صفائی اور کتابوں کو سلیقہ سے رکھے ہونے کی تعریف فرمائی۔

حدیقۃ المہدی میں جلسہ کے انتظامات کا معائنہ

اسلام آباد کے معائنہ کے بعد 05:41 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ حدیقۃ المہدی کیلئے روانہ ہوا اور 06:05 پر حدیقۃ المہدی پہنچا۔ حضور انور کے گاڑی سے باہر تشریف لانے پر مکرم امیر صاحب نے Aims کارڈ اور جلسہ سالانہ کیلئے Access for all Areas کے کارڈ حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کئے اور مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے ان کارڈز کا مقصد بیان کیا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو Access for all Areas کا کارڈ دیا ہوا ہے۔ نفی میں جواب پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ پھر یہ کس طرح اندر جائیں گے۔ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ حضور کی اجازت سے آج جاسکیں گے۔

حدیقۃ المہدی میں بارش کی بابت حضور نے فرمایا کہ بارش کے بعد زمین سیٹل ہوگئی ہے اور ویسے بھی بارش کا ہونا میرے لئے تو بہتر ہے پولن کم ہوگئی ہے۔

مکرم امیر صاحب نے عرض کی کہ آئندہ سال انشاء اللہ بارش کے پانی کے نکاس کیلئے لینڈ ڈرین کا کام بھی کروا لیا جائے گا۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا چلیں اگر آپ نہیں کرائیں گے تو ہم کروا دیں گے۔ حدیقۃ المہدی کی مینٹینیس (Maintenance) ٹیم کے تعارف پر حضور انور نے ایک کارکن کو ازراہ شفقت فرمایا تم کبابوں کی مینٹینیس کرتے ہو؟ مکرم امیر صاحب نے عرض کی کہ حضور ہر سال ہر ٹیم میں کچھ نہ کچھ نئے لڑکے شامل کئے جاتے ہیں۔

حضور انور نے جلسہ گاہ کے سٹیج کی بیک گراؤنڈ کے بارہ میں مکرم افسر صاحب جلسہ گاہ سے دریافت فرمایا کہ سٹیج کے بینر پر آنحضور ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ ﷺ کے الفاظ لکھ دیئے تھے کہ نہیں، آپ نے وہ دیکھا ہے کہ نہیں؟

پھر حضور انور نے اس بینر کو ڈیزائن کرنے والے مکرم مرزا ندیم صاحب سے بھی یہی سوال دریافت فرمایا اور ان کے بتانے پر کہ ﷺ کے الفاظ نہیں لکھے گئے، حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ وہاں ﷺ کے الفاظ بھی لکھیں۔ حضور نے مزید فرمایا کہ آپ کے جانے کے بعد مجھے خیال آیا کہ باقی جگہوں پر ﷺ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے لیکن جس نمونہ کو منظور کروایا تھا اس پر ﷺ کے الفاظ نہیں لکھے ہوئے تھے۔

اس دوران حضور انور نظامت رہائش کے سٹور میں تشریف لے آئے۔ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے بریڈفورڈ کی اس ٹیم کا خاص طور پر بغرض دعا ذکر کیا جنہوں نے مکرم مرزا عبدالرشید صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ کی نگرانی میں بڑی محنت سے دن رات کام کرکے (Mattresses کیلئے غلاف سلائی کرکے ان پر چڑھائے۔ حضور انور نے وہاں موجود زیادہ وزن والے دو خدام کو بلا کر باری باری انہیں بیڈ پر بیٹھا کر بیڈ اور میٹریس کا اچھی طرح جائزہ لیا۔

اشیاء خورونوش کے سٹور میں مکرم مبشر صدیقی صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ نے حضور کی خدمت اقدس میں بنگلہ دیش کی کمپنی پران کے مشروب پیش کئے اور عرض کی کہ اس کا ذائقہ بھی شیزان جیسا ہے۔ حضور نے مینگو جوس چکھ کر فرمایا اچھا ذائقہ ہے۔

اس موقعہ پر مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں مکرم مرزا عبدالرشید صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ کی کوشش کے نتیجہ میں پینے کے پانی کی بھی بہت اچھی اور سستی ڈیل مل گئی تھی۔

سٹور کے بعد حضور نظامت ٹرانسپورٹ کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے اور یہاں پر موجود ایک کارکن سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ حمید خالد صاحب کے بیٹے ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

چلتے چلتے حضور انور نے حدیقۃ المہدی میں رکھی جانے والی بطخوں اور وہاں پر لگائے جانے والے پھل دار پودوں کی بابت دریافت فرمایا اور ان کے بارہ میں مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کو مختلف ہدایات سے نوازا اور پھر فرمایا کہ اب تو یہاں کے ہمسایوں کو خوش ہو جانا چاہئے کہ اب یہاں فارم والی چیزیں آگئی ہیں۔ بطخیں بھی ہیں اور مختلف قسم کے پودے بھی لگا دیئے گئے ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے عرض کی کہ ہماری سب سے زیادہ مخالفت کرنے والا ہمسایہ بھی ہم سے کافی خوش ہے، وہ کہہ رہا تھا کہ گزشتہ دو تین سال سے آپ نے یہاں بہت Improvement کی ہے۔

مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ امسال پانی کی خالی بوتلوں کی وجہ سے

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر157

سیدہ منیرہ ہانم ثابت صاحبہ

مصالح العرب کی ابتداء میں ہم نے عرب صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کیا تھا اس کے بعد ہمیں دو مزید عرب صحابہ کے حالات میسر آئے جو پچھلی دو قسطوں میں شائع ہو چکے ہیں۔اب مضمون کو آگے بڑھانے سے قبل تیس کی دہائی میں وفات پانے والی ایک ممتاز مصری احمدی خاتون کا ذکر خیر بھی کرتے جاتے ہیں جنہوں نے ملّی اور سیاسی سطح پر بھی گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ان کا نام منیرہ ہانم ثابت صاحبہ ہے۔اور یہ مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب کی پھوپھی تھیں جنہوں نے مکرم محمود احمد عرفانی صاحب کے قیام مصر کے دوران بیعت کی۔1934ء میں ان کی وفات پر مکرم محمود احمد عرفانی صاحب نے ان کی سیرت کے بارہ میں ایک مضمون لکھا جو اخبار الحکم قادیان کے 7/جولائی 1934ء میں شائع کیا۔ نیز ان کے بارہ میں کچھ معلومات ہمیں مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب کی زبانی بھی معلوم ہوئی تھیں۔ لہذا موجودہ قسط ان ہر دو مصادر سے ماخوذ ہے۔

تعارف

سیدہ منیرہ ایک معزز خاندان کی خاتون تھیں۔ آپ عربی کے علاوہ جو کہ آپ کی مادری زبان تھی فرانسیسی پر بھی اہل زبان کی طرح قدرت رکھتی تھیں نیز انگریزی بھی کسی قدر جانتی تھیں۔ سیدہ منیرہ ایسے خاندان میں پیدا ہوئی تھیں جو کیا بلحاظ علم و وجاہت اور کیا بلحاظ مال وتموّل کے مصر کے بڑے اور معزز خاندانوں میں سے ایک ہے۔اور یہ وجاہت وعزت انہیں میکے اور سسرال میں یکساں نصیب رہی۔سیدہ منیرہ ہانم صاحبہ کے والد ایک سالم گاؤں کے مالک تھے جو بعد میں ان کے بہن بھائیوں میں تقسیم ہوا۔ان کے خاوند مصر کے ایک مشہور ڈاکٹر تھے جن کا اسم گرامی عزیز بک تھا۔ڈاکٹر عزیز بک یورپ کے تعلیم یافتہ ڈاکٹر تھے۔سیدہ منیرہ ہانم کو ان کی زندگی میں کسی قسم کا فکر وغم نہ تھا۔خدا نے نوکر چاکر دیئے ہوئے تھے۔اس لئے ان کی توجہ ان تمام امور سے ہٹ کر ملک و وطن کی خدمت کی طرف مشغول ہوگئی تھی۔

ملکی خدمت

انہوں نے اپنی زندگی میں بڑے بڑے کام کئے۔ یقیناً مصری قوم پرستوں کی تاریخ میں ان کا نام بہت روشن حرفوں میں لکھا گیا ہوگا۔ان قومی خدمات کی وجہ سے ان کا نام ہمیشہ اخبارات میں آتا رہتا تھا۔آپ ''وفد'' پارٹی سے تعلق رکھتی تھیں اور مصری لیڈر سعد زغلول کے جھنڈے کے نیچے سیاسی جنگ لڑتی رہیں۔اور جب سعد پاشا کی وفات کے بعد ''وفد'' نے اپنا سیاسی لیڈر نحاس پاشا کو منتخب کیا تو اس کے بعد آپ نحاس پاشا کے ماتحت کام کرنے لگیں۔جب پارٹی دو حصوں میں منقسم ہوگئی اور برکات پاشا، شمسی پاشا، اور باسل پاشا جیسے آدمی الگ ہوگئے اور مصر کی سیاسی دنیا میں ایک زلزلہ آ گیا تو منیرہ ہانم اس وقت بھی غیر متزلزل رہیں۔آپ وفد پارٹی کے اس حصہ کی سیکرٹری تھیں جو عورتوں سے تعلق رکھتا تھا۔مظاہرات کے شدید ترین ایام میں برستی گولیوں میں آپ نے بےخوف و بےدھڑک کام کیا۔

مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب اپنی اس پھوپھی جان اور اپنے خاندان کی سیاسی خدمات کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ:

میرے آباء واجداد کا سیاست سے بڑا گہرا تعلق تھا۔1919ء میں انگریزوں کے خلاف مصریوں کے انقلاب میں میرے والد صاحب اور میری پھوپھیوں کا بڑا کردار تھا۔جب انگریزوں نے اس انقلاب کے مصری راہنما سعد زغلول کو ملک بدر کیا تو میری ایک پھوپھی سعد زغلول کی بیوی صفیہ کے ساتھ تھیں۔ سعد زغلول کی بیوی صفیہ وہ واحد خاتون ہیں جن کو مصریوں کی مادر ملت کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ میری پھوپھی کو صفیہ سے اس قدر محبت تھی اور اتنے قریبی تعلقات تھے کہ انہوں نے اپنی ایک پوتی کا نام بھی صفیہ رکھا تھا۔ میرے والد صاحب بھی انقلاب کے عرصہ میں مختلف پمفلٹس تقسیم کیا کرتے تھے۔یوں میری پرورش ایک ایسے گھرانہ میں ہوئی جو وطن کی آزادی کی خاطر جدوجہد میں اہم کردار ادا کرنے والا تھا۔

اس کے علاوہ مَشْغَل المَرْأة الجدیدۃ جو ایک خاص تعلیمی درسگاہ تھی جس میں عام تعلیم کے علاوہ بچوں کو سلائی کڑھائی کا اعلیٰ کام، قالین بافی، اور کھانے پکانے کی اعلیٰ تعلیم دی جاتی تھی۔ بڑی بڑی خاتون شخصیات اس میں کام کرتی تھیں۔منیرہ ہانم صاحبہ اس ادارے کی بھی سیکرٹری تھیں اور بڑی محنت سے کام کیا کرتی تھیں۔

سیاست میں عزت ومنصب

مکرم شیخ محمود احمد عرفانی صاحب بیان فرماتے ہیں کہ:

1932ء میں مصر میں ایک شاندار نمائش ہوئی جس میں روزانہ چالیس پچاس آدمی سیر کے لئے داخل ہوتے تھے۔ایک دن مَیں بھی وہاں سیر کے لئے گیا۔ ریڈیو کے ایک اسٹیشن پر مَیں اپنے ایک دوست استاذ صاوی شعلان کانشوں کے خلاف لیکچر سن رہا تھا کہ یک بیک مَیں نے تالیوں کی آواز سنی اور یہ آواز ایسی تھی جیسے کسی لیڈر کے گزرنے پر وہاں سنی جایا کرتی تھی۔مَیں نے دیکھا تو سامنے سے منیرہ ہانم ثابت آ رہی تھیں۔ان کے ساتھ ایک دو اور خواتین تھیں اور وطن پرست نوجوانوں نے ان کو پہچان کر یہ تالیاں بجائی تھیں۔ وہ دیگر خواتین کی طرح کھلے منہ نہیں رہتی تھیں بلکہ ہلکا سا سیاہ ریشمی نقاب منہ پر رکھا کرتی تھیں۔مگر پبلک کاموں میں حصہ لینے کی وجہ سے پہچانی جاتی تھیں۔ ان کے وقت کا اکثر حصہ ملکی اور قومی خدمات میں گزرتا تھا۔خاکسار محمود احمد عرفانی کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہ معزز خاتون ایک دفعہ اس کے غریب خانہ پر خود تشریف لائی تھیں اور ایک گھنٹہ سے زیادہ سیاسی معاملات پر بحث کرتی رہیں۔

احمدیت سے تعارف

منیرہ ہانم صاحبہ مسلمان تو تھیں مگر اسلام کے متعلق انہوں نے کبھی غور وفکر نہ کیا تھا۔ان کو وطن اور آزادیٔ وطن اور قوم اور اُمّت کے سوا کسی چیز کی فکر یا خیال نہ تھا۔ان کا بھانجا احمد آفندی حلمی ایک عرصہ سے سلسلہ میں داخل ہو کر مخلصانہ خدمات سرانجام دے رہا تھا۔اور احمدیت کی خدمت میں دن رات ایک کر رہا تھا۔لیکن منیرہ ہانم صاحبہ کبھی احمدیت کے متعلق غور کرنے کے لئے تیار نہ تھیں۔گھر میں احمدیت کے تذکرے سے بعض اوقات یہاں تک نوبت پہنچ جاتی کہ احمد آفندی کی والدہ محترمہ (جو اپنی بہن ہی کی صفات کی خاتون تھیں) اپنے اکلوتے بیٹے سے کئی کئی دن نہ بولتیں۔مگر احمد آفندی کی تبلیغ بند نہ ہوتی تھی۔اس تبلیغ کا یہ نتیجہ تو تھا کہ اس خاندان کے اکثر افراد احمدیت کو اس قدر جاننے لگ گئے کہ ہندوستان میں کوئی بہت مؤثر مذہبی تحریک شروع ہوئی ہے گو اس کی طرف توجہ نہ کرتے تھے۔

احمد حلمی آفندی صاحب

گذشتہ چند سطور کے مطالعہ کے بعد شاید قارئین کرام کے دل میں مکرم احمد حلمی صاحب کے بارہ میں کچھ جاننے کے لئے تمنا پیدا ہو۔اس بات کے پیش نظر ذیل میں مکرم احمد حلمی صاحب کے بارہ میں مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب کا بیان نقل کیا جاتا ہے، وہ فرماتے ہیں:

احمد حلمی صاحب کی ولادت 1908ء میں ہوئی، وہ میرے پھوپھی زاد تھے۔ وہ اپنی ماں کے بہت لاڈلے تھے شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے والد اور بڑے بھائی یکے بعد دیگرے وفات پا گئے تھے۔اور وہ اپنی ماں کا واحد سہارا رہ گئے تھے۔لہذا وہ ان کی ہر فرمائش پوری کرتی تھیں۔یوں یہ نہایت ناز ونعم میں پل کر جوان ہوئے۔جوانی میں آپ اپنے ایک دوست کے گھر گئے جن کا نام محمود ذہنی صاحب تھا۔ وہاں انہوں نے میز پر اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ پڑا ہوا دیکھا۔آپ نے وہ کتاب اٹھا کر ورق گردانی کرنی شروع کردی۔پہلی نظر میں ہی یہ کتاب آپ کے دل میں اتر گئی لہذا آپ نے اپنے دوست سے یہ کتاب عاریۃً لے لی۔اور اس وقت تک کتاب کو رکھ نہ سکے جب تک کہ اس کو پہلے صفحہ سے لیکر آخر تک مکمل پڑھ نہ لیا۔اور اس کتاب کے پڑھنے کے ساتھ ہی آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیعت کا فیصلہ کرلیا۔

احمد آفندی حلمی صاحب جو جماعت احمدیہ مصر کے ابتدائی مخلص ارکان میں سے تھے اور احمدیت میں داخل ہونے کے بعد خلیفۂ وقت کی زیارت کے لئے 5/اگست 1939ء کو قاہرہ سے قادیان تشریف لائے۔ یوں قادیان تشریف لانے والے آپ دوسرے مصری احمدی بن گئے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور دوسرے بزرگان سلسلہ سے ملاقات کرنے اور مرکز احمدیت کے فیوض سے متمتع ہونے کے بعد 26/اگست 1939ء کو عازم مصر ہوگئے۔ احمد حلمی صاحب کا یہ سفر ان کے اندر ایک تغیر عظیم پیدا کرنے کا موجب ہوا اور وہ جماعتی کاموں میں پہلے سے بھی زیادہ دلچسپی لینے لگے۔

هٰذَا هُوَ الْمُعَلِّمُ الْأَكْبَر

مذکورہ صفات اور منصب کی مالک معزز ومحترم خاتون کا مجرد میں سلسلہ میں داخل ہونا ایک تاریخی واقعہ بن جاتا ہے۔مگر جس طرح وہ داخل ہوئیں وہ ایک نہایت ہی ایمان افزاء ہے۔سیدہ منیرہ ہانم نام کی مسلمان تھیں جنہیں مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔انکی کوئی اولاد نہ تھی، ایک ہی بچہ تھا جو عرصہ ہوا فوت ہو گیا۔اور پھر کوئی اولاد نہ ہوئی۔بچہ کی وفات کے بعد سیدہ منیرہ ہانم جب گھر میں بیٹھا کرتیں تو اس کا غم کرتیں۔بچے کا جو کمرہ تھا اس کو اسی طرح آراستہ رکھا گیا مگر کمرے کے دروازوں پر پلنگ پر اور کرسیوں میزوں پر سیاہ پردے اور غلاف ڈال رکھے تھے۔ہمیشہ اس ہم وغم میں رہا کرتیں۔ ایک دن خواب میں وہ بچہ نظر آیا اور جب انہوں نے اسے گلے سے لگانا چاہا تو اس نے کہا کہ امّاں مَیں تمہارے گلے سے نہیں لگ سکتا کیونکہ تم تو بالکل کافر ہو گئی ہو، خدا کو بھلا دیا ہے، نماز روزہ ترک کر دیا۔تمہیں ہر وقت رونے سے کام ہے۔ امّاں تم اس سے باز آؤ، توبہ کرو، اور خدا کی طرف جھکو۔ماں کی جب آنکھ کھلی تو اس کا دل بہت بےقرار ہوا۔اس نے چاہا کہ اپنے بچے کو دیکھے، اس نے اس دن اپنے اندر تبدیلی کی۔اس نے دعا کی کہ خدایا اگر وہ شخص جس کی نسبت احمد حلمی کہتا ہے سچا ہے اور تیری طرف سے ہے تو تُو میری دعا قبول کر اور مجھے پھر میرا بچہ دکھا۔ چنانچہ اس نے دوسری رات خواب میں پھر اپنا پیارا بچہ دیکھا اس کے ساتھ ایک نورانی انسان تھا، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی تھے۔خاتون نے اپنے بچے سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو بچے نے جواب دیا کہ هٰذا هُوَ الْمُعَلّم الأكْبَر۔صبح آنکھ کھلی تو سیدہ منیرہ ہشاش بشاش تھیں۔ان کی حالت بدل گئی۔اسی دن بھانجے کے گھر آ کر بیعت کا خط لکھ دیا۔اور اسی دن سے نماز روزہ کی پابند ہوگئیں۔اور دین کے متعلق بھی ان کا اسی قدر خیال ہو گیا جس قدر امور سیاست کا تھا۔

بڑے بڑے گھرانوں میں تبلیغ احمدیت

بیعت کے بعد سیدہ منیرہ ہانم صاحبہ نے احمدیت کا ذکر ان گھرانوں میں پہنچایا جہاں آسانی سے یہ ذکر جا نہیں سکتا تھا۔استاذ مکرم عبید بک مصر کے ایک مشہور قبطی لیڈر تھے ان کا پایہ وفد پارٹی میں بہت بلند تھا وہ نحاس پاشا کے بازو تھے۔ان کی بیوی کٹر عیسائی تھی جو اپنی سہیلیوں میں بیٹھ کے کبھی کبھی عیسائیت کا وعظ کرتی تھیں۔منیرہ ہانم نے اپنے احمدی ہونے کے بعد احمدی کتب کا مطالعہ کیا اور ایسے موقعوں پر جبکہ وہ عیسائی عورت اپنے مذہب کی تعریف کرتی تو منیرہ ہانم ان پر لطیف فقرے چست کرنے لگیں۔جس سے وہ حیران ہوتی کہ ان کے اندر یہ تبدیلی کیسے پیدا ہوئی۔

الغرض اس طرح انہوں نے بڑے بڑے محلات کی خاتونوں تک سلسلہ کی کتب پہنچا دیں۔احمد آفندی حلمی کی لائبریری اس غرض کے لئے تقسیم ہوئی۔ اور اس طرح اندر ہی اندر انہوں نے بہت سی خدمت کی۔

(باقی آئندہ)

بقیہ:رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 13

پھر 2 جولائی کو یہاں سے واپسی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کا یہ علاقہ بہت ہی خوبصورت ہے، بہت اچھے مناظر ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں میرا پہلا وزٹ ہے، مجھے علم نہیں تھا، احساس نہیں تھا کہ یہ علاقہ اس قدر خوبصورت ہے۔ آپ نے اپنے آپ کو بہت خوبصورت علاقے میں چھپایا ہوا ہے۔ باہر کے لوگ اس کا اندازہ نہیں کرسکتے۔

ایک مہمان نے بتایا کہ ہمارا یہ علاقہ ملک جرمنی کے وسط میں ہے۔ مڈل ایریا ہے۔ اس طرح ہم جرمنی کے دل میں رہ رہے ہیں، یہ جرمنی کا دل (Heart) کہلاتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: ہم جرمنی کے دل میں جرمنوں کا دل جیتنے آئے ہیں۔

اس پر مہمان موصوف نے کہا ''ہمارے دل تو آپ پہلے ہی جیت چکے ہیں''۔

ایک مہمان کے اس سوال پر کہ حضور انور کی داڑھی سفید ہے لیکن چہرہ جوان نظر آتا ہے۔ حضور انور کی عمر کتنی ہے؟ حضور انور نے فرمایا مَیں تو 61ویں سال میں داخل ہوچکا ہوں۔ مہمان کی عمر 52 سال تھی (ان کے بال بھی سفید ہوچکے تھے) حضور انور نے فرمایا کہ آپ مجھ سے نو سال چھوٹے ہیں۔

ایک نمائندہ نے یہ سوال کیا کہ حضور کب اور کس طرح خلیفہ منتخب ہوئے۔ کتنے نام پیش ہوئے۔ حضور نے فرمایا کہ اپریل 2003ء میں اس منصب پر فائز ہوا۔ باقاعدہ الیکشن ہوا تھا۔ ایک الیکٹورل کالج (Electoral college) ہوتا ہے جو انتخاب کرتا ہے۔ اِن کیمرہ سیشن ہوتا ہے۔ سمجھ لیں پوپ کی طرح لیکن بغیر دھوئیں (smoke) کے۔ لیکن زیادہ وقت نہیں لیا جاتا ہے۔ دو تین گھنٹے کا پراسس ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کتنے نام تھے اور کتنے ووٹ تھے اس کا تو مجھے علم نہیں، نہ مجھے اپنے نام سے دلچسپی تھی۔ مجھے تو اس وقت پتہ لگا کہ جب چیئرمین نے آکر مجھے کہا کہ آئیں اور ہماری بیعت لیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ انتخاب مسجد فضل لندن میں ہوا تھا اور امیر صاحب جرمنی کو فرمایا کہ آپ بھی اس کے ممبر تھے۔

آخر پر حضور انور نے مہمانوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ کا یہاں آنے کا شکریہ۔ امید ہے آپ دوبارہ بھی آئیں گے۔ آخر پر ان مہمان حضرات نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندرونی حصہ میں تشریف لے گئے جہاں مقامی جماعت کی مجلس عاملہ کے ممبران اور وقار عمل کرنے والے احباب اور دیگر گروپس نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت یہاں کی ساری جماعت کو شرف مصافحہ سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

سات بج کر بیس منٹ پر یہاں سے ''بیت السبوح'' کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً چالیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''بیت السبوح'' تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی گاڑی سے اترے اور دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

24 فیملیز کے 89 افراد نے شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والوں میں فرینکفرٹ امارت کی مختلف جماعتوں کے علاوہ Lahr اور Fulda کی جماعتوں سے آنے والے احباب نے بھی اور پاکستان سے آئی ہوئی بعض فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو قلم اور چھوٹے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر پچیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت السبوح'' تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ صفحہ 9: رپورٹ جلسہ سالانہ انتظامات

جلسہ کے بعد پتا لگے۔ ساتھ کے ساتھ کارکنان کی طرف سے، نائبین کی طرف سے، افسران کی طرف سے جو بھی شکایت آئے، افسر جلسہ سالانہ کا کام ہے کہ اُس کو فوری طور پر جو لال کتاب ہے، ایسی کتاب جس میں نشاندہی ہوتی ہے اپنی غلطیوں کی، اُس پہ ساتھ کے ساتھ نوٹ کرتے چلے جائیں، اسی طرح ہم اپنی کمیوں اور کوتاہیوں کی نشاندہی کر کے اُن میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کرسکتے ہیں۔ اب ہم دعا کریں گے میرے ساتھ دعا میں شامل ہوجائیں۔"

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد 7:30 پر حضور انور کچھ دیر کیلئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے اور 07:36 پر ریفریشمنٹ کیلئے واپس مردانہ مین مارکی میں تشریف لائے۔

تمام پروگرام کے بخیر وخوبی اختتام پذیر ہونے کے بعد ریفریشمنٹ کے دوران ایک مرتبہ پھر شدید بارش برسنے لگی لیکن اللہ تعالیٰ کا اپنے اس پیارے سے پیار کا عجیب سلوک ایک دفعہ پھر اس وقت دیکھنے میں آیا جب ریفریشمنٹ کے اختتام پر جب حضور انور کی روانگی کا وقت ہوا تو بارش یکبار تھم گئی اور 07:55 پر حضور انور جلسہ گاہ سے واپس تشریف لے گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ رحمہ اللہ کے لئے عاجزانہ دعا

وہ بندی تری بس رضا چاہتی تھی
تجھی سے تجھے مانگنا چاہتی تھی
محبت بھی، رحمت بھی، بخشش بھی تیری
وہ ہر آن تیری رضا چاہتی تھی
وہ کہتی تھی بس خانۂ دل میں تُو ہو
وہ رحمت کی تیری رِدا چاہتی تھی

ہزاروں ہزاروں تری رحمتیں ہوں
میسّر ترے قرب کی جنتیں ہوں
وہاں بھی تجھی سے سبھی نسبتیں ہوں
ہاں مقبول بھی ہجر کی شدتیں ہوں
وفا کا عجب سلسلہ چاہتی تھی
تجھی سے تجھے مانگنا چاہتی تھی

وہاں بھی ہر ایک غم میں خود دور رکھنا
اِسے شاد و آباد ''منصور'' رکھنا
یہاں اِس کے پیاروں کو ''مسرور'' رکھنا
ہمیں اِس کی یادوں سے پُرنور رکھنا
رضا دے اُسے جو رضا چاہتی تھی
تجھی سے تجھے مانگنا چاہتی تھی

مبارک ہو نُورِ ائمہ* کا ہالہ
نہیں دل سے احساں ترا جانے والا
تری گود نے میرے آقا کو پالا
کہ جس سے ہوا آنگنوں میں اُجالا
خدایا تجھے برملا چاہتی ہوں
تجھی سے تجھے مانگنا چاہتی تھی

وہ ذوقِ عبادت وہ حُسنِ تلاوت
چھلکتا تھا آنکھوں سے عشقِ خلافت
خوشا! ''پنجتن'' کی مبارک رفاقت
سنے ''وَادخُلِی جنّتی'' اب سماعت
ترا قرب تیری وفا چاہتی ہوں
تجھی سے تجھے مانگنا چاہتی تھی

(فاروق محمود۔لندن)

* (والد، دو بھائی اور صاحبزادے مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔)

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرضِ اٹھراء کا علاج اور اولادِ نرینہ کیلئے
مطب ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ ۔ پاکستان
رابطہ برائے مشورہ (بروز اتوار)
+92-332-7051909, Fax: +92-47-6213966
3 بجے سے 4 بجے تک (لندن وقت کے مطابق)

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
2011 NASIR ناصر 1954
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
ہمدردانہ مشورہ ✪ کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر

Solar Electricity
Connect & Collect 25 Years Tax Free Guaranteed Income
Feed in Tariff - Government pays home owners for producing Electricity from Solar Panels, Use it yourself - you get paid. Feed any excess power to National Grid and get paid too.
8 - 10 % return on investment;
Protection against rising fuel costs;
UK wide installation services;
Complete Design, Supply & Installation.
Contact Engr. M. Amjad for details
Solar Energy Care Limited.
77 Fields New Road, Oldham OL9 8BT
Ph. 0161 6269000 M. 07910080278 www.solarenergycare.com

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور بے انتہا احسانات کا ایمان افروز بیان۔

ہماری شکرگزاری اگر اپنی عملی حالتوں کی بہتری کی کوششوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مواقع مہیا فرمانے اور بھرپور فائدہ اٹھانے پر ہوگی تو پھر فضلوں کی بارش بھی پہلے سے بڑھ کر ہم اپنے اوپر برستا دیکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ میں 96 ممالک کو نمائندگی کی توفیق عطا فرمائی۔

جلسہ سالانہ کی برکات و کامیابیوں کے متعلق جلسہ میں حاضر ہونے والوں کے تأثرات

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات کو پورا کرنے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29/جولائی 2011ء بمطابق 29/وفا 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا كَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یو۔کے کا جلسہ سالانہ گزشتہ اتوار اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور بے انتہا احسانات کا اظہار کرتے ہوئے، پھیلاتے ہوئے اپنے اختتام کو پہنچا۔ مجھے اُن لوگوں کے خطوط آرہے ہیں جنہوں نے ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ اس جلسے میں شمولیت کی یا وہ لوگ بھی خطوط کے ذریعہ سے اظہار کر رہے ہیں جو بذاتِ خود جلسے میں شامل ہوئے اور اسی طرح شامل ہونے والے زبانی جو اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہیں۔ بلا استثناء ہر ایک کا یہ اظہار ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور احسانوں کی بارش کو برستے ہوئے دیکھا۔ اللہ کرے کہ یہ جذبات، یہ احساسات، یہ پاک تبدیلیاں جو ہر ایک نے اپنے اندر محسوس کی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے نظارے جو ہر ایک نے مشاہدہ کئے یا محسوس کئے ان کے پاک نتائج عارضی نہ ہوں بلکہ دائمی ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات اور توقعات کو ہم ہمیشہ پورا کرتے چلے جانے والے ہوں۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ”ہماری جماعت کو قیل و قال پر محدود نہیں ہونا چاہئے۔ یہ اصل مقصد نہیں۔ تزکیہ نفس اور اصلاح ضروری ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے“۔

(ملفوظات جلد نمبر4صفحہ410مطبوعہ ربوہ)

پس ہمارے احساسات، جذبات صرف اظہار کے طور پر نہ ہوں، صرف باتیں نہ ہوں۔ عارضی جوش کا اظہار نہ ہو۔ بلکہ یہ تمام احساسات، جذبات اس بنیادی مقصد کے حصول کا ذریعہ بن جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہمارے لئے چاہتے ہیں۔ یہ تمام باتیں جن کا ہم خطوط میں اور زبانی اظہار کر رہے ہیں ان کے اظہار ہمیشہ ہماری حالتوں سے ہوں، ہمارے عمل سے ہوں۔ اگر ہمارے نفوس کا تزکیہ اس جلسہ کے ماحول سے ہوا ہے تو اصل مقصد تبھی حاصل ہوگا جب ہم اُسے ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کریں گے۔ اگر اصلاح کی طرف ہماری توجہ پیدا ہوئی ہے تو یہ مقصد تبھی حاصل ہوگا جب اس کے حصول کے لئے مسلسل جدوجہد کریں گے۔ ہر وقت اس بات کو پیشِ نظر رکھیں کہ اتنا بے شمار خرچ جلسہ پر ہوتا ہے، جو تزکیہ نفس اور اصلاح کے لئے خلیفۂ وقت اور نظامِ جماعت کی طرف سے کوشش کی گئی ہے اور ہوتی ہے اس کو ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنانا ہے اور جب اس طرف بھرپور کوشش ہوگی تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکرگزار بن سکیں گے۔ اور جلسوں کے دائمی فیض سے حصہ پانے والے ہوں گے۔ تبھی ہم اس شکرگزاری کے نتیجے میں انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہے کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم:8) کہ اگر تم شکر کرو گے تو مَیں مزید تمہیں بڑھاؤں گا۔

پس یہاں اللہ تعالیٰ واضح طور پر فرماتا ہے یا واضح طور پر اس بنیادی اصول کی طرف ہمیں توجہ دلاتا ہے کہ تمہاری ترقی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کے صحیح استعمال سے وابستہ ہے۔ ورنہ اگر ان نعمتوں کا اُس طرح شکر ادا نہیں کر رہے جو اُس کے ادا کرنے کا حق ہے تو یہ صرف مُنہ کی باتیں ہیں، زبانی جمع خرچ ہے کہ ہم نے اللہ کے فضل سے جلسہ کو دیکھا اور خوب فائدہ اُٹھایا۔ حقیقی فائدہ اور شکر تبھی ہوگا جب ہم اس جلسے کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا ذریعہ بنالیں گے۔ جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش تو کبھی ختم ہی نہیں ہوتی۔ ہر روز مَیں تو جب اپنی ڈاک دیکھتا ہوں تو جماعتی ترقی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دیکھتا ہوں۔ پھر دَوروں اور جلسوں پر جہاں بھی شامل ہوں وہاں یہ عجیب نظارے نظر آتے ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کا من حیث الجماعت تو لحظہ لحظہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے گزرتا ہے اور ہم اُس پر اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری بھی کرتے ہیں۔ لیکن ہر احمدی پر انفرادی طور پر بھی اس شکرگزاری کا اظہار ہونا چاہئے۔ ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکرگزار ہونا چاہئے اور اُس کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی تلاش کے لئے جدوجہد ہے، کوشش ہے۔ مَیں جماعتی فضلوں کی بات کر رہا تھا۔ گزشتہ مہینے مَیں جرمنی کے جلسہ میں شمولیت کے لئے گیا۔ وہاں جلسے کے پروگراموں کے علاوہ اور پروگرام بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بھی بڑی کامیابی سے ہوئے۔ اُن کی شکرگزاری کا ذکر چل رہا تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کی ایسی بارش برسائی کہ یو۔کے کا یہ جلسہ سالانہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش دکھاتا ہوا آیا اور چلا گیا۔ پس وہ احمدی جو اس بات کا ادراک رکھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں آ کر میری ترجیحات بدل گئی ہیں، میری ذات کی خوشیاں جماعت اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے اب وابستہ ہوگئی ہیں، وہ ہر وقت سجدہ شکر بجا لاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے اپنے وعدے پورے فرما رہا ہے اور کیسے کیسے انعامات سے ہمیں نواز رہا ہے۔ ہماری روحانی تربیت و ترقی کے بھی مواقع مہیا فرما رہا ہے۔ ہماری اخلاقی تربیت اور ترقی کے بھی مواقع مہیا فرما رہا ہے۔ ہماری عبادات کے معیاروں کی بہتری اور ترقی کے بھی مواقع وقتاً فوقتاً مہیا فرماتا رہتا ہے۔ اور پھر اب ہماری روحانی اور اخلاقی ترقی کے لئے چند دن بعد ایک اور موقع مہیا فرمانے لگا ہے جو رمضان المبارک کی صورت میں آئے گا انشاء اللہ۔

پس ہماری شکرگزاری اگر اپنی عملی حالتوں کی بہتری کی کوششوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مواقع مہیا فرمانے اور بھرپور فائدہ اُٹھانے پر ہوگی تو پھر فضلوں کی بارش بھی پہلے سے بڑھ کر ہم اپنے پر برستا دیکھیں گے۔ انشاء اللہ۔

پس اس جلسہ کی برکات کو رمضان کی برکات میں داخل کرتے ہوئے رمضان کے روحانی ماحول سے بھی بھرپور فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے اندر جو پاک تبدیلی ہم نے محسوس کی ہے اُسے مزید صیقل کرنے کی ہم رمضان میں کوشش کریں گے تو تبھی ہم جلسہ کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکرگزار بن سکیں گے۔ پس جلسے پر ہمیں جو انفرادی اور اجتماعی عبادتیں کرنے کی توفیق ملی اور مجھے بتانے والے بتاتے ہیں کہ خاص طور پر نوجوانوں اور بچوں کی کافی تعداد اس دفعہ تہجد کے لئے، جو جماعتی تہجد ہوتی تھی، مارکی میں آتے تھے۔ اور تہجد پڑھنے والے بچوں کی یہ تعداد گزشتہ سالوں کی نسبت پہلے سے بہت زیادہ تھی۔ ایک باپ مجھے کہنے لگا کہ میرا چودہ پندرہ سال کا جو لڑکا ہے پہلے نماز کے لئے بھی مشکل سے جاگتا تھا اب یہاں تین دنوں میں ایک آواز پر تہجد کے لئے اُٹھ بیٹھتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم تبھی مستقل حاصل کرسکتے ہیں کہ ان تبدیلیوں کو زندگی کا حصہ بنانے کی ہر بڑا، بچہ، مرد، عورت کوشش کرے۔ خوش قسمتی

سے اللہ تعالیٰ ایک اور روحانی ماحول ہمیں مہیا فرمانے لگا ہے جو چند دنوں بعد آنے والا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا، رمضان کا مہینہ انشاء اللہ شروع ہونے والا ہے، اُس سے بھی بھرپور فائدہ اُٹھائیں تو تب ہی ہماری زندگیوں میں یہ نہ ختم ہونے والا شکر گزاری کا مضمون جاری رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ لَاَزِیْدَنَّکُمْ سے ہم فیض پاتے، فیض یاب ہوتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ میرا طریق ہے کہ جلسہ کے بعد کے ایک خطبہ میں جلسہ کے حوالے سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کا ذکر چلتا ہے لیکن کسی فخر کے رنگ میں نہیں، انتظامیہ یا کارکنان اپنی کوششوں پر کامیابی کا ذکر نہیں کرتے، یا اُن کا ذکر نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونے کے لئے یہ ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک دوسرے کا شکر گزار ہونے کے لئے یہ ذکر چلتا ہے کہ بندے کا شکر کرنا بھی ضروری ہے اور ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو بندے کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا''۔

(سنن ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک حدیث نمبر 1954)

پس اس حوالے سے شکر گزاری کا یہ مضمون بیان ہوتا ہے اور پھر جو واقعات سامنے آتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ پر ایمان اور یقین مزید بڑھتا ہے۔ بچوں اور نوجوانوں کی تہجد کی طرف توجہ کا مَیں نے ذکر کیا ہے اس پر والدین کو خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اُس نے ہمارے بچوں کی اس طرف توجہ پیدا کروائی اور اس کے لئے حقیقی شکر گزاری یہ ہے کہ والدین خود بھی اپنے نوافل کو پہلے سے زیادہ احسن رنگ میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ جو نہیں کرتے وہ اس طرف توجہ کریں تا کہ بچوں کے لئے نمونہ بنیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ مَیں نے جلسہ کے آخری دن بتایا تھا، کہ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ میں، چھیانوے ممالک کو، اُن کے افراد کو، احمدیوں کو نمائندگی کی توفیق عطا فرمائی۔ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد بڑھتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کو دیکھ کر مختلف قوموں کا یقین بڑھتا اور شکر گزاری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جو آپ نے فرمایا کہ ''اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی''۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ یہ قومیں شامل ہو رہی ہیں۔ پس یہ لوگ جو آتے ہیں احمدیوں کے ساتھ غیر از جماعت مسلمان اور غیر مسلم بھی شامل ہوتے ہیں اور جہاں یہ پہلی دفعہ شامل ہونے والے احمدی جلسہ کے ماحول سے متاثر ہوتے ہیں وہاں غیر مسلم بھی اپنے تأثرات بیان کرتے ہیں اور جماعتی نظام اور جلسہ کے انتظام سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ بعض کے خیالات کا اظہار آپ جلسے میں سُن چکے ہیں۔ غیر احمدیوں کے تو تصور سے بھی یہ دور ہے، باہر ہے کہ اتنے آرام سے، اتنے انتظامات، نہ صرف یہ کہ والنٹیئرز کے ذریعہ سے ہو رہے ہیں بلکہ ایسے والنٹیئرز کے ذریعہ سے ہو رہے ہیں جو عام زندگی میں مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ اُن کے ہاں اتنے بڑے مجمعے ہوں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ انتظام ہو سکے بلکہ فتنہ پردازوں اور شیطان صفت لوگوں کا اتنا دخل ہو جاتا ہے کہ بعضوں کو امن سے رہنا ہی نصیب نہیں ہوتا۔ ہمارے ہاں جب یہ سارے کام کرنے والے آرام سے کام کر رہے ہوتے ہیں تو یہ اُن کے لئے بہت متأثر کرنے والی چیز ہے کہ ایسے لوگ جن کا پیشہ مختلف ہے وہ جو کام کر رہے ہیں اُس سے اُن کا دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ مثلاً کھانا پکانے والے وہ لوگ ہیں کہ ان میں سے بعض یہاں اچھے بھلے عہدوں پر کام کرنے والے افسران ہیں۔ اچھے سرکاری عہدوں پر فائز ہیں۔ اپنے کاروبار کرنے والے ہیں۔ اسی طرح دوسرے شعبہ جات ہیں، صفائی وغیرہ جو ہے یا دوسرے بیشمار شعبے ہیں، ہر شعبہ میں کام کرنے والا بے نفس ہو کر کام کرتا ہے۔ پس یہ خوبصورتی جو جماعت احمدیہ کے کارکنان کی ہے یہ دوسروں کو متأثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ پھر بچوں کا پانی پلانا، یہ بھی لوگوں کو بڑا متاثر کرتا ہے۔ مختلف جگہوں پر، مختلف طریقوں سے سکیورٹی ڈیوٹیاں ہیں اور یہ سب کام جو مختلف کارکنان اور کارکنات ہنستے مسکراتے انجام دے رہے ہوتے ہیں غیروں کو خاص طور پر متاثر کئے بغیر نہیں رہتا۔ اور جماعت کے متعلق اُن کے خیالات مزید بہتر ہوتے ہیں۔

مثلاً اس دفعہ ترکی کے وفد میں بعض غیر از جماعت آئے ہوئے تھے جو مختلف مذہبی تعلیمات کے یونیورسٹی پروفیسر تھے۔ کوئی حدیث کا ماہر تھا، کوئی تصوف کا تو کوئی کسی اور مضمون کا۔ جلسہ کے انتظامات دیکھ کر اور ایک پُر امن ماحول دیکھ کر بڑے متاثر ہوئے تھے۔ بعض کو تو لگتا تھا کہ جب اس معاملہ میں بات کرو تو تھوڑی دیر بولنے کے بعد اُن کے پاس بالکل الفاظ نہیں رہتے تھے اور بعض تو بالکل ہی گُنگ ہو گئے تھے۔

حیران تھے، پریشان سے لگتے تھے کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں۔ اُن پر کیونکہ ابھی اپنے معاشرے کا خوف ہے اس لئے بہر حال احمدیت قبول کرنے کی تو شاید ابھی اُنہیں جرأت نہ ہو لیکن جلسہ کے بعد مجھے امید ہے کہ وہ مخالفین کو خود ہی جواب دینا شروع کر دیں گے، کم از کم حقیقت اُنہوں نے دیکھ لی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے ذریعہ سے غیروں کے شکوک وشبہات دور فرماتا ہے۔ اور یہ جلسہ بعض سعید روحوں کی رہنمائی کا بھی باعث بنتا ہے۔

غیروں میں سے اور اسی طرح اپنوں میں سے بھی جو لوگ مجھے ملے ہیں یہ سب کارکنان کے شکر گزار ہیں۔ اُنہوں نے اس کا بہت اظہار کیا۔ تو اُن کی طرف سے مَیں بھی کارکنان اور کارکنات تک اُن کے شکریہ کے جذبات پہنچا دیتا ہوں۔ اسی طرح باہر سے خطوط کے ذریعہ، فون کے ذریعہ سے جو پیغامات آ رہے ہیں وہ بھی اس سارے نظام سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ ہمیشہ ہی ہوتے ہیں اور ہر دفعہ نئے تبصرے ہوتے ہیں اور ایم۔ ٹی۔ اے کے بھی شکر گزار ہیں۔ اُن کو بھی اُنہوں نے پیغام دیا ہے۔

جو پیغامات فوری طور پر تیار ہو سکے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں، یہ زیادہ عرب دنیا کے ہی ہیں۔

ایک غیر احمدی خاتون یمن سے یہاں جلسہ پر آئی تھیں۔ وہ کہتی ہیں کہ مَیں اس جلسہ میں شمولیت سے بہت خوش ہوں اور بہت سے احمدی بہن بھائیوں سے ملاقات کر کے بہت خوش ہوں جنہوں نے احمدیت سے متعلق میرے ذہن سے بہت سے غلط خیالات کی اصلاح کی اور احمدیت کی صحیح اور واضح تصویر پیش کی۔ آپ کی غیر معمولی مہمان نوازی پر شکر واجب ہے۔ ہر طرح سے مہمانوں کے آرام و آسائش کا خیال رکھنے کی بھر پور کوشش کی گئی۔

پھر ایک نو مبائع خالد صاحب ہیں، اُنہوں نے عکرمہ نجمی صاحب کو بتایا۔ (انہوں نے اس سال 11 رمئی کو بیعت کی تھی)۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے ٹی۔ وی پر جلسہ کی ساری کارروائی دیکھی ہے۔ ماشاء اللہ جلسہ کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے اور کارکنان کی طرف سے کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہوئی۔ ٹی وی پر دیکھنے والے بھی محسوس کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہاشم صاحب نے یہاں سے روانگی سے دو دن قبل مجھے بتایا۔ اگر کچھ عرصہ قبل بتاتے تو مَیں بھی ضرور اس مبارک جلسہ میں شامل ہوتا۔ اگلے سال مَیں ضرور شامل ہوں گا۔

پھر کبابیر کے ایک صاحب ہیں وہ لکھتے ہیں کہ نہایت فخر اور سرور کے ساتھ ہم نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے جملہ پروگرام دیکھے۔ جلسے کا نظام اور تیس ہزار کے قریب شاملینِ جلسہ کی بڑے سکون کے ساتھ اور بغیر کسی اُکتاہٹ کے خدمت اُس شہد کے چھتے کا سماں پیش کر رہی تھی جس کا کام صرف صاف شہد فراہم کرنا ہوتا ہے۔ پھر لکھتے ہیں کہ ہمارے نوجوانوں نے ایم۔ ٹی۔ اے العربیۃ کے ذریعے عرب دنیا کے لئے جلسہ کے جملہ پروگراموں کو نشر کرنے کیلئے جو کوششیں کی ہیں وہ قابلِ تعریف ہیں۔

پھر میری آخری تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ خطاب دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت قائم کرنے والا اور انسانی ضمیر کو جگانے والا اور روح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ پر جھکانے والا تھا۔ اور یہ ایسی حقیقت ہے جس کا صرف اور صرف جماعت احمدیہ پرچار کر رہی ہے۔

پھر اسامہ حِلّس مالدووا سے لکھتے ہیں کہ عالمی بیعت کے وقت جب تمام خدامِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ وقت کے ہاتھ کے ساتھ ہاتھوں کی زنجیر بناتے ہوئے عہدِ بیعت دہراتے جا رہے تھے اُس وقت اس منظر اور ان کلمات نے دل میں کچھ ایسا جوش پیدا کر دیا کہ ہم بے اختیار ہو کر اشک آلود آنکھوں کے ساتھ بیعت کے الفاظ دہرانے لگے۔ کاش مَیں بھی اس مبارک موقع پر وہاں ہوتا اور ان روحانی و آسمانی برکات سے حصہ پاتا۔

پس اے جلسہ میں شرکت کرنے والے بھائیو! آپ سب کو تجدیدِ عہدِ بیعت اور اس جلسے میں شمولیت مبارک ہو۔ پھر لکھتے ہیں کہ ایم۔ ٹی۔ اے کا بہت بہت شکریہ جس کے ذریعے اس جلسے میں شامل نہ ہونے والوں کو اہم امور اور خطابات اور جلسے کے ماحول سے اطلاع دی جاتی رہی۔ اس سیاق میں عرب ڈیسک کی کوششیں قابلِ ذکر ہیں جنہوں نے بھر پور کوشش کی کہ جلسے کی جملہ تصویر ہمارے تک پہنچ سکے۔ فجزاھم اللہ۔

پھر شام سے یٰسین صاحب لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد کے موقع پر اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی طرف سے دلی مبارکباد پیشِ خدمت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکات سے عرب دنیا کو بھی مستفیض فرمائے۔ تا یہ امام الزماں کی بیعت میں آ کر حقیقی اسلام کو قبول کر لیں اور پھر بلادِ عربیہ میں بھی ایسے جلسہ جات منعقد ہوں جن میں ہم بھی شریک ہو سکیں اور ان ملکوں میں بھی امن وسلامتی کی فضا قائم فرما دے۔

ریم صاحبہ لکھتی ہیں کہ جلسہ سالانہ کی کارروائی اور کامیابی سے انعقاد کو دیکھ کر اس مبارک جماعت کا رکن ہونے پر بہت فخر محسوس ہوا۔ مجھے لکھتی ہیں کہ مَیں تجدیدِ بیعت کرتی ہوں اور وعدہ کرتی ہوں کہ تمام شرائطِ بیعت پر عمل کرنے کی کوشش کروں گی۔ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اگلے سال جلسہ میں شرکت اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر شام سے امّ احمد صاحبہ، کہتی ہیں جلسہ سالانہ اور عالمی بیعت کی تقریب پر مبارکباد عرض ہے۔ کہتی ہیں کہ میری قسمت اتنی اچھی نہیں تھی کیونکہ امسال جلسہ پر آنے کی بھر پور کوشش کے باوجود ہمیں ویزہ نہ ملا

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

اورمَیں آ نہ سکی لیکن میرا شوق اور محبت یہاں آنے کا اور ملنے کا بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ دنیا کی عورتوں کی خوشی تو شاید دنیاوی امور کے حصول سے وابستہ ہوتی ہے لیکن میری خوشی آپ کی محفل میں حضوری سے ہی عبارت ہے۔ لکھتی ہیں کہ نہ جانے وہ دن کب آئے گا جب مَیں حدیقۃ المہدی کے خوبصورت روحانی رنگوں کی رِداء زیب تن کروں گی اور میری خوشیوں کی انتہا نہ رہے گی۔ پھر لکھتی ہیں اس روحانی مائدہ کو پیش کرنے پر بہت بہت شکریہ اور مبارکباد عرض ہے۔ ہم نے جلسہ سالانہ کو دیکھا اور آپ کے خطابات سے بھر پور استفادہ کیا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر آن خلافت کی نعمت کے ساتھ وابستہ رکھے اور اس کی اطاعت کی کما حقہ توفیق عطا فرمائے۔

پھر عرب امارات سے عبداللطیف صاحب لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے اس مبارک موقع پر دلی مبارکباد پیشِ خدمت ہے جس میں لاکھوں احمدیوں کے دل محبت و ایمان اور رحمت کی نعمت سے بھر جاتے ہیں۔ بلاشک جلسہ سالانہ ہمّتیں بلند کرنے اور نیک عادتوں کو مزید طاقت بخشنے کے لئے آیا ہے۔ یہ جلسہ اُن لوگوں پر غلبہ کا اعلان ہے جو خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنا نور پورا کر کے رہے گا چاہے کافر اُسے کتنا ہی ناپسند کریں۔

پھر یہیں سے شامل ہونے والی ایک عرب، امیمہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ سب سے پہلے تو مَیں آپ کو (مجھے لکھ رہی ہیں کہ) اس غیر معمولی طور پر کامیاب جلسے کے انعقاد پر مبارکباد عرض کرنا چاہتی ہوں اور خدا کا شکر ہے کہ اُس نے تمام اسباب مہیا فرمائے اور ہمیں اس عظیم الشان جلسے میں شمولیت کی توفیق بخشی۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپنا فضل سے آپ کے قیمتی خطابات اور ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری اولادوں کو بھی اس مبارک جماعت کے فعال کارکن اور خدام بنائے رکھے۔ لکھتی ہیں جس طرح ہمارے پاکستانی بھائی بے لوث خدمت کرتے ہیں اور انکساری اور صبر اور استقامت کے زیور سے آراستہ ہیں، دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہم عربوں کو بھی انہی اخلاق کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ بھی اُن کی عاجزی اور کسرِ نفسی ہے۔ عرب بھی جہاں جہاں بھی اُن کے سپرد کام کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی محنت سے اور عاجزی سے خدمات بجالا رہے ہیں۔

پھر مصر سے ایک صاحب لکھتے ہیں جو جلسہ میں شامل ہوئے تھے کہ مَیں اور میرے تمام ساتھی جلسہ سے بہت متاثر ہوئے۔ یہ عبدالسلام صاحب ہیں۔ لکھتے ہیں کہ آپ کے آخری دن کے خطاب نے عزمِ صمیم اور چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی روح پیدا کی اور ختمِ نبوت پر ہمارا ایمان پختہ کیا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام امانتوں اور ذمہ داریوں کا حق ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ اکرامِ ضیف اور مہمان نوازی کی عجیب شان تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس تمام مقام پر اللہ تعالیٰ کی تجلیات جلوہ گر ہیں۔ ہر طرف اخلاقِ عالیہ نظر آتے تھے۔ جس دن سے جلسہ میں حاضر ہوا ہر طرف دینِ اسلام کی اور قرآنِ کریم اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی تجلیات نظر آ رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی معیت محسوس ہوتی تھی جو سارے کام از خود سنوار رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے۔

پھر مصر کی ایک نو احمدی خاتون لکھتی ہیں کہ قبل ازیں ایم۔ٹی۔اے پر جلسے کے بارہ میں سُنا کرتی تھی۔ پھر وہ دن آیا جب مَیں خدا کے فضل سے حدیقۃ المہدی پہنچ گئی جہاں خود خلیفۃ المسیح موجود تھے۔ عالمی بیعت کے روز ہم میاں بیوی بیعت میں شامل نہ ہو سکے کیونکہ میرے خاوند کو اس احاطے میں جانے کے لئے کارڈ نہ دیا گیا اور مجھے چھوٹے بچوں کی وجہ سے بچوں والی عورتوں کے لئے مخصوص خیمے میں جانا پڑا۔ لیکن وہاں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے باہر کھڑی ہو کر ٹی وی پر بیعت کا نظارہ دیکھا۔ اس دوران جماعت کے لئے، (مجھے لکھ رہی ہیں کہ) آپ کے لئے دعائیں کرتی رہی۔ اُس وقت مجھے احساس ہوا کہ مَیں نے جماعت سے نظام کی اطاعت کا سبق سیکھا ہے۔ چنانچہ ایک لفظ بھی زبان پر لائے بغیر اطاعتِ نظام کرتی ہوئی خاموشی سے بچوں کو لے کر باہر چلی گئی۔ جہاں تک نظم و ضبط کا تعلق ہے تو اس کا انتظام کرنے والوں کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ آپ نے ہمیں مہمان نوازی اور اُن کے استقبال کے طریق سکھائے۔ ہر کام کرنے والے کے چہرے کی مسکراہٹ سے اُن کے اخلاص کا پتہ چلتا تھا۔ گویا یہ مہمان اُن کے گھر کے افراد ہوں۔ کہتی ہیں کہ میرے بچے بالعموم اپنے والد کے ساتھ جلسہ گاہ میں ہوتے تھے جو کبھی سو جاتے تھے اور پھر نعروں کی آواز سُن کر جاگ جاتے اور بے اختیار نعرے لگانے لگتے۔ دعا کریں کہ ہمیں ہر سال جلسہ میں شرکت کی توفیق عطا ہو۔ کیونکہ اب ہم نے ایک دفعہ جلسہ دیکھ لیا ہے تو اسے مِس (Miss) نہیں کر سکتے۔

پھر مراکش کے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد عرض ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ وقت جلد لائے جب اگلے جلسے مکۃ المکرّمہ میں منعقد ہوں اور ہم رُکن و مقام کے مابین عالمی بیعت کے نظارے دیکھیں۔

تو یہ چند تأثرات ہیں جو چند عربوں کے ہیں، باقیوں کے تو تحریر میں نہیں آئے۔ اس مرتبہ امریکہ کے کافی لوگ یہاں آئے ہوئے تھے جو جلسہ میں شامل ہوئے۔ تیس سے زائد تو مقامی امریکن احمدی شامل ہوئے تھے۔ میرے ساتھ جب اُن کی ملاقات تھی تو اس میں وہ لوگ جو جلسہ پر شامل ہوئے شکر اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے جذبات سے لبریز تھے۔ پھر جماعت اور خلافت سے وابستگی پر اُن کے جذبات ناقابلِ بیان تھے۔ وہ جذبات سے اتنے مغلوب تھے کہ اُن کے لئے بات کرنا بھی مشکل تھا۔ خلافت کی محبت، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، محض اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے اُن کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کے ایمان و ایقان کو مزید بڑھائے۔ امریکن احمدیوں کے دلوں میں یا عربوں میں یا دوسرے احمدیوں کے دلوں میں جو جلسے میں شامل ہوئے، جلسہ نے جو انقلاب پیدا کیا ہے یہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں دکھانے والا ہو۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی اشارہ کیا تھا کہ ایم۔ٹی۔اے نے دنیائے احمدیت کو ایک کرنے اور جلسوں اور دوسرے پروگراموں کو دکھانے میں جو کردار ادا کیا ہے اور کر رہا ہے اس سے تمام دنیا کے احمدی ایم۔ٹی۔اے کے کارکنوں کے بہت شکرگزار ہیں۔ اس مرتبہ جلسہ کے دنوں میں وقفوں کے دوران جو مختلف پروگرام دکھائے گئے، ایم۔ٹی۔اے نے اس دفعہ پیٹرن (Pattern) بھی بدلا تھا اور پریزنٹر (Presenter) کے طور پر جو نئے نوجوان چہرے آئے اُسے دنیائے احمدیت میں بہت پسند کیا گیا۔ ہمارے پروگرام تو دنیا کو حقیقت سے آشکار کرنے اور تصنّع سے پاک ہوتے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ جبکہ دوسرے چینلوں کا خیال ہوتا ہے کہ سکرین پر آنے والا پہلے میک اپ کر کے آئے، بات کرے تو تصنّع اور بناوٹ ہو، پھر جو پروگرام ہوتے ہیں اُس میں ہر ایک جھوٹ کے ذریعے سے اپنا نکتہ نظر بیان کر رہا ہوتا ہے یا جھوٹے پروگرام یا ڈرامے ہوتے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم۔ٹی۔اے ہے جو چوبیس گھنٹے ان فضولیات سے پاک ہے۔ ہمارے پریزنٹر بھی تصنّع اور بناوٹ سے پاک اور اخلاص و وفا سے پُر ہوتے ہیں۔ یہی اخلاص و وفا جب دنیا سکرین پر دیکھتی ہے تو تعریف کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب پروگرام پیش کرنیوالوں اور پروگراموں میں شامل ہونیوالوں، مختلف پروگرام تیار کرنے والوں اور دکھانے والوں کو جزا عطا فرمائے۔ مَیں اپنی طرف سے بھی اور تمام دنیائے احمدیت کی طرف سے بھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ایم۔ٹی۔اے میں کام کرنے والے ان مرد و خواتین کو اخلاص و وفا میں بڑھاتا رہے۔ جب اپنے بارہ میں تعریفی کلمات سنیں تو ان کارکنان اور کارکنات کو بھی اس میں مزید عاجزی دکھاتے ہوئے اور شکر کے مضمون کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور مزید عاجزی سے جھکنا چاہئے، یہ ہر ایک مومن کا فرض ہے، تبھی اللہ تعالیٰ اُن کی صلاحیتوں کو مزید اُجاگر کرے گا۔ عموماً اللہ تعالیٰ کے فضل سے کارکنان اور کارکنات اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ جلسے کی ہر ڈیوٹی کو سرانجام دیتے ہیں جیسا کہ ذکر ہو چکا، پہلے بھی ہر سال مَیں ذکر کرتا رہا ہوں۔ اس مرتبہ بھی واقفینِ نو کارکنان اور کارکنات کو بعض اہم ڈیوٹیاں سونپی گئی تھیں، اُنہوں نے بھی بہت ذمہ داری اور اخلاص سے نمایاں ہو کر اپنے فرائض ادا کئے ہیں اور جو بھی مختلف کام دیا گیا تھا اس پر ان کے انچارج کی طرف سے مجھے اچھی رپورٹس ملیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں اپنے وقف کی روح کو قائم رکھتے ہوئے یہ کام کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

مجھے جرمنی کے جلسے کے بعد کسی نے لکھا تھا کہ مَیں نے جرمنی کے جلسہ میں شمولیت کی اور وہاں لجنہ کے ہال میں یہ بات بہت اچھی لگی کہ بغیر کسی کو خاموش کروائے یا خاموش کروانے کی ڈیوٹی والیوں کے عورتیں خاموشی سے جلسے کی کارروائی سن رہی تھیں اور اسی مضمون کا خط مجھے امریکہ سے بھی آیا کہ یہاں جلسہ میں پہلی مرتبہ شامل ہوئی ہوں اور مَیں نے دیکھا ہے کہ یہاں یو۔کے جلسہ کی طرح عورتوں کو خاموش کروانے کے لئے مختلف جگہوں پر بورڈ اُٹھائے ہوئے یا کارڈ اُٹھائے ہوئے کارکنات کھڑی نہیں ہوتیں بلکہ خود بخود عورتیں ڈسپلن سے بیٹھی ہیں اور خاموش ہیں۔ یہ ڈسپلن یو۔کے میں بھی ہونا چاہئے۔ تو جیسا کہ جرمنی اور امریکہ کے بارہ میں انہوں نے لکھا تھا تو مَیں نے یہ خط پڑھ کر اس پر زیادہ توجہ تو نہیں دی کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ لکھنے والوں نے یو۔کے لجنہ کی کمزوریوں پر کچھ زیادہ ہی مبالغہ کیا ہے۔ لیکن جلسہ پر مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ کم از کم میری تقریر کے دوران مجھے کارڈ اُٹھائے کوئی ایسی کارکن نظر نہیں آئی اور اس کے باوجود خاموشی کا معیار بہت بلند تھا اور بڑے غور سے تقریر کو سننے کی طرف توجہ تھی۔ اور مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ عام طور پر بھی لجنہ نے بہت خاموشی سے جلسے کی کارروائی سنی تھی اور کسی بھی قسم کی کوئی ڈسٹربنس (Disterbance) نہیں ہوئی۔ پس اس لحاظ سے جلسہ میں شامل ہونے والی جو خواتین ہیں ان کا بھی کارکنات کو شکر ادا کرنا چاہئے اور جو شامل ہونے والیاں ہیں اُن کی بھی شکرگزاری یہ ہے کہ آئندہ اس سے بھی بڑھ کر اپنے ڈسپلن کا اظہار کریں اور جلسے کی برکات کو سمیٹنے کی کوشش کریں اور پھر ہمیشہ اُنہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ اپنے گھروں کو اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکم اور تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں کیونکہ یہ عورتوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ یہی چیز ہے جو آپ کو حقیقی شکرگزار بنانے والی ہوگی۔

Earlfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ایک غیر نے کام کرنے والے ایک کارکن کے جذبات کا اظہار جو مجھے بتایا وہ آپ کو بھی سنا دیتا ہوں۔ سویڈن سے آئے ہوئے جو ایک ہمارے کالمار، وہاں کے شہر کے میئر تھے وہ مجھے کہنے لگے کہ ایک کارکن جو کسی شعبہ کے ناظم تھے، وہ مجھے نظارہ دکھانے کے لئے اونچی جگہ پر لے گئے، جہاں سے تمام جلسہ کا جو ویلج ہے وہ نظر آتا تھا۔ جو بھی مارکیاں وغیرہ لگی ہوئی تھیں سڑکیں وغیرہ ہر چیز نظر آتی تھی۔ تو وہ کارکن ان کو بڑے جذباتی انداز میں یہ کہنے لگا کہ یہ خوبصورت نظارہ جو آپ دیکھ رہے ہیں اس کو کھڑا کرتے ہوئے جس میں مَیں بھی شامل تھا ہمیں دو ہفتے لگے ہیں اور ایک ہفتے کے بعد اس کو ہم صاف کر دیں گے اور یہاں صرف میدان ہوگا۔ اس بات کو کہتے ہوئے وہ کارکن بڑے جذباتی ہو گئے۔ تو جو محنت سے کام کر رہے ہوتے ہیں، اُن کے اپنے جذبات ہوتے ہیں جس کا اظہار وہ کرتے رہتے ہیں۔ بہر حال یہ تو ہمارے فرائض میں شامل ہے کہ جس حد تک ہمیں اجازت ہے اُس حد تک ہی ہم اُس جگہ کو آباد کر سکتے ہیں اور یہ ہر سال اسی طرح ہوتا ہے کہ آبادی بھی ہوتی ہے اور پھر اُس کے بعد اُس سب کچھ کو وہاں سے اُٹھا بھی لیا جاتا ہے۔ اور یہ کارکنان جو ہیں یہ بڑی محنت سے مارکیاں لگانے کا کام، اُس سارے نظام کو قائم کرنے کا کام اور پھر وہاں سے اُس کو وائنڈ اَپ کرنے کا کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

شامل ہونے والوں کی بھی شکر گزاری ہے کہ ان کو جہاں یہ شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی وہاں اُن کو کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ اُنہوں نے اُن کے لئے سہولیات مہیا کیں اور کارکنان بھی شکر گزار ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمت کا موقع مہیا فرمایا اور دونوں کا مقصد ایک تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے دین اسلام کی خدمت کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مضمون کو سمجھتے ہوئے ہمیشہ اپنے ربّ کے حضور جھکائے رکھے، اپنے حضور جھکائے رکھے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہمیشہ ہمارا مقصد رہے۔ ہم حقیقی اور سچے احمدی مسلمان بننے والے ہوں۔ دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیم پھیلانے والے ہوں۔ تبھی ہم امام الزمان کی جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کر کے حقیقی شکر گزار بن سکتے ہیں۔ اس کے حصول کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو بھی سامنے رکھنا چاہئے۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 615 مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ حقیقی ایمان کی روح پھونکے جو اس سلسلے کے ذریعے سے اُس نے چاہا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 499 مطبوعہ ربوہ)

پس جیسا کہ شروع میں مَیں نے کہا تھا کہ جلسہ کا اصل مقصد پاک تبدیلیاں پیدا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کو پورا کرنے والے ہوں۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿

بقیہ صفحہ 2: رپورٹ جلسہ سالانہ انتظامات

نظامت صفائی کے تحت مختلف جگہوں پر Recycle Bin رکھوائے گئے ہیں۔ حضور انور نے ایک جگہ پر Recycle Bin ملاحظہ فرمائے اور اس بارہ میں بعض سوالات دریافت فرمائے۔

حدیقۃ المھدی میں کرایہ پر دیئے جانے والے پرائیویٹ ٹینٹس کے کرایہ کی بابت فرمایا کہ اتنے کرایہ پر لوگ آسانی سے ٹینٹ لے لیتے ہیں۔ حضور کی خدمت میں عرض کی گئی کہ 140 کے قریب ٹینٹ لگائے جاتے ہیں لیکن پھر بھی کم ہو جاتے ہیں۔ لوگ آسانی سے اتنے کرایہ پر لے لیتے ہیں۔ اس کے بعد حضور انور نے فیملی رہائش گاہ کا گزرتے گزرتے معائنہ فرمایا اور اس کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کتنے مہمانوں کی گنجائش ہے؟ مارکیوں کی تعداد اور سائز بتانے پر حضور انور نے خود ہی اندازہ لگا کر فرمایا کہ ٹھیک ہے پانچ سو افراد کھلے آسکتے ہیں۔

ٹائلٹس کی بابت حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ کتنے لئے ہیں؟ مکرم عمران چغتائی صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ دس یونٹ ٹائلٹس اور چار یونٹ شاورز خواتین کی رہائش گاہ کیلئے اور دس یونٹ ٹائلٹس اور چار یونٹ شاورز مردوں کی رہائش گاہ کیلئے رکھوائے گئے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ تو کم ہیں۔ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ حضور پانی اور سیوریج کا بھی مسئلہ ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ لوگوں کی بھی اپنی ضروریات ہوتی ہیں انہوں نے آپ کی گنجائش تو نہیں دیکھنی۔ پھر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کمی کی شکایت تو نہیں آتی؟ مکرم افسر جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ اس طرح کمی کی شکایت تو نہیں آتی لیکن بعض اوقات پانی کی کمی کی یا ٹائلٹ بلاک ہو جانے کی شکایات آجاتی ہیں۔

خواتین کی طرف سکینگ پوائنٹ کا معائنہ کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ سال تو اس وقت آپ نے سکینگ شروع کر دی تھی۔ امسال نہیں کی؟ مکرم مقبول احمد صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ گزشتہ سال سکینگ کی مشینیں دو ہفتہ کیلئے ہائر کی گئی تھیں امسال بچت کے پیش نظر اور ضرورت کے مطابق صرف ایک ہفتہ کیلئے ہائر کی گئی ہیں اور جو مشینیں ہمارے پاس اپنی موجود ہیں انہیں استعمال کر کے اس وقت ایک بوتھ پر سکینگ کی جا رہی ہے۔ کل انشاء اللہ باقی مشینیں آجائیں گی اور تمام بوتھ کھول دیئے جائیں گے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے بتایا کہ ڈیوٹی کیلئے جو خواتین آرہی ہیں وہ اسی ایک ہی انٹری پوائنٹ سے اندر آرہی ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خواتین کے داخلی دروازوں کے بیرونی طرف ہر وقت انصار مرد ڈیوٹی پر ہونے چاہئیں۔ اس جگہ سکینگ پوائنٹ پر حضور انور نے اپنا Aims کارڈ سکین فرمایا۔ اور Access for all Areas کارڈ کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ یہ کس مقصد کیلئے ہے۔ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے بتایا کہ یہ ہر ایک کے پاس نہیں ہے بلکہ Sensitive ایریا میں جانے والوں کیلئے جہاں اس کے بغیر نہیں جایا جا سکتا۔

خواتین کے انٹری پوائنٹ کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اندر داخل ہونے کیلئے سیدھی لائنیں نہیں ہونی چاہئیے بلکہ کچھ زگ زیگ لائنیں ہونی چاہئیں تا کہ کوئی چھلانگے مارتا ہوا سیدھا اندر داخل نہ ہو سکے۔ خواتین کے داخلی دروازہ کے باہر مکرم احسن احمدی صاحب ریجنل امیر اسلام آباد نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہاں اسلام آباد ریجن کی انصار ٹیم ڈیوٹی پر ہوتی ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے دریافت فرمایا کہ وہ دوڑ لگا سکتے ہیں؟

پانی کے ٹینکس پر ڈیوٹی کے بارہ میں حضور انور کے دریافت فرمانے پر مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ انسٹالیشنز کی حفاظت پر نظامت عمومی جلسہ سالانہ کے کارکن چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس عمومی کو کون کنٹرول کر رہا ہے؟ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ مکرم عمران چغتائی صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ اس شعبہ کی نگرانی کر رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس بارہ میں کوئی ڈھیل نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ نہیں کہ وہ میرا واقف تھا تو اسے میں نے کہا کہ آجاؤ گپیں ماریں، چائے پئیں۔ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ عمومی کے کارکنان کو اچھی طرح ہدایت دی گئی ہیں اور عمومی کی ٹیم میں پرانے اور سمجھدار لڑکے شامل کئے گئے ہیں۔ پانی کے علاوہ جنریٹرز اور گیس ٹینکس وغیرہ پر بھی نظامت عمومی جلسہ سالانہ کے کارکنان چوبیس گھنٹے ڈیوٹی کر رہے ہیں۔ اور صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی ٹیمیں بیرونی اطراف میں سکیورٹی کی ڈیوٹی کر رہی ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ و افسر خدمت خلق نے عرض کی کہ انسٹالیشنز کے بیرونی علاقہ میں نیز عام پبلک میں سکیورٹی کی ڈیوٹی خدمت خلق کے کارکنان کر رہے ہیں، جن کی نگرانی مکرم عمران ظفر صاحب مہتمم عمومی کر رہے ہیں۔ اس موقعہ پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ Clear cut، بلیک اینڈ وائٹ میں یہ آیا ہوا ہے نہ کہ اس نے یہ کرنا ہے، اس نے یہ کرنا ہے۔ کل کو یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو سمجھے تھے کہ صدر صاحب نے کرنا ہے اور وہ کہہ دیں کہ ہم سمجھے تھے کہ آپ کی ٹیم نے کرنا ہے؟

مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ اور مکرم افسر صاحب خدمت خلق نے عرض کی کہ اچھی طرح ان باتوں کو واضح کر دیا گیا ہے اور اس کیلئے بہت سی میٹنگز کی گئی ہیں اور اکٹھے بیٹھ کر تمام معاملات طے کئے گئے ہیں۔

سائٹ 2 کے دفتر کے قریب سے گزرتے ہوئے حضور انور کے دریافت فرمانے پر عرض کی گئی کہ یہ سائٹ 2 کے کارکنان ہیں۔ اس موقعہ پر حضور انور نے مکرم فرید احمد صاحب ڈوگر ناظم سائٹ 2 سے ان کے والد صاحب کی بیماری کے حوالہ سے دریافت فرمایا کہ آپ یہیں ہیں، گئے نہیں؟ مکرم فرید احمد صاحب نے عرض کی کہ طبیعت کچھ سنبھل گئی تھی، اس لئے نہیں گیا۔ لیکن اب پتہ چلا ہے کہ جب Ventilator آف کیا ہے تو دوبارہ طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ حضور انور نے انہیں ہدایت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ جانا ہے تو چلے جائیں۔ نیز مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ان (ناظم سائٹ 2) کا کوئی متبادل آپ کے پاس ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ جی حضور ہے۔ پہلے معلوم ہوا تھا کہ یہ جا رہے ہیں لہٰذا انتظام کر لیا گیا تھا پھر انہوں نے فیصلہ بدل دیا۔

چلتے چلتے حضور انور نے کچھ مارکیوں کی بابت دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہیں؟ عرض کی گئی کہ یہ لجنہ کے دفاتر ہیں اور ان کے ساتھ پیچھے لجنہ کا بازار ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نظامت فرسٹ ایڈ میں تشریف لے جانے پر مکرم ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب نے اپنے ساتھی ڈاکٹروں اور دیگر سٹاف کا تعارف کرایا۔

ہومیو فرسٹ ایڈ کی نظامت کے معائنہ کے دوران جامعہ احمدیہ کے طلباء کے بارہ میں فرمایا کہ ان بے چاروں کو ہومیو پیتھک کیا سکھانی ہے انہیں کوئی سخت کام دیں۔ مکرم ڈاکٹر حفیظ بھٹی صاحب ناظم ہومیو فرسٹ ایڈ نے عرض کی کہ یہ طلباء کام میں ہیلپ کرتے ہیں، سامان کی منتقلی میں مدد کر رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ٹھیک ہے مزدوری بے شک ان سے کرائیں باقی ہومیو پیتھک یہ بعد میں سیکھ لیں گے، اس وقت تو یہ لنگر کا کام سیکھیں۔ عزیزم قاصد معین کے متعلق فرمایا کہ اسے تو ویسے ہی MTA والوں نے مانگا ہوا ہے۔ عزیزم قاصد معین نے عرض کی کہ MTA والوں نے دوسرے لڑکوں کو مانگا ہے۔ حضور انور نے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب سے دریافت فرمایا کہ قاصد ٹرانسلیشن کر لیتا ہے؟ مکرم عطاء المجیب صاحب نے عرض کی کہ ٹرانسلیشن والی ٹیم کے ساتھ ہے۔ عزیزم قاصد معین نے عرض کی کہ مکرم عامر سفیر صاحب نے مانگا ہوا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تم تو وہاں چلے جاؤ گے۔ اور باقی دو طلباء کے بارہ میں حضور انور نے مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ کو ہدایت فرمائی کہ انہیں لنگر میں بھیج دیں۔ یہ کافی لوگ ہیں، ہومیو پیتھک میں بابوں کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے۔ اسی موقعہ پر حضور انور نے عزیزم طارق احمد ظفر سے دریافت فرمایا کہ تم جرمن میں تو ترجمہ نہیں کرتے؟ انہوں نے عرض کی کہ یہاں نہیں کرتا۔

راستہ میں کھڑے کچھ طلباء جامعہ کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ انکی ڈیوٹی کہاں ہے؟ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ نظامت ضعفاء میں ہے اور وہاں موجود مکرم داؤد احمد صاحب عابد کے بارہ میں بتایا کہ یہ ان کے ناظم ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جامعہ کے سارے طلباء آپ نے نظامت ضعفاء میں ہی لگا دیئے ہیں؟ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ حضور کی ہدایت تھی کہ اس نظامت میں زیادہ طلباء جامعہ کو مہمانوں کی خدمت پر لگایا جائے، اس لئے یہاں زیادہ طلباء جامعہ کو لگایا گیا ہے۔

آئی ٹی اور ٹیلی فون کے شعبہ میں مکرم مقبول احمد صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ نے اس شعبہ کے کارکنان کا تعارف کروایا اور بتایا کہ آئی ٹی اور ٹیلی کمیونیکیشن کے سارے نظام کو یہاں سے کنٹرول کیا جا رہا ہے۔ امسال جلسہ کے تمام دفاتر میں وائرلیس انٹرنیٹ مہیا کیا گیا ہے نیز مختلف شعبہ جات میں لگائے گئے آلات کو مانیٹر کیا جا رہا ہے تا خرابی کی صورت میں پہلے سے علم ہو جائے اور اسے فوری طور پر ٹھیک کیا جا سکے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر عرض کی گئی کہ اس شعبہ میں سارے کوالیفائیڈ انجنیئر ز ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے نظامت ضعفاء کی ڈائننگ مارکی، جنرل ڈائننگ مارکی اور طعام گاہ کے سٹور کی بابت تفصیل بیان کی نیز بتایا کہ امسال انشاء اللہ ڈائننگ مارکی میں بھی میزوں پر ہی پینے کے پانی کی بوتلیں پیش کی جائیں گی۔

نظامت سائٹ 1 کے قریب سے گزرنے پر ناظم سائٹ 1 مکرم باسط ناصر صاحب نے کارکنان اور ان کے کام کا تعارف کروایا۔

ڈائننگ مارکی میں کارکنان نے حضور انور کی خدمت میں پکوڑے پیش کئے اور تبرک کرنے کی درخواست کی جنہیں حضور انور نے ازراہ شفقت تبرک فرماتے ہوئے فرمایا کہ پکوڑے یہاں بنائے گئے ہیں اسکے باوجود ٹھنڈے برف ہوئے ہوئے ہیں۔ رفیع شاہ کے پکوڑے ایسے گرم گرم ہوتے ہیں، وہ نہیں بنا رہا؟ مکرم افسر جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ وہ بھی بنا رہے ہیں۔

تینوں لنگروں کو الگ الگ چیزیں بنانے کیلئے دی ہیں، ایک کو سموسے، ایک کو پکوڑے اور ایک کو چاٹ دی ہے۔

حضور انور مردانہ سکینگ پوائنٹ (Scaning Point) پر تشریف لے گئے، جہاں مہمانوں کی سکینگ ہو رہی تھی۔ مہمانوں کو بگھی پر وہاں لانے والے ایک کارکن کے بارہ میں مکرم افسر جلسہ سالانہ نے تعارف کروایا کہ یہ میرے والد صاحب ہیں جو شعبہ استقبال میں ڈیوٹی کر رہے ہیں۔ اس موقعہ پر حضور انور نے فرمایا کہ میرے پاس تو کوئی ایسی چیز نہیں جو مَیں ایکسرے مشین میں سے گزاروں کارڈ چیک کرنا ہے تو کرلو۔ پھر حضور نے ازراہ شفقت اپنا کارڈ سکین کروایا۔ کارڈ سکین ہونے پر حضور نے فرمایا کہ یہ تو ناصر خان کے والد صاحب کی تصویر آ گئی ہے۔ وہاں موجود کارکن نے بتایا کہ وہ پہلے سکین ہونے والے کارڈ ہولڈر کی تصویر ہے، حضور کی تصویر اب آئے گی اور پھر سکرین پر حضور انور کی تصویر آ گئی۔

اس کے بعد حضور انور لنگر خانہ میں تشریف لے گئے۔ امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر مین کچن اسلام آباد کی بجائے حدیقۃ المہدی میں قائم کیا گیا تھا۔ کچن کی طرف جاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچن کی سکیورٹی کا خاص خیال رکھنے کی تاکید فرمائی۔ مکرم افسر جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ کچن میں صرف متعلقہ کارکنان ہی جاسکیں گے اور ان کیلئے سپیشل کارڈ جاری کئے گئے ہیں۔

کچن کے راستہ میں آنے والے بازار کی مارکیوں کی بابت عرض کی گئی کہ یہ بازار ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ بازار چل گیا ہے؟ عرض کی گئی کہ ابھی نہیں۔ اس موقعہ پر ایک شخص نے حضور انور کی خدمت میں جلیبیاں پیش کیں تو حضور نے فرمایا ابھی بازار تو شروع نہیں ہوا اور یہ جلیبیاں کہاں سے اٹھا لائے ہیں؟ عرض کی گئی کہ انہوں نے اجازت لیکر کچن میں تھوڑی سی جلیبیاں بنائی ہیں۔ پھر اس شخص کی درخواست پر حضور نے ازراہ شفقت جلیبیوں کو تبرک فرمایا۔

کچن کے قریب پہنچ کر حضور انور نے مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ سے دریافت فرمایا کہ جہاں کھانے کی تقسیم اور جہاں کھانا کھلایا جائے گا وہاں بھی سکیورٹی کا انتظام کیا گیا ہے کہ نہیں؟ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ وہاں پر بھی عمومی کے کارکنان کی ڈیوٹیاں لگائی گئی ہیں۔

کچن کے سامنے والی مارکی کے بارہ میں حضور انور کے دریافت فرمانے پر مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ یہ نئی بنائی جانے والی نظامت پاٹ واشنگ کی مارکی ہے، اس میں ایک طرف جرمنی سے آنے والی پاٹ واشنگ کی مشین لگائی جائے گی۔ باقی مارکی کے ایک حصہ میں دھلے ہوئے برتن سٹور کئے جائیں گے اور ایک حصہ میں دھلنے والے برتن رکھے جائیں گے۔

کچن میں پہنچ کر مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے مکرم ظہیر احمد صاحب جتوئی نائب افسر جلسہ سالانہ کا تعارف کروایا کہ ان کی نگرانی میں سارا کچن تیار ہوا ہے۔ نیز کچن میں تینوں لنگروں، ان کے سٹورز، کچن کیلئے لگائے جانے والے جنریٹرز، کچن کے کارکنان کیلئے رکھے جانے والے واش رومز وغیرہ کی تفصیلات حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کیں۔

حضور انور نے تینوں لنگروں کا معائنہ فرمایا، کچن میں لگے چلرز، کچن کے باہر رکھے جانے والے گیس ٹینکس اور بعض دوسری اشیاء کی بابت مختلف استفسارات فرمائے۔ نیز تینوں لنگروں میں بنے ہوئے کھانے کا خود جائزہ لیا۔ اس موقعہ پر حضور انور نے لنگر نمبر 1 کے ناظم مکرم رفیع شاہ صاحب کو ازراہ شفقت و مزاح فرمایا میں ابھی مہمان نوازی میں برف کے پکوڑے کھا کر آ رہا ہوں۔ مکرم رفیع شاہ صاحب نے گرم گرم پکوڑے خدمت اقدس میں پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ یہ ابھی گرم گرم بنائے ہیں۔ پھر لنگر میں پکنے والے آلو گوشت اور دال کے بارہ میں عرض کی کہ یہ اس لنگر میں پکنے والی پہلی دیگ ہے کیونکہ آج ہی لنگر شروع ہوا ہے۔ حضور انور نے دال اور آلو گوشت کا معائنہ فرمایا اور آلو کو چیک کر کے فرمایا ابھی دم آ رہا ہے؟ مکرم رفیع شاہ صاحب نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے عرض کی کہ گلنے کے نزدیک ہے۔ پھر حضور انور نے دیگ سے ایک بوٹی نکال کر مکرم رفیع شاہ صاحب سے فرمایا کہ اسے توڑیں۔ مکرم رفیع شاہ صاحب نے عرض کی کہ یہ بوٹی کچھ سخت ہے لیکن پہلے جو توڑ کر دیکھی تھیں وہ ٹھیک تھیں۔ حضور انور نے فرمایا جو میں نے کہا ہے وہ توڑیں۔ مکرم رفیع شاہ صاحب نے عرض کی کہ یہ ذرہ سخت ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آلو بھی سخت ہے۔ ابھی دم آنا چاہیے۔ پھر حضور نے چولہوں پر پڑی دوسری دیگوں کا بھی معائنہ فرمایا اور فرمایا کہ یہ گوشت بھی سخت ہے۔ مضبوط دانتوں والوں کیلئے تو گل گیا ہے لیکن بابوں کیلئے نہیں گلا۔ اصل میں یہ جو ہڈی ہوتی ہے اس کا گلانا کام ہوتا ہے۔ اس لئے ابھی کچھ گلنے والا ہے۔

کچن کے عقبی طرف پڑے گیس ٹینکس کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے دن گیس چل جائے گی۔ مکرم ظہیر جتوئی صاحب نے عرض کی کہ دونوں ٹینکس میں 8000 لٹر گیس ہے اور کمپنی کے مطابق ہمارے لئے کافی ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا کہ انہیں پتہ نہیں کہ ہم ویسٹ (Waist) کتنی کرتے ہیں؟ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر چوبیس گھنٹے بھی چولہے جلتے رہیں پھر بھی کافی ہے۔

کچن میں موجود ایک کارکن نے حضور انور کی خدمت اقدس میں جلیبیاں پیش کیں اور عرض کی کہ وہ انہیں لیسٹر (برطانیہ کا ایک شہر) سے لے کر آئے ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان جلیبیوں کو چکھ کر متبرک فرمایا۔

لنگر نمبر 2 کا Menu ملاحظہ فرماتے ہوئے حضور انور نے افسر جلسہ سالانہ سے فرمایا کہ یہ تو پھر آپ نے VIP مینیو (Manu) بنا دیا ہے۔ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ VIP نہیں ہے بلکہ یورپین مہمانوں کیلئے جو عام پاستا (Pasta) وغیرہ ہوتا ہے اس کا مینیو ہے۔

لنگر نمبر 3 میں مکرم مظفر کھوکھر صاحب اور ان کے ساتھی کارکنان کو دیکھ کر حضور انور نے دریافت فرمایا یہ بیت الفتوح سے یہاں آ گئے ہیں؟ اس پر مکرم مظفر کھوکھر صاحب ناظم لنگر نمبر 3 نے عرض کی کہ یہاں ریزرو 1 کے مہمانوں کا کھانا بنائیں گے۔ لنگر نمبر 3 میں بننے والے پکوڑوں کو چکھ کر حضور انور نے وہاں موجود کارکن سے فرمایا تمہارے پکوڑے بھی اچھے ہیں۔ اسی جگہ بنائی جانے والی چائے کے بارہ میں حضور انور نے ازراہ مزاح اس کارکن کو فرمایا کہ اس میں تیل نہ ڈال دینا۔

لنگر نمبر 2 کے ناظم مکرم عظیم خانصاحب نے اپنے لنگر میں رکھا کیک جس پر جلسہ سالانہ یوکے 2011ء کے الفاظ لکھے ہوئے تھے حضور انور کی خدمت اقدس میں کاٹنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ایک طرف سے کیک کاٹ کر اسے چکھ کر متبرک فرمایا۔ اسی لنگر میں حضور انور نے چاٹ کو ٹیسٹ کیا اور فرمایا کہ لیمو کا رس زیادہ ہے، پہلے والی ٹھیک تھی۔ لنگر سے باہر تشریف لاتے ہوئے حضور انور کے دریافت فرمانے پر مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ آج سے اس لنگر میں کھانا پکنا شروع ہو گیا ہے، آج ڈیوٹی والوں کیلئے کھانا پکایا گیا نیز یہ کہ اسلام آباد کیلئے بھی یہاں سے ہی کھانا پک کر جایا کرے گا۔

لنگر سے حضور انور ایم ٹی اے کی طرف تشریف لے گئے اور راستہ میں حضور انور نے مخزن التصاویر کیلئے لگائی جانے والی مارکی کا معائنہ فرمایا، جہاں پر حضور انور کے دریافت فرمانے پر مکرم عمیر علیم صاحب انچارج مخزن التصاویر نے عرض کی کہ تصاویر انشاء اللہ بدھ کو لگانی شروع کی جائیں گی۔

مکرم افسر جلسہ سالانہ نے حضور انور کے استفسار پر چلتے چلتے جلسہ سالانہ، جلسہ گاہ، خدمت خلق اور افسر رابطہ کے دفاتر، نظامت سائٹ 3 اور نظامت تربیت کے کارکنان، ریزرو 1 اور 2 کی مہمان نوازیوں کیلئے لگائی جانے والی مارکیوں، MTA کے آؤٹ ڈور سٹوڈیو اور سٹیج کے مہمانوں کے سکینگ پوائنٹ کے بارہ میں مختصر تعارف حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ MTA کے سٹوڈیو کے بارہ میں حضور انور نے ازراہ مزاح فرمایا یہ سٹوڈیو نہیں یہ تو مچان ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے MTA کیلئے قائم کئے جانے والے عارضی دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر مکرم نصیر شاہ صاحب چیئرمین MTA نے مارکی میں پارٹیشنز کر کے بنائے جانے والے مختلف دفاتر، ایم ٹی اے ون اور ایم ٹی اے تھری کیلئے بنائے جانے والے سٹوڈیوز اور ان میں ہونے والے کام کی تفصیلات خدمت اقدس میں پیش کیں۔ اس موقعہ پر حضور انور نے سٹوڈیوز میں کی جانے والی ڈرائنگ اور ڈیزائن کے بارہ میں بعض استفسارات فرمائے اور چلتے چلتے شعبہ سمعی بصری کا بھی معائنہ فرمایا۔

ایم ٹی اے کے معائنہ کے بعد حضور انور ٹھیک سات بجے مردانہ مین مارکی میں تشریف لے آئے جہاں تمام شعبہ جات کے افسران، نائب افسران، ناظمین، نائب ناظمین اور معاونین ترتیب کے ساتھ اپنے اپنے شعبہ کے سامنے قطاروں میں کھڑے تھے، ہر شعبہ کے سامنے شعبہ کا نام ایک تختی پر آویزاں تھا۔ حضور انور نے افسران، نائب افسران اور ناظمین کو ازراہ شفقت مصافحہ کی سعادت سے نوازا اور پھر ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کیلئے سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔

جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب

تلاوت قرآن کریم کے ساتھ اس تقریب کا آغاز ہوا۔ عزیزم محمد مبائع آف گیمبیا طالبعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے سورۃ البقرہ کی آخری تین آیات کی خوش الحانی سے تلاوت کی اور عزیزم حسن سیلمی طالبعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے ان آیات کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کارکنان اور کارکنات کو اپنے خطاب سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا کارکنان سے خطاب

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

''حسبِ روایت آج تمام جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی دینے والے کارکنان اور کارکنات یہاں جمع ہیں۔ جلسہ سالانہ کے کام کے بعض شعبے تو دو ہفتے پہلے سے کام شروع کر چکے ہیں اور کچھ شعبے ایسے ہیں جو آج سے شروع ہوں گے اور کچھ دو تین دن کے بعد۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لمبے عرصے سے کارکنان جلسے کی ڈیوٹیاں دیتے چلے آ رہے ہیں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بڑھ کر کارکردگی دکھاتے ہیں، ڈیوٹیاں سرانجام دیتے ہیں اور اپنے فرائض کو بخوبی اور احسن رنگ میں سمجھتے ہوئے ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کی طرف توجہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا جماعت پر احسان ہے کہ نوجوانوں میں سے، بچوں میں سے نئے آنے والے ساتھ شامل ہوتے رہتے ہیں اور یوں اُن کی بھی ٹریننگ ہوتی جاتی ہے۔ بڑی عمر کے جو کارکنان ہیں جو اُن میں سے بعض ایسے ہیں جو ڈیوٹیوں کے قابل نہیں رہے، اللہ تعالیٰ اُن کی جگہ نئے کارکنان مہیا فرما دیتا ہے اور بغیر کسی روک کے، بغیر کسی پریشانی کے یہ کام آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہی ترقی کرنے والی قوموں کا، الٰہی جماعتوں کا، بڑھنے والی، ترقی کرنے والی الٰہی جماعتوں کا طرہ امتیاز ہے۔ وہ جماعت جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں اُن کے ساتھ ہوں۔ وہ لوگ جو مسیح محمدی کے کام کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنے والے ہیں، مسیح محمدی سے عشق و محبت اور وفا کا تعلق رکھنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اُن کے ساتھ ہوں۔ پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تائید اور جماعت احمدیہ کا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا ایک بہت بڑا اظہار ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جوں جوں کام کی وسعت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے توں توں والنٹیئرز مہیا کرتا چلا جاتا ہے اور نئے لوگ اُس میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں اور صرف ایک قوم کے نہیں بلکہ مختلف قوموں کے لوگ اُس میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں جو ان کاموں کو سرانجام دینے والے ہیں، اپنا وقت پیش کرتے ہیں۔ اپنے وقت کی قربانی کر رہے ہوتے ہیں، اپنے مال کی قربانی کر رہے ہوتے ہیں، اپنے جذبات کی قربانی کر رہے ہوتے ہیں۔ بہت سارے ایسے ہیں جیسا کہ میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ جو پیشے کے لحاظ سے بڑے اچھے کاموں پر ہیں، عہدوں پر ہیں، لیکن یہاں آ کر بہت چھوٹی چھوٹی، اس لحاظ سے چھوٹی کہ اُن کے کام کی نوعیت ایسی ہے کہ اُن کی تعلیم سے اُن کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور معمولی کام ہے، صفائی کا کام ہے یا کھانا پکانے کا کام ہے یا اس طرح کے کام سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کی تائید جو ہر دم جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہمیشہ ساتھ رہے گی۔ آپ کی ڈیوٹیوں کے بارہ میں تو زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ گزشتہ تقریباً ستائیس سال سے ان ڈیوٹیوں کو آپ سرانجام دے رہے ہیں اور ہر شعبہ (نئے نئے شعبے بھی قائم ہو گئے ہیں) پہلے سے زیادہ ترقی کی طرف قدم بڑھا رہا ہے جیسا کہ میں نے کہا۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں اور ہمیشہ خیال میں رکھیں کہ ہمارے قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید ہمارے ساتھ اُس وقت تک ہی ہوگی جب تک ہم نیک نیتی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کیلئے اپنے فرائض کو سرانجام دیتے رہیں گے۔ پس ان چند باتوں کے ساتھ میں کارکنان سے کہوں گا کہ اس سال بھی اپنے فرائض پہلے سے بڑھ کر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ایک تبدیلی اس سال یہاں اس لحاظ سے بھی ہے کہ پہلے کھانے کا نظام اسلام آباد میں تھا، انتظامات جو تھے وہاں ہوتے تھے اور کھانا وہاں سے پک کے آیا کرتا تھا۔ اس سال یہ نیا تجربہ کیا جا رہا ہے کہ کھانا یہاں پکے گا اور اسلام آباد میں جو مہمان، جو تھوڑی تعداد میں ٹھہرے ہوتے ہیں اُن کو وہاں مہیا کر دیا جائے گا باقی لوگوں کو یہاں آسانی سے، سہولت سے اُمید ہے انشاء اللہ تعالیٰ کھانا میسر آئیگا اور ہوسکتا ہے کہ عارضی انتظامات کی وجہ سے بعض دقتیں سامنے آئیں لیکن مجھے امید ہے کہ جس طرح ہمیشہ آپ لوگ ان دقتوں پر قابو پاتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اس سال بھی ایسی کوئی بات نہیں ہو گی، جو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔ لیکن اس جگہ پر کھانا پکانے کی وجہ سے بعض نئی باتیں اس لحاظ سے سامنے آئیں گی کہ عمومی کے کارکنان، ڈیوٹی دینے والے کارکنان، کھانا پکانے والے کارکنان، ان سب کو بہت زیادہ محتاط رہ کر اپنے کام کرنے ہوں گے کیونکہ کھلی جگہ پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ گو مارکی کے اندر ہی کھانا پک رہا ہے لیکن بہر حال ایک میدان ہے اسلام آباد میں ایک شیڈ تعمیر کیا ہوا تھا، یہاں عارضی ارینجمنٹ ہے اور حالات بھی ایسے ہیں جو پہلے کی نسبت خراب سے خراب تر ہو رہے ہیں دنیا میں ہر جگہ۔ اس لحاظ سے کھانا پکانے کی جگہ اور تقسیم کرنے کی جگہ پر بھی خاص طور پر بہت زیادہ نگرانی کی ضرورت ہے۔ اسی طرح باقی جو جگہیں ہیں، قیام گاہیں ہیں، رہائش ہے، جلسے کی مارکی ہے، نمائش ہے، دوسرے دفاتر ہیں، بازار ہیں، ہر جگہ بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے، نگرانی کرنے کی ضرورت ہے، بہت زیادہ Vigilance کی ضرورت ہے۔ اگر ہر ڈیوٹی دینے والا صرف عمومی کے لوگ نہیں، خدمتِ خلق کے ڈیوٹی دینے والے نہیں بلکہ ہر ڈیوٹی دینے والے کا فرض ہے کہ اپنے اردگرد اپنے ماحول میں نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور جلسے کی ڈیوٹیاں احسن رنگ میں انجام دینے والے بنیں اور اللہ تعالیٰ خیر و خوبی سے جلسہ کا آغاز بھی فرمائے اور اِس کا اختتام بھی ہو اور اُس کے بعد جو وائنڈ اَپ کی ٹیموں کا کام ہے وہ بھی ہمارے پاس محدود وقت ہوتا ہے، اُس میں بھی پوری کوشش کر کے یہ سب کچھ سمیٹنا ہوگا اس لئے جلسے کے انتظامات کو گزشتہ سالوں کے تجربے کی بناء پر میں سمجھتا ہوں کہ وائنڈ اَپ کے جو والنٹیئرز ہیں اُن میں بھی کچھ اضافہ کرنا چاہئے اگر نہیں کیا تو آئندہ مدّنظر رکھیں اور پہلے دن سے ہی یہ بات بھی نوٹ کرلیں بجائے اس کے کہ

باقی صفحہ 4 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور
از صفحہ نمبر 16

العزیز نے فرمایا:

"میرے اس دورہ کی چوتھی مسجد ہے جس کا افتتاح ہو رہا ہے۔ الحمد للہ جماعت احمدیہ جرمنی نے جو اپنے مساجد کا وعدہ کیا ہوا تھا وہ جس عرصہ کا وعدہ تھا اس میں پورا تو نہیں کر سکی لیکن بعد میں جو میرے سے وعدہ کیا تھا اس کو پوری کوشش سے پورا کر رہی ہے۔

مساجد چاہے چھوٹی ہوں یا بڑی ہوں، اگر وہاں کے رہنے والوں، مسجد میں آنے والوں کے دلوں میں ایمان کی چنگاری ہے، روشنی ہے تو مسجدوں کا جو نور ہے مسجد کے اندر بھی قائم ہوتا ہے اور علاقہ میں بھی پھیلتا ہے۔

پس یہاں آنے والے ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ آپ نے اس مسجد کا نام مسجد الہادی جو رکھا ہے، اس مسجد کو اب آپ لوگوں کی ہدایت میں بڑھتے چلے جانے کا بھی ذریعہ بنا چاہئے اور علاقہ کی ہدایت کا بھی ذریعہ ہونا چاہئے۔ انسان، ایک صحیح مومن، ایک حقیقی مومن کو کبھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ ایک مقام پر پہنچ گیا اور اب آگے کوئی مقام نہیں ہے۔ ہدایت پانے کے باوجود ہدایت کے اگلے معیار سامنے آتے چلے جاتے ہیں اور ایک مومن ان پر قدم رکھتے ہوئے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہادی کامل تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے اسوہ حسنہ تھے اور ہادی کامل کا جو اسوہ ہمارے سامنے ہے، وہ ایک ٹارگٹ ہے، وہ ایک اسوہ ہے جو مومن کو اپنے سامنے رکھنا ہے اور حقوق اللہ میں بھی، حقوق العباد میں بھی ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہی ایک حقیقی مومن کو حقیقی مومن بناتا ہے۔

پس ہمیشہ ایک احمدی کو یہ بات سامنے رکھتے ہوئے اپنے نیکیوں کے معیاروں کو اونچا کرتے چلے جانے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے کیونکہ جہاں قدم اٹھے وہاں قدم پھر رکتے نہیں ہیں وہاں سے پھر انسان پیچھے کی طرف پھسلنا شروع ہو جاتا ہے۔ پس اپنے آپ کو پھسلنے سے، گرنے سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ایک مومن اپنا ہر قدم آگے کی طرف بڑھائے۔ ہر نیا دن آگے کی طرف لے جانے والا ہو۔

اس علاقہ کو یہ کہا جاتا ہے کہ عیسائیت کے لحاظ سے ایک مقام حاصل ہے۔ یا اور لحاظ سے بھی اسے مختلف حیثیتوں سے ایک مقدس شہر کا کچھ حد تک نام دیا جاتا ہے۔ لیکن اصل تقدیس اور اس شہر پر اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہونے کا وقت اس وقت آئے گا، جب آپ لوگوں کی کوششوں سے اس علاقہ میں احمدیت کا نور اسی طرح پھیل جائے گا۔

گو یہ مسجد چھوٹی ہے اور بقول امیر صاحب کے اس طرز پر بنائی گئی ہے کہ اس کو اگر چاہیں تو ڈسمینٹل (dismantle) بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مساجد اس لئے نہیں بنائی جاتیں کہ ان کو ڈسمینٹل (dismantle) کیا جائے۔ گو وہ میٹیریل استعمال کیا گیا ہے لیکن یہ یہاں احمدیت کے نشان کا ایک مستقل ذریعہ ہے۔ اس کی عمارت میں مزید مضبوطی تو پیدا ہو سکتی ہے لیکن اس کو کبھی ختم نہیں کیا جا سکتا۔

کل مسجد کا جو افتتاح ہو رہا تھا Ginsheim میں، وہاں جو منسٹر صاحب آئے ہوئے تھے انہوں نے ایک بڑی اچھی بات کی کہ گھر جب بنائے جاتے ہیں تو صرف اپنے رہنے کے لئے ہی نہیں بنائے جاتے ہیں بلکہ نسلوں کے رہنے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ تو یہ گھر جو ہم نے اللہ تعالیٰ کا بنایا ہے، یہ اس لئے نہیں بنایا یا یہ میٹیریل اس لئے استعمال نہیں کیا گیا کہ اس کو خدانخواستہ کسی وقت میں گرانا ہے یا ختم کرنا ہے بلکہ یہ ایک نیا طریقہ تھا جس کو اختیار کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت الہادی کے صحن میں پودا لگا رہے ہیں

اصل میں تو اس مسجد نے اب اس شہر کی ہدایت کا انشاء اللہ تعالیٰ باعث بننا ہے اور آپ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اس ہدایت میں ایک کردار ادا کرنا ہے۔ اگر مسجد کا نام رکھ دیا اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا نہ کی جو دوسروں پر اثر انداز ہوتی ہے، جو دوسروں کو ہدایت کی طرف کھینچتی ہے تو صرف مسجد کا نام کافی نہ ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام انشاء اللہ تعالیٰ دنیا میں پہنچنا ہے اور اس علاقہ نے بھی انشاء اللہ تعالیٰ اس پیغام کو سن کر آپ کی جماعت میں شامل ہونا ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں۔ لیکن اگر آپ لوگ اس علاقہ کی ہدایت کا باعث بن جائیں گے تو یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی۔ اگر نہیں، تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر تم نہیں تو اللہ تعالیٰ اور لوگ پیدا کر دیگا جو میری مدد کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔

پس اس سوچ کے ساتھ آپ لوگوں کو مسجد بنانی چاہئے۔ یہ ایک مسجد ہے، گو چھوٹی مسجد ہے۔ لیکن ایک وقت آئے گا کہ اس شہر میں اس سے بھی بڑی بڑی مسجد یں بنیں گی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ وہ بڑی مساجد بنیں اور اس علاقہ کا نام، اس شہر کا نام نہ صرف عیسائیت کے نام سے جانا جائے بلکہ اسلام کی ترقی سے جانا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں!"۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس موقع پر موجود تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عمارت کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا اور مسجد کی تعمیر کے نقشہ جات ملاحظہ فرمائے اور وہ میٹیریل بھی دیکھا جو اس مسجد کی تعمیر کے لئے استعمال ہوا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک پودا لگایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے ایک بار پھر شرف زیارت کی سعادت پائی۔ بچیوں نے دعائیہ گیت اور نظمیں پیش کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

مقامی جماعت نے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا جس میں ساری جماعت شامل تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس پروگرام میں شمولیت فرمائی۔

بعد ازاں مقامی جماعت کی مجلس عاملہ کے ممبران اور پھر ساری جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

یہاں سے پونے سات بجے واپس "بیت السبوح" کے لئے روانگی ہوئی۔ اس موقعہ پر ناصرات کورس کی صورت میں دعائیہ نظم "جاتے ہو میری جاں خدا حافظ و ناصر" پڑھ رہی تھیں۔

یہاں سے روانہ ہونے کے بعد راستہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مکرم عبد اللہ سپراء صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور قریباً بیس منٹ یہاں قیام فرمایا اور گھر کو رونق اور برکت بخشی۔

سات بج کر دس منٹ پر یہاں سے روانہ ہو کر سات بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

آج شام جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔ آٹھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم صادق بٹ صاحب نے تلاوت قرآن کریم اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام "دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو" عزیزم کمال احمد نے خوش الحانی سے پڑھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرنسپل صاحب سے دریافت فرمایا کہ جامعہ کی پہلی کلاس میں کتنے طلباء تھے اور اب کتنے رہ گئے ہیں۔

اس پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ 27 طلباء داخل ہوئے تھے لیکن 25 آئے تھے اور اب اس وقت 19 ہیں۔ اس رپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا چھ (6) جھڑ گئے۔

پرنسپل صاحب نے مزید رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ اولیٰ کلاس میں 21 آئے تھے۔ اب اس وقت 20 ہیں اور درجہ ممہدہ میں 15 آئے تھے اور اس وقت 13 موجود ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر پرنسپل صاحب جامعہ جرمنی نے بتایا کہ جامعہ احمدیہ کا کوئی مجلہ نہیں چھپتا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: شائع کریں۔

طلباء جامعہ کو نصائح

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء جامعہ کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا:

جو میں نے باتیں کی تھیں افتتاح کے وقت وہ تو ان کو یاد ہوں گی۔ یا یاد ہونی چاہئیں۔ کیونکہ بعد میں میں نے کہیں کسی اخبار یا رسالہ میں وہ لکھا ہوا بھی دیکھا ہے، چھپا ہوا۔ جامعہ میں وقف کر کے آپ لوگ آئے ہیں تو وہ روح آپ کے اندر قائم رہنی چاہئے۔ شروع میں چھ طلباء کو جامعہ سے فارغ کیا گیا تھا۔ اب recently ایک لڑکے کو فارغ کیا گیا ہے جامعہ سے وہ اولیٰ میں تھا؟ پرنسپل صاحب نے بتایا۔ جی حضور وہ اولیٰ میں تھا۔

حضور انور نے فرمایا: اصل چیز تو ایک مومن کے لئے اطاعت ہے اور اطاعت کے لئے پھر بہانے اور حجتیں نہیں تلاش کی جاتیں۔ الفاظ کی خود تشریحیں نہیں کی جاتیں بلکہ جو جس طرح سمجھ آئے الفاظ جو ظاہری ہوں ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو جامعہ سے فارغ کرنے کی وجہ بھی یہی تھی۔ یہ نہیں تھی کہ فلاں کام جائز ہے یا نہیں جائز۔ مقصد یہ ہے کہ فلاں کام کرنے کے لئے روکا گیا تھا اور اطاعت سے کام نہیں کیا گیا اور جو خود اطاعت نہ کرنے والا ہو وہ آگے اطاعت کا سبق کس طرح دے سکتا ہے؟ جامعہ سے آپ لوگ فارغ ہوں گے تو جب آپ فیلڈ میں جائیں گے یا دفاتر میں ہوں گے یا کسی ایڈمنسٹریٹو کام میں لگیں تو آپ اپنے حلقے میں اولو الامر ہوں گے۔ اور اس وقت آپ کی یہ توقع ہوگی کہ آپ کی بات مانی جائے اور ان توقعات کو پورا کرنے کے لئے پہلے آپ کو اپنے نمونے قائم کرنے پڑیں گے۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ اگر ہمیں یہ حکم ہے، حدیث میں کہ تمہارے ایک برتن میں بال آجائے، کریک آجائے تو

اس میں پھر گند جمتا رہتا ہے اس لئے اس برتن کو استعمال نہ کرو، پھینک دو۔ تو انہوں نے فرمایا اگر ایک مربی کے دل میں بال آجائے تو اس کو ہم کس طرح برداشت کر سکتے ہیں۔ جس نے پوری قوم کی، پوری جماعت کی تربیت کرنی ہے اپنے حلقہ میں، دائرے میں۔ اس لئے ہمیشہ آپ لوگوں کے معیار بہت اونچے ہونے چاہئیں۔ عبادتوں کے معیار بھی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور باقی احکامات کے معیار بھی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اب ''صادق ہے اگر تو صدق دکھا'' یہ نظم ابھی پڑھی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ صدق دکھانے والے کون ہیں، صدیق کون ہیں۔ اور صدیق وہ ہے جو حضرت ابوبکر صدیق کا نمونہ پیش کرنے والا ہے جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر۔ اس زمانہ میں ہم حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت مولانا نورالدین میں وہ جذبہ دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کا میرے ساتھ وہ تعلق یا رشتہ ہے جس طرح دل کا نبض کے ساتھ ہوتا ہے یا نبض کا دل کے ساتھ ہوتا ہے اور پھر آپ نے یہ تعریف فرمائی ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

یہ اصل چیز ہے کہ اگر سارے نوردین کی طرح ہو جائیں تو اس سے بڑی اور کوئی بات نہیں ہے۔ اور جب آپ وقف کر کے آتے ہیں تو ساری کشتیاں جلا کے آتے ہیں۔ تمام خواہشات کو ختم کر کے آتے ہیں اور آنا چاہئے۔ اگر نہیں تو وقف کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بہت ساری جگہوں، میدانوں میں واقفین زندگی کو ایسی جگہوں پر جانا پڑتا ہے جہاں بہت کم الاؤنس میں گزارا کرنا پڑتا ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں نہیں ہوتیں۔

مجھے یاد ہے افریقہ میں ایک مربی تھے ان سے مَیں نے پوچھا کہ الاؤنس تو اتنا تھوڑا ہے وہ مجھے پتہ تھا کہ جتنا الاؤنس ان کا تھا ویسے ہی ہمارا تھا کہ آپ کس طرح گزارہ کرتے ہیں؟ وہ کہتے کہ مَیں تو ہر چیز کھاتا ہوں۔ گوشت بھی کھاتا ہوں اور بینز (Beans) بھی کھاتا ہوں۔ پروٹین بھی کھاتا ہوں۔ تو طریقہ یہ تھا کہ وہ ایک پاؤ گوشت خریدتے تھے یا کہہ کہ 125 گرام گوشت تو اس کو ایک ہفتہ اس طرح چلاتے تھے کہ ایک بوٹی کا سالن، تین چار چنے کے دانے، کچھ تھوڑی سی دال۔ ایک چمچ بینز (Beans) کی ڈال لی اور اکٹھا پکا لیا اور وہ پورے دن کی خوراک ہوتی تھی ان کی۔ اس طرح بھی گزارہ کیا لوگوں نے۔ اس طرح بھی مبلغین گزارہ کرتے رہے ہیں۔ پانی میں ٹوسٹ بھگو کر کھاتے رہے ہیں لیکن کبھی شکوہ نہیں کیا انہوں نے۔ ایسے بھی مبلغین رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا تھا وہ سنگاپور کے مبلغ شاہ محمد صاحب کہ جب واپس آنے لگے تو ان کے پاس نئے کپڑے بھی نہیں تھے۔ ان کو خیال آیا کہ کاش کپڑے نئے ہوتے۔ خیال آیا کہ کسی سے قرض لے کے بنا لیتا ہوں پھر واپس کر دوں گا۔ ساتھ ہی کہتے ہیں میرے دل میں خیال آیا کہ قابل شرم بات ہے کہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلاؤں۔ انہی کپڑوں میں روانہ ہوئے۔ سنگاپور پہنچے۔ جب جہاز وہاں رکا تو ایک صاحب ایک پوٹلی بغل میں دبائے ہوئے آئے کہ مجھے پتہ لگا تھا الفضل سے میں نے پڑھا تھا کہ آپ آرہے ہیں تو مَیں نے سوچا آپ کی تصویر دیکھی ہوئی تھی کہ آپ کے لئے دو جوڑے اور اچکن یا کوٹ جو بھی تھا وہ بنا کے لے آؤں۔ اور یہ آپ کے لئے تحفہ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہزاروں میل دور بیٹھے ایک شخص کے دل میں ڈالا کہ یہ میرا بندہ آرہا ہے تم اس کی ضرورت پوری کرو تو اس طرح ضرورت اللہ تعالیٰ پوری فرماتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ صبر، حوصلہ دکھاؤ اور صدق کے اعلیٰ معیار قائم کرو اور جب یہ چیز ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بھی ہوتی ہے۔

جامعات جتنے بھی ہیں اب تو دنیا میں پہلے تو صرف ربوہ میں قادیان میں تھا۔ جرمنی میں ہے، یوکے میں ہے، کینیڈا میں ہے۔ اب افریقہ کے لئے غانا میں نیا جامعہ کھل رہا ہے جہاں شاہد کی ڈگری ملے گی انشاء اللہ۔ تو مَیں نے اس وقت ذکر کیا تھا افتتاح کے موقعہ پر کہ میر محمود احمد صاحب کی اہلیہ نے خواب دیکھی تھی کہ جہاز میں بیٹھے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ساتھ اور جہاز اڑ رہا ہے اور نیچے جامعہ کی عمارت ہے اور جامعہ چلتا چلا جا رہا ہے۔ اس کا مطلب ایک تو یہ ہے کہ جامعہ دنیا میں پھیلتے چلے جائیں گے۔ انڈونیشیا میں بھی ہے۔ مختلف ریجنز میں جامعات ہوں گے۔ دوسرے یہ کہ خلیفۂ وقت کی نگرانی کے تحت رہیں گے۔ آزاد نہیں ہو جائیں گے۔ گو پہلے بھی میری نظر ہوتی تھی لیکن اس کے بعد سے مَیں نے خاص طور پر رپورٹس منگوانی شروع کی ہیں۔ رزلٹس منگوانا شروع کئے ہیں۔ جائزے بھی لینے شروع کئے ہیں ہر ایک کے انفرادی طور پر۔ وکیل التبشیر صاحب کے ساتھ بیٹھ کے مَیں جائزہ لیتا ہوں کون کون کتنے کتنے نمبر لے رہا ہے۔ کس مضمون میں لے رہا ہے کیا اس کا رجحان ہے۔ کیا اس کی رپورٹس ہیں۔ اس لئے تا کہ جو ایک انسانی کوشش ہو سکتی ہے جو ہماری ذمہ داری ہے اس کو کرنے کی کوشش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور وہ Stuff پیش کیا جائے وہ چیز پیش کی جائے جو خوبصورت ہو کر نکلنے والی ہو۔ تو اس لحاظ سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ جو اعتماد خلیفۂ وقت نے آپ پر کیا ہے اس پر پورا اتریں۔ جو عہد آپ نے خدا تعالیٰ سے باندھا ہے زندگی وقف کرنے کا اس کو پورا کریں۔ خیر اُمّت تو ساری اُمّت ہی ہے ایک لحاظ سے لیکن ان میں سے وہ لوگ جو اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کرتے ہیں وہ selected لوگ جو تفقہ فی الدین کے لئے سامنے آتے ہیں ان کو اور مزید بڑھ کر اپنے نمونے دکھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور وہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اس نوجوانی کے وقف میں اس دَور میں جب آپ ٹریننگ لے رہے ہیں، جامعہ میں پڑھ رہے ہیں خالص طور پر نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش بھی کریں گے۔ ایک مسلسل جدوجہد بھی کریں گے۔ جب یہ ہوگا تو تبھی آپ اپنے عہد نبھانے والے بن سکیں گے۔ اس اعتماد پر پورا اترنے والے بن سکیں گے جس کے آپ دعوے کرتے ہیں۔ پس ہمیشہ ایک واقف زندگی کو یہ چیز سامنے رکھنی چاہئے کہ ہم نے خالصتاً للہ اپنی حالتوں کو تبدیل کرنا ہے اپنی حالتوں کو سنوارنا ہے اور اپنے عملوں کو ڈھالنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرنی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور جب یہ سوچ ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ تو مجھے امید ہے کہ ان جامعات سے پڑھ کر نکلنے والے ان ملکوں میں احمدیت کے، اسلام کے روشن پیغام کو حقیقی طور پر پھیلانے والے ہوں گے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بلغاریہ سے آئے ہوئے ایک طالبعلم جوادالدین سے دریافت فرمایا کہ بلغارین زبان آتی ہے؟ جس کے جواب میں موصوف نے بتایا کہ ہاں اچھے معیار کی زبان آتی ہے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

بلغاریہ سے ایک مقامی لوکل طالبعلم عبداللہ صاحب بھی جامعہ جرمنی میں پڑھ رہے ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ اردو زبان سیکھ لی ہے۔ پرنسپل صاحب نے بتایا کہ ان کے لئے سپیشل کلاس لگائی گئی تھی۔ انہوں نے اردو زبان سیکھ لی ہے اور امتحان میں پاس ہو گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلے بلغارین مبلغ ہو گے۔ تم پہلے مبلغ ہو تو پہلے مبلغ کو اپنی ایک مثال قائم کرنے والا ہونا چاہئے Trend Setter جیسے کہتے ہیں انگریزی میں۔ ایک ایسا شخص ہونا چاہئے جو پیچھے آنے والوں کے لئے ایک مثال قائم ہو جائے۔ آپ کے اوپر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ آپ صرف جامعہ کے طالبعلم نہیں بلکہ اس قوم کے نمائندے جن کو جا کے پھر آپ نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بارہ میں بتانا ہے اور انشاء اللہ نیک اور صالح لوگ پیدا کرنے ہیں۔

حضور انور نے اس بلغارین طالبعلم سے دریافت فرمایا کہ اردو زبان 90 فیصد سیکھ لی ہے۔ موصوف نے بتایا کہ 90 فیصد سمجھ آجاتی ہے اور جو ارشادات حضور انور نے فرمائے ہیں ان کی سمجھ آجاتی ہے۔ فرمایا سمجھ آگئی ہے تو ٹھیک ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ ہماری ایک عرب خاتون ہیں انہوں نے خود محنت کر کے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اردو کتب ڈکشنری کھول کھول کے اور سمجھ کر پڑھ لی ہیں۔ اگر انسان محنت کرے تو بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ تو آپ لوگوں کو تو اور زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی تو بلغاریہ میں دشمنی بھی ہے۔ دو طرح کی دشمنی ہے یا مخالفت ہے۔ عیسائیوں کی طرف سے ایک مخالفت کا سامنا ہے اور مسلمانوں کے ایک طبقہ کی طرف سے بھی مخالفت اور دشمنی ہے۔ اس لئے بہت بڑا کام ہے جو آپ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس عہد کو نبھانے والے بنیں اور ہر تکلیف کو اللہ کی خاطر برداشت کرنے والے بنیں اور سمجھیں کہ مَیں نے قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ اس کا اللہ تعالیٰ اگر آپ نیک نیت رہے تو بہت بڑا اجر دے گا، انشاء اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت سارے بلغارین ایسے ہیں جو مسلمان علماء کی باتوں سے تنگ آکر عیسائیت کی طرف چلے گئے ہیں۔ ان کو پھر آپ نے اسلام کی طرف، حقیقی اسلام کی طرف واپس لانا ہے۔ انشاء اللہ۔

بلغارین طالبعلم نے عرض کیا کہ بلغارین لوگ بڑے سخت قسم کے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بڑے Rigid لوگ ہوتے ہیں لیکن کوئی بات نہیں۔ جب دل نرم ہونے پر آتے ہیں تو پھر پگھلتے جاتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے فیصلہ کرنا ہے۔ ویسے تو فیصلہ ہو چکا ہے۔ کُن ہو گیا ہے اور اب تسلسل چل رہا ہے۔ انشاء اللہ جب وقت آئے گا اس کے نتائج بھی سامنے آنا شروع ہو جائیں گے۔ یورپ میں بھی، جرمنی میں بھی، باقی جگہوں پر بھی، Eastern یورپ میں بھی، مسلمانوں میں بھی، غیر مسلموں میں بھی۔ انشاء اللہ۔ اب حالات بدل رہے ہیں اور بڑی تیزی سے بدل رہے ہیں۔ صرف فکر ہے تو آپ لوگوں کو اپنی فکر کرنی چاہئے کہ آپ نے ثبات قدم دکھانا ہے اور اپنے علم کو جو بھی حاصل کریں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر وقت اپنے ہر قول و فعل میں جاری کرنا ہے۔

بلغارین طالبعلم نے کہا کہ مجھے جامعہ احمدیہ میں داخلہ ملا ہے مَیں اس پر شکر گزار ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: حقیقی شکر گزاری تو خدا تعالیٰ کی ہوتی ہے اور شکر گزاری اس وقت ہوگی جب اپنے آپ کو عملی میدان میں جا کے ایک حقیقی واقف زندگی کے طور پر پیش کرو گے۔ اس وقت جب شادی ہوتی ہے، بچے ہوتے ہیں، خواہشات بڑھتی ہیں، ضروریات بڑھتی ہیں۔ اس وقت بعض دفعہ انسان ابتلا اور امتحان میں چلا جاتا ہے۔ اُس وقت اپنے ایمان کو اور اپنے عہد کو مضبوطی سے قائم رکھنا۔ اس پر طالبعلم نے جواب دیا۔ انشاء اللہ۔

حضور انور نے بلغاریہ کے دونوں طالبعلموں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو اپنی بلغارین زبان پر عبور ہونا چاہئے کہ اردو زبان بھی اعلیٰ معیار کی سیکھیں تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جتنی کتب ہیں، لٹریچر ہے اس کو آپ لوگ Translate بھی کر سکیں۔

بلغارین زبان میں اب تک تراجم ہونے والی کتب کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا۔

مبلغ سلسلہ طاہر احمد صاحب (جو بلغاریہ کے مبلغ رہ چکے ہیں) نے بتایا کہ ''اسلامی اصول کی فلاسفی''، ''مسیح ہندوستان میں''، ''ہماری تعلیم'' (از کشتی نوح) اور ''Life of Muhammad'' کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ''منتخب آیات'' کا بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔

مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ ایک ششماہی رسالہ بلغارین زبان میں شائع کر رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا وہ تو ایک نارمل روٹین کا ہے۔ اس میں چھوٹی چھوٹی چیزیں آرہی ہیں۔

مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ اب ''برکات الدعا'' کے بلغارین ترجمہ کا پروگرام ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہاں جلدی کریں۔ ایک ترتیب بنائیں۔ ان کتب کی ترتیب بنی چاہئے جو وہاں کے مزاج کے مطابق ہوں۔ جہاں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا سوال ہے گو اگر آدمی ویسے دیکھے خلاصتاً تو بظاہر یوں لگتا ہے بعض مضامین ایک ہی جگہ کئی کئی دفعہ بیان ہو رہے ہیں۔ لیکن ایک ہی طرح کے مختلف جگہوں پر بیان ہو رہے ہیں۔ لیکن ابھی ہمارے عربی ڈیسک نے 'حقیقۃ الوحی' کا عربی ترجمہ کیا ہے جب اس کا مسودہ عربوں کو پڑھنے کے لئے دیا تھا تو پھر بعد میں جب کتاب چھپ گئی تو جنہوں نے پڑھا تھا وہ کہتے ہیں کہ ہم سمجھے تھے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب جتنی تھیں پڑھ لی تھیں تو یہ بہت بڑا علم ہم نے حاصل

کرلیا تھا۔لیکن ''حقیقۃ الوحی'' کو پڑھ کر ہمیں بالکل نئے راستے اور نئے مضامین نظر آئے ہیں۔تو ہر کتاب میں کوئی نہ کوئی ایسا مضمون ہوتا ہے جو بے شک دوسری جگہ بھی بیان ہوا ہوتا ہے لیکن ایک نئی طرز پر ہو رہا ہوتا ہے۔ایک نئے حوالے سے ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا ایک علیحدہ اثر ہوتا ہے۔اس کی مثالیں مختلف ہوتی ہیں۔تو کوشش یہ کرنی چاہئے کہ ہم یہ تراجم جتنے زیادہ سے زیادہ ہو سکے جلدی کریں۔

زبانیں سیکھنے کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ایک طالبعلم نے بتایا کہ سکول میں Italian اور French سیکھی تھی۔حضور انور نے فرمایا اب بھول تو نہیں گئے۔Italian میں چھوٹی چھوٹی کہانیوں کی کتابیں پڑھتے ہو،کوئی اخبار، رسالہ پڑھتے رہیں تو آپ کی زبان پالش ہوتی رہے گی اور نہیں تو کچھ نہ کچھ یاد رہے گی۔بھولے گی نہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اٹالین میں ہمارے پاس تو بہت کم لوگ ہیں۔اٹالین زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ ایک زمانہ میں ہوا تھا چھپ بھی گیا۔بعد میں جن کو زبان کا پتہ تھا انہوں نے دیکھا تو بہت سارے الفاظ کا صحیح ترجمہ نہیں کیا گیا تھا۔اس لئے اٹالین زبان کا ترجمہ ریوائز ہو رہا ہے۔امید ہے اب انشاء اللہ جلدی چھپ جائے گا۔تو اتنی زبان آنی چاہئے کہ لٹریچر کا ترجمہ بھی آپ کرسکیں۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ مَیں نے سکول میں چار سال فرنچ پڑھی تھی۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا فرنچ تو پہلے ہی ہمارے پاس کافی ہوتے جا رہے ہیں۔ایسٹرن یورپین زبانوں میں ہمیں لوگ چاہئیں۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ رشین زبان سیکھی ہوئی ہے۔اڑھائی سال رشیا میں رہا ہوں۔اس پر حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے۔رشیا میں بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ایک تو خطبات کا ترجمہ بھی باقاعدہ ہو رہا ہے،لٹریچر بھی شائع ہو رہا ہے اور رشین ڈیسک اچھا کام کر رہا ہے۔لیکن بہرحال اس میں تو ابھی فی الحال ہمارے کچھ مربیان زبان سیکھ رہے ہیں۔آپ لوگ بھی جب نکلیں گے تو دیکھیں گے اس وقت ضرورت ہوئی تو کیا صورتحال بنتی ہے۔لیکن پھر بھی رشین سیکھی ہوئی ہے تو کتابیں،کہانیاں یا اخبار جو ہیں وہ پڑھتے رہیں تا کہ آپ کی زبان کچھ نہ کچھ تازہ ہوتی رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرنسپل صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہاں آپ کی لائبریری میں کوئی رسالے وغیرہ آتے ہیں۔Periodicals وغیرہ۔حضور انور نے فرمایا: طلباء کو تو انٹرنیٹ یا ٹیلی فون وغیرہ کی اجازت نہیں دی ہوئی۔ویب سائٹ پر اخبار وغیرہ آتے ہیں۔آپ ہفتہ میں Italian اور رشین زبان میں یا مختلف زبانوں میں تھوڑا تھوڑا پرنٹ آؤٹ نکال دیا کریں اور لائبریری میں رکھ دیا کریں۔جن کو دلچسپی ہو وہ پڑھ لیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ جرمنی کے اساتذہ کی تعداد، مستقل اور عارضی اساتذہ اور ان میں سے ہر ایک کو دیئے جانے والے پیریڈز کا تفصیل سے جائزہ لیا اور اس بارہ میں بعض انتظامی ہدایات عطا فرمائیں۔ انگریزی اور حدیث کے مزید اساتذہ کی ضرورت کا جائزہ لیا اور ہدایت عطا فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی کے استاد سے طلباء کی انگریزی کے معیار کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

استاد موصوف نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ بعض طلباء دسویں کلاس اور بعض Abitur (ایف ایس سی) کر کے آتے ہیں۔اس لئے طلباء کا معیار مختلف ہے۔اسی طرح بعض انگلش میڈیم سکولوں سے آئے ہیں اور بعض بالکل ایسے ملکوں سے آئے ہیں جن میں صرف ایک دو سال انہوں نے انگلش پڑھی ہے۔خاص طور پر جو فرنچ ممالک سے آئے ہیں ان کو دقت ہوتی ہے۔حضور انور نے فرمایا: جو فرانس اور بلجیم سے آتے ہیں ان کی انگلش کمزور ہی ہوتی ہے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی میں امسال کے داخلہ کے حوالہ سے نئے آنے والے طلباء کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمانے پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ اس وقت تیس درخواستیں آچکی ہیں۔حضور انور نے فرمایا یوکے میں اگر کم ہوئے تو یہاں سے بھی ٹرانسفر ہو سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ جرمنی کے ساتھ ساتھ جامعہ یوکے اور جامعہ کینیڈا کے اساتذہ کی تعداد کے حوالہ سے بھی جائزہ لیا اور مزید ضرورت کا بھی جائزہ لیا اور بعض انتظامی نوعیت کی ہدایات فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ابھی سے مطالعہ کی عادت ڈالیں۔اپنی پڑھائی سے وقت نکال کر مطالعہ کرنا ہے۔اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی ہونا چاہئے اور اخبارات وغیرہ کا بھی ہونا چاہئے۔جنرل نالج وغیرہ کا آپ کو پتہ ہونا چاہئے دنیا کی موجودہ صورتحال آپ کے علم میں ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پرنسپل صاحب سے دریافت فرمایا کہ آج کل دن لمبے ہیں ان کو کتنے گھنٹے رات کو سونے کا وقت ملتا ہے یا دن کو بھی دیتے ہیں۔پرنسپل صاحب نے بتایا کہ دن میں بھی سونے کا وقت نکال لیتے ہیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا اپنی نیند بے شک پانچ گھنٹے رکھیں۔آپ اپنی نیند چھ گھنٹے بھی رکھ لیں لیکن اس طرح تقسیم کریں کہ آپ ہر وقت Fresh رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کی جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں اور رخصتوں کے دوران ان کے وقف عارضی کے پروگراموں کے بارہ میں رپورٹ حاصل کی اور فرمایا جامعہ یوکے میں جو جرمنی کے طلباء ہیں وہ بھی یہاں آجاتے ہیں۔ وقف عارضی کرتے ہیں۔ان کی رپورٹس تو مجھے ملتی ہیں۔

مکرم مرزا محمد دین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر وقف عارضی و تعلیم القرآن ربوہ بھی اس مجلس میں موجود تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان میں وقف عارضی کرنے والوں کی تعداد اور اس میں اضافہ اور ان سے رپورٹس کے حصول کے طریق کار اور اس تعلق میں مختلف انتظامی امور کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے فرمایا اگر وقف عارضی کرنے والوں کی تعداد چھ سات ہزار ہے تو پھر ٹھیک ہے۔حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش ہوئی کہ وقف عارضی کرنے والوں میں زیادہ تر مستورات ہیں اور انصار کی تعداد خدام سے زیادہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا خدام بھی پیدا کریں۔اصل تو خدام ہیں۔مجھے یاد ہے جب یہ سکیم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے شروع کی تھی تو خدام بہت جذبہ سے جایا کرتے تھے۔اور یہ بھی ہوتا تھا کہ جو پانچ سال لگاتار چلا جائے اس کو ایک سرٹیفکیٹ ایشو ہوتا تھا۔

حضور انور نے جماعت جرمنی میں بھی وقف عارضی کے پروگرام کا جائزہ لیا۔

حضور انور نے فرمایا: واقفین عارضی بھی کافی کام کرتے ہیں۔ یہاں کا تو مجھے پتہ نہیں لیکن یوکے سے جو طلباء جرمنی آکر وقف عارضی کرتے ہیں تو یہاں کی جماعتوں اور لوگوں کی طرف سے جو رپورٹس آتی ہیں ان کو تو کافی فائدہ ہوتا ہے۔ واقفین عارضی سے اچھا استفادہ کرتے ہیں۔ایک وقت میں اس پر زور نہیں دیا جاتا تھا لیکن جب پھر مَیں نے کہا زور دوبارہ دینا شروع کریں۔کوئی فائدہ ہی ہوتا ہے۔وہ بات ٹھیک ہے کہ دعوت الی اللہ کے داعیین کا پروگرام بھی ساتھ ساتھ چلتا ہے لیکن وہاں بھی صرف تعداد لکھی جاتی ہے اور اس میں بھی لوگ معین طور پر حصہ نہیں لے رہے ہوتے۔

حضور انور نے فرمایا: وقف عارضی کے نظام کو اگر فعال کر دیں تو کم از کم ہر ایک کے لئے سال میں دو ہفتے تو معین آپ کے ہو جاتے ہیں۔

نو بج کر دس منٹ پر یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء جامعہ احمدیہ اور اساتذہ کو شرف مصافحہ بخشا۔بعد ازاں طلباء نے کلاس وائز اور اساتذہ کرام نے گروپ کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

20/جون بروز سوموار 2011ء:

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ پروگرام کے مطابق گیارہ بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز سے ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔آج 49 فیملیز کے 163 افراد اور اس کے علاوہ 35 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

آج ملاقات کا شرف پانے والوں میں فرینکفرٹ اور اردگرد کی جماعتوں کے علاوہ جرمنی کی مختلف جماعتوں Waiblingen, Elwangen, Gagenau, Boblingen, Bietigheim, Goppingen اور باہر کے ممالک ماریشس، پاکستان اور آسٹریلیا کے افراد بھی شامل تھے۔

بیت السبوح کے مختلف دفاتر کا وِزٹ

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں جماعت جرمنی کے مختلف مرکزی دفاتر کا وزٹ فرمایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت امیر صاحب جرمنی، جنرل سیکرٹری صاحب اور شعبہ جائیداد اور شعبہ تبلیغ کے دفتر میں تشریف لے گئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ضیافت، کچن کا معائنہ فرمایا اور وہاں کام کرنے والے کارکنان کو ازراہ شفقت شرف مصافحہ سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ MTA کے شعبہ میں بھی تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔ جامعہ جرمنی کے دو طلباء یہاں ڈیوٹی دے رہے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب (نیشنل سیکرٹری امور عامہ) سے جو اس دوران وہاں موجود تھے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جامعہ کے طلباء کو سخت ڈیوٹی دی جائے مثلاً ضیافت میں تا کہ ان کو شروع سے ہی سخت محنت کرنے کی عادت ہو۔

ان مختلف دفاتر کے وزٹ کے بعد دو بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

NIDDA میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

آج پروگرام کے مطابق Nidda کے علاقہ میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد بیت الامن کے افتتاح کا پروگرام تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے چار بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور Nidda کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح سے Nidda کا فاصلہ 63 کلو میٹر ہے۔

Nidda میں جماعت احمدیہ کا قیام 1991ء میں عمل میں آیا اور بہت لمبے عرصے تک مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی شوریٰ، انصار اللہ کا نیشنل اجتماع اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا نیشنل اجتماع Nidda میں منعقد ہوتے رہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک دورہ کے دوران یہاں تشریف لائے اور ایک تبلیغی میٹنگ کا انعقاد ہوا۔

پچاس منٹ کے سفر کے بعد پانچ بج کر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الامن Nidda میں تشریف آوری ہوئی۔احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں نے بڑے والہانہ طریق سے پُر جوش نعروں اور دعائیہ خیر مقدمی کلمات سے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔بچے اور بچیاں اپنے ہاتھوں میں جرمنی کا قومی پرچم لئے دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کر رہی تھیں۔ جہاں احباب نعرے بلند کر رہے تھے وہاں خواتین اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے شرف زیارت کی سعادت پا رہی تھیں۔آج یہ جماعت بہت خوش نصیب تھی اور یہاں کا ہر مکین بہت خوش تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک قدم پہلی بار اس سرزمین پر پڑے ہیں اور حضور انور کا بابرکت وجود اُن میں موجود ہے۔ایک عید کا سماں تھا۔آج کا دن ایسا بابرکت اور تاریخی دن تھا جو اُن کی زندگیوں میں پہلی بار آیا تھا۔بعض دن قوموں کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔آج کا دن اِس جماعت کے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے جس کے نتیجہ میں یہاں کی جماعت ترقیات کے ایک نئے دور میں داخل ہوئی ہے اور انشاء اللہ العزیز اب عظیم الشان کامیابیاں اُن کے قدم چومیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی گاڑی سے باہر تشریف لائے صدر جماعت Nidda مکرم شبیر احمد صاحب اور ریجنل امیر مظفر احمد ظفر صاحب اور مبلغ سلسلہ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔

مسجد بیت الامن کا افتتاح

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور ساڑھے پانچ بجے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور اس کے ساتھ ہی مسجد بیت الامن کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

بعدازاں مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم آفتاب اسلم صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ ندیم احمد صاحب اور جرمن ترجمہ عرفان بٹ صاحب نے پیش کیا۔

اس تقریب میں علاقہ کے میئر اور بعض دوسرے جرمن مہمانوں نے بھی شرکت کی۔

امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ Nidda کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ نئے سال کے آغاز پر نماز تہجد ادا کرنا اور اس کے بعد وقار عمل کرنے کی سکیم کا آغاز 1993ء میں Nidda سے ہی ہوا تھا اور آج پورے جرمنی میں نئے سال کے موقع پر وقار عمل کا پروگرام ہوتا ہے۔

مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے رپورٹ پیش کرتے ہوئے امیر صاحب نے بتایا کہ یہ پلاٹ جس کا رقبہ 2179 مربع میٹر ہے اس جگہ کو ایک لاکھ 56 ہزار یورو میں 2007ء میں خریدا گیا۔ یہ مسجد Hessen-Mitte کے ریجن کی پہلی مسجد ہے اور یہاں جماعت کا رابطہ مقامی انتظامیہ اور علاقے کے عہدیداران سے بہت اچھا ہے۔ اس مسجد کی انتظامیہ اور کونسل نے مسجد کی تعمیر میں بہت مدد اور بہت تعاون کیا ہے۔ باوجود اس کے کہ نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے ممبران نے مسجد کی تعمیر کی مخالفت کی تھی۔

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد علاقہ کے میئر Hans-Peter Seum نے اپنا مختصر ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ پہلے تو مَیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکر گزار ہوں کہ آپ ادھر Nidda میں تشریف لائے۔ مَیں آج اس موقع پر آپ کو اور آپ کی جماعت کو بہت مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس مسجد کی تعمیر پر آپ سب کو مبارک ہو۔ میری خواہش ہے کہ ہم سب کا تعلق اسی طرح ہی رہے اور ہر تکلیف سے ہم دور رہیں۔ ایک بار پھر میری طرف سے اور تمام کونسل کی طرف سے مسجد کے افتتاح کے لئے مبارکباد قبول فرمائیں۔

بعد ازاں میئر نے حضور انور کی خدمت میں اپنی کونسل کی طرف سے ایک تحفہ پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت میئر کو تحفہ عطا فرمایا۔

میئر کے اس مختصر ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا مکمل متن پیش ہے:

متن خطاب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ
برموقع افتتاح مسجد بیت الامن، Nidda

تشہد و تعوذ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"الحمد للہ کہ اس چھوٹے سے خوبصورت شہر میں اور اس خوبصورت علاقہ میں جماعت احمدیہ کو ایک خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق ملی۔ مساجد تو جماعت احمدیہ ہر جگہ بنانے کی کوشش کرتی ہے جہاں بھی جماعت موجود ہے۔ بشرطیکہ اس علاقہ کے لوگ تعاون کریں۔ اور جیسا کہ امیر صاحب نے ذکر کیا باوجود یہاں مخالفت کے علاقہ کی اکثریت نے اور جو میئر تھیں اس زمانہ کی انہوں نے خاص تعاون کیا اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو توفیق دی کہ یہ جگہ خرید کر یہاں مسجد بنائیں۔

عموماً مسلمانوں کا جو شدّت پسندی کا تصور قائم ہو گیا ہے، خاص طور پر مغرب کے لوگوں میں، اس کی وجہ سے عموماً لوگوں کی اکثریت مغرب میں بڑی سخت اس بات کی مخالفت کرتی ہے کہ مسلمانوں کا کوئی مرکز اس علاقہ میں قائم ہو۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام وہ مذہب ہے جو امن اور سلامتی، محبت اور بھائی چارے کا پیغام دینے والا ہے۔ اور حقیقی اسلام پر جو لوگ عمل کر رہے ہیں ان میں یہ نمونے نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جس نے اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا جن کا پیغام یہ ہے کہ مَیں دو باتوں کی طرف شدت سے توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ ایک یہ کہ بندہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور جب انسان میں خدا تعالیٰ کی پہچان ہوگی تو پھر اس کی مخلوق کی بھی پہچان ہوگی اور جب مخلوق کی بھی پہچان ہوگی تو دوسرا کام یہ ہے کہ پھر بندہ، بندے کے حقوق ادا کرے۔ قطع نظر اس کے کہ کس کا کیا مذہب ہے، کس کی کیا قومیت ہے، کس کا کیا status ہے، ایک دوسرے کی عزت اور تکریم اور محبت اور پیار کا سلوک کیا جائے۔ یہ ہے وہ تعلیم جس کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور یہ وہ تعلیم ہے جو اسلام کی حقیقی تعلیم ہے۔

پس یہ وہ تعلیم ہے جس کو، جہاں بھی احمدی موجود ہے، پھیلانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جب مسجد بن جاتی ہے اس علاقہ میں لوگوں کی اس طرف نظر ہو جاتی ہے، خاص توجہ پیدا ہوتی ہے تو پھر اس پیغام کو پھیلانے کے لئے مزید شدت بھی پیدا ہوتی ہے یا ہونی چاہئے۔ ایک احمدی کا ایک خاص طرّہ امتیاز ہونا چاہئے، ایک خاص امتیازی نشان ہونا چاہئے کہ وہ پھر اس پیغام کو جو بندہ کو خدا سے ملانے کا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا پیغام ہے وسیع طور پر پھیلائے اور کوئی ایسا عمل کسی احمدی سے سرزد نہ ہو نہ اس مسجد کے اندر، نہ اس مسجد سے باہر، نہ اس علاقہ میں، نہ اس شہر میں جو اسلام اور احمدیت کو بدنام کرنے والا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں بھی احمدی آباد ہوں علاقہ کے لوگ یہ گواہی دیں کہ احمدی جو ہیں عموماً پیار، محبت اور بھائی چارے کو پھیلانے والے ہیں۔ اور یہ خوبصورت تعلیم ہے اور یہ خوبصورتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں پیدا کی چاہے وہ دنیا کے کسی کونہ میں بھی بس رہی ہو۔

افریقہ میں ہمارے ایک احمدی سیاستدان ہیں، Member of Parliament بھی رہتے ہیں اور وزیر بھی بنتے ہیں وہاں ایک دفعہ یہ ذکر ہو رہا تھا غانا (مغربی افریقہ) میں مسلمانوں کی تعداد جو west coast کا علاقہ ہے وہاں کم ہے۔ بارہ پندرہ پرسینٹ ہے، یہ بحث ہو رہی تھی کہ ہمارے جو جرائم ہیں، اکثر جرائم پیشہ بظاہر مسلمانوں میں سے ہیں اور ایک کمیٹی اس کے لئے حکومت نے بنائی جو یہ غور کرے، جائزہ لے کہ واقعی یہ حقیقت ہے یا نہیں۔ تو ہمارے یہ منسٹر جو ہیں، اس کمیٹی کے ممبر تھے، انہوں نے مجھے خود بتایا کہ میں نے اس کمیٹی سے کہا کہ یہ تو مجھے نہیں پتہ کہ مسلمان جرائم پیشہ زیادہ ہیں کہ نہیں لیکن یہ میں تمہیں گارنٹی دیتا ہوں کہ جو جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکا ہے اور اس ملک میں آباد ہے، چاہے وہ گھانین ہے یا کسی اور ملک سے آکر یہاں آباد ہے وہ ان جرائم میں نہیں ملوث ہوگا۔ چنانچہ اس کمیٹی افسر نے جیل خانہ جات کا جو ڈائرکٹر جنرل تھا اس کو کہا کہ جائزہ لے کر رپورٹ پیش کریں۔ تو یہ تو حقیقت تھی کہ جرائم میں مسلمان عیسائیوں کی نسبت زیادہ ملوث تھے، کم از کم جیلوں میں تھے، لیکن یہ جو انہوں نے چیلنج کیا تھا کہ ہماری وہاں بہت بڑی تعداد ہے احمدیوں کی اس میں سے ایک بھی جرائم پیشہ احمدی نہیں ہوگا، وہ صحیح ثابت ہوئی۔

تو یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی اور یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جس کا دنیا میں ہر جگہ احمدی سے اظہار ہوتا ہے اور یہ احمدی کا امتیازی نشان ہے۔

امریکہ کے کونسل جنرل تھے Strasbourg ان کو مَیں نے کہا یہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے ہیں کہ دنیا میں کہیں بھی چلے جائیں کسی بھی قوم کا احمدی ہو اس کا ایک بنیادی کردار ہے کہ وہ امن پسند ہے، محبت کو پھیلانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب لانے والا ہے۔ پس یہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں، ہر قوم میں پیدا کیا۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگر ہم دنیا کے 198 ممالک میں ہیں اور کروڑوں میں ہیں تو یہ بنیادی امتیاز ہے ہر احمدی کا اور اس امتیاز کو ہر احمدی نے جو یہاں رہتا ہے قائم رکھنا ہے اور اس کا اظہار کرنا ہے تاکہ ان لوگوں کے دلوں میں جو بھی شکوک شبہات ہیں وہ دور ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت بڑی خوش خبریاں دی ہوئی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس محبت اور امن کے پیغام نے دنیا میں پھیلنا ہے اور لوگوں نے اسلام کی حقیقت کو سمجھ کر اس کی آغوش میں آنا ہے۔

ایک فارسی الہام ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ 'امن است در مکان محبت سرائے ما'۔ کہ ہمارا محبت کا گھر امن کا گھر ہے۔ یہ پیغام آپ نے اس علاقہ میں پھیلانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس تسلسل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس الہام کا ذکر فرمایا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام ہے۔ ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام ہے کہ میرا گھر جہاں بھی بنے گا وہ محبت کا گھر اور امن کا گھر ہے اور دوسرا یہ جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں گرفتار ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا اظہار کرے گا وہ امن اور صلح اور آشتی کے حصار میں آجائے گا۔ پس یہ ایک احمدی کا کردار ہونا چاہئے جس کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ وَمَعَ کُلِّ مَنْ اَحَبَّکَ کہ میں تیرے ساتھ ہوں، تیرے اہل کے ساتھ ہوں اور ہر اس شخص کے ساتھ ہوں جو تجھ سے محبت رکھتا ہے۔ تو یہ اعزاز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پیغام آگے ہمیں پہنچایا کہ مجھ سے محبت کرو تو اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھو اور جب اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا ہوگی تو یہ گھر جو اللہ تعالیٰ کے وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں رکھتے ہوئے اس کے حضور سجدہ ریز ہونے کے لئے آتے ہیں وہ ہمیشہ امن میں رہیں گے۔ اور یہ اعزاز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیوں ملا؟ اس لئے کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ فرشتوں نے کہا کہ مجھے اس لئے اعزاز دینا چاہتے ہیں کہ فرشتوں کہ یہ الفاظ تھے کہ ھٰذَا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ یہ وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ پس جب اللہ کے رسول سے آپ نے محبت کی تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز دیا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اب تیرے سے محبت کرنے والوں کے ساتھ رہوں گا۔

پس جو آپ سے محبت کرنے والے ہیں وہ کبھی اسلام کی غلط تصویر دنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکتے۔ وہ جب مسجد میں آئیں گے تو خدا تعالیٰ کی خالص محبت دل میں لے کر آئیں گے۔ سجدہ کریں گے تو خالص اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کریں گے۔ اور پھر آپس میں بھی محبت اور پیار سے رہنے والے ہوں گے اور اپنے علاقہ میں بھی محبت، امن، صلح اور آشتی کا پیغام پہنچانے والے ہوں گے۔

پس یہ چیز ہے جو ہر احمدی کو جو اس علاقہ میں رہتا ہے، اس کا اظہار پہلے سے بڑھ کر کرنا چاہئے تاکہ اگر کوئی بھی شخص ایسا ہے جس کے دل میں کچھ شکوک وشبہات باقی رہ گئے ہیں گو کہ امیر صاحب کے بقول ٹاؤن کے لوگوں نے ان لوگوں کو نکال دیا یا اُن کو اپنے سے علیحدہ کر دیا یا ان کی طرف سے بیزاری کا اظہار کیا لیکن اگر کوئی ہے تب بھی، اگر ہمارے عمل ہمارے ہر مرد، عورت، بچے کے اندر ایسے ہوں گے جو امن، محبت اور پیار کا پیغام دینے والے ہوں گے اس علاقہ میں بھی اور آپس میں بھی تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ یہ لوگ مزید آپ کے قریب آئیں گے، مزید آپ کو دیکھیں گے اور وہ محبت کا پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے تھے اس علاقہ میں پھیلے گا اور اس محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کے وارث بنیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ہر اس شخص کے ساتھ ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو جائے اس کو دنیا اور آخرت کی حسنات مل جاتی ہیں۔

یہ مقصد ہے مساجد کا کہ اس کے اندر بھی عبادات کے معیار قائم ہوں اور اس کے باہر بھی اعلیٰ اخلاق، محبت، پیار اور امن اور صلح کے معیار قائم ہوں۔ اللہ کرے کہ ہم یہ معیار قائم کرنے والے بنیں اور اس علاقہ میں احمدیت اور اسلام کا صحیح اور حقیقی پیغام پہنچانے والے ہوں۔ اب دعا کرلیں۔"

چنانچہ سوا چھ بجے یہ تقریب دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں اخروٹ کا ایک پودا لگایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے اپنے پیارے آقا کی زیارت کی سعادت پائی اور بچیوں نے اس موقعہ پر دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس تقریب میں شامل جرمن مہمانوں کے لئے ایک علیحدہ کمرہ میں چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان مہمانوں کو بھی شرف ملاقات بخشا۔

باری باری سب مہمانوں نے اپنا تعارف کروایا۔ ان مہمانوں کا تعلق یہاں شہر Nidda کی حکومتی انتظامیہ سے تھا۔ ان میں شہر کی پارلیمنٹ کے ممبر بھی تھے، پروٹسٹنٹ چرچ کے نمائندے بھی تھے، کلچرل منسٹری سے تعلق رکھنے والے نمائندے بھی تھے، علاقہ کے میئر بھی تھے۔ یہاں کی اکانومک آرگنائزیشن کے نمائندے بھی تھے۔ اسی طرح بعض کا تعلق دوسرے شعبوں سے تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب کا حال دریافت فرمایا۔

کلچرل منسٹری سے تعلق رکھنے والے نمائندہ نے بتایا کہ ہم اپنے سکولوں میں مذہب اسلام کے بارہ میں پڑھانے کے لئے ایک مذہبی نصاب تیار کر رہے ہیں جس

باقی صفحہ نمبر4 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحبؓ (آف قلعہ کالروالا)

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 20 اپریل 2009ء میں حضرت چوہدری عبد اللہ خان صاحبؓ آف قلعہ کالروالا سے متعلق ایک مضمون مکرم نوید احمد منگلا صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت چوہدری عبداللہ خاں صاحبؓ 1890ء میں قلعہ کالروالا (سابق قلعہ صوبہ سنگھ) میں پیدا ہوئے اور مڈل تک تعلیم مقامی سکول میں حاصل کی پھر پٹوار کی تعلیم حاصل کر کے پٹواری بن گئے۔

آپ کی بیعت کا واقعہ یوں ہے کہ 1901ء میں جب آپ نماز جمعہ پڑھنے مسجد گئے تو وہاں پر حضرت مولوی فضل کریم صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا اعلان فرمایا اس پر لوگ انہیں گالیاں دیتے ہوئے وہاں سے چلے گئے اور صرف عبداللہ خاں صاحبؓ وہاں موجود رہے جن کی عمر اُس وقت 11 سال تھی۔ اُسی روز آپ نے تحریری بیعت کرلی اور دستی بیعت کا شرف 1904ء میں قادیان جاکر حاصل کیا۔

آپ کا تعلق ضلع سیالکوٹ کے ایک معزز ’’بھلی‘‘ خاندان سے تھا۔ آپ نہایت مخلص، دعاگو اور سلسلہ کے بزرگ فدائی احمدی تھے اور خلافت سے عشق کی حد تک محبت کرنے والے تھے۔ آپ اپنے علاقہ میں بہت اثر ورسوخ رکھتے تھے اور لوگ آپ پر اعتماد کرتے اور اپنے جھگڑوں کے فیصلے آپ سے کروایا کرتے تھے۔ آپ اپنے علاقہ کے سرپنچ بھی رہے اور کئی ممبر آپ کے ماتحت تھے جو لوگوں کے فیصلے کیا کرتے تھے۔ آپ نہایت روشن دماغ بزرگ تھے اور بہترین اردو بولتے تھے۔ چنانچہ لوگ آپ کو بابا اردو خان بھی کہتے تھے۔

حضرت چودھری صاحبؓ کو ساری عمر جماعتی خدمات کی بھی توفیق ملی۔ تاحیات اپنی جماعت کے صدر رہے۔ گھٹیالیاں کالج کی تعمیر آپ کے ذریعہ مکمل ہوئی۔ آپ کو گھڑسواری کا بہت شوق تھا اور نہایت اچھی قسم کی گھوڑی اپنے پاس رکھتے تھے۔ اس وجہ سے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی شفقت کے مورد بنتے رہے۔

آپ ایک ہر دلعزیز شخصیت اور نہایت دیانتدار انسان تھے۔ پٹواری ہونے کی وجہ سے تعلقات کا دائرہ بہت وسیع تھا چنانچہ تبلیغ خوب کرتے۔ خدمت خلق بھی بہت کی۔ اپنی اراضی دے کر ہسپتال اور ایک مویشی ہسپتال تعمیر کروایا۔ بہت سے یتیموں، رشتہ داروں اور غیروں کی پرورش کی اور کئی بیواؤں کی خبرگیری کرتے تھے۔ کئی رشتے کروائے اور ذاتی مدد دے کر ان کی شادیاں بھی کروائیں۔ آپ اپنے علاقہ کے بہترین سماجی کارکن تھے اور گاؤں میں ساری رات جلنے والی روشنی کا بھی انتظام کیا تھا۔

حضرت چودھری صاحبؓ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا: ’’وہ صحابی تھے اور بہت ہی فدائی اور عاشق انسان تھے زندگی کا اکثر حصہ وہی جماعت کے امیر رہے اور گھٹیالیاں کالج بنانے میں بھی انہوں نے بڑی محنت کی یہ اس دور کے لوگ ہیں جن میں پٹواریوں میں ولی پیدا ہونا بہت شاذ کی بات ہوا کرتی تھی لیکن حضرت مسیح موعودؑ کا یہ بھی ایک نشان ہے کہ پٹوارخانوں سے اولیاء پیدا کردیئے۔‘‘

آپ کو خداتعالیٰ نے چار بیٹیوں سے نوازا۔ جبکہ آپ کے چھ بیٹے چھوٹی عمر میں وفات پاگئے لیکن آپ ایسے کامل الایمان اور متوکل تھے کہ انتہائی صبر کا نمونہ دکھایا۔ ایک بار آپؓ نے حضرت مصلح موعودؓ سے عرض کیا کہ اگر میرا کوئی بیٹا ہوتا تو اُسے دین کی خدمت کے لئے وقف کرتا۔ اس پر حضورؓ نے فرمایا کہ آپ اپنی کسی بیٹی کی شادی واقف زندگی سے کردیں اس طرح آپ کی خواہش بھی پوری ہوجائے گی۔ چنانچہ آپؓ نے اپنی بیٹی فاطمہ بیگم صاحبہ کی شادی مکرم محمود احمد چیمہ صاحب مرحوم (سابق مبلغ انڈونیشیا) کے ساتھ کردی۔ فاطمہ بیگم صاحبہ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا کہ ’’وہ ایک بہت ہی فدائی اور غیر معمولی صابرہ واقف زندگی عورت تھیں۔ خاوند نے وقف کیا شادی کے اکتالیس سال کے عرصے میں سے صرف گیارہ سال اکٹھے رہنا نصیب ہوا اور تیس سال جدا رہے۔...... اس کو وقف کہتے ہیں خاوند نے وقف کیا اور کامل وفا کے ساتھ بیوی نے اپنی زندگی کی ساری جوانی دین کے حضور پیش کردی سارے دکھ خود اٹھائے اور خاوند کو بےفکر کرکے دین میں چھوڑ دیا۔‘‘

حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحبؓ کو بھی طاعون کے زمانہ میں طاعون کا پھوڑا نکل آیا۔ اس پر لوگ آپ کو چارپائی پر گاؤں کے باہر چھوڑ آئے۔ پھر صبح یہ سوچ کر آپ کی طرف گئے کہ اب تک آپ مر چکے ہوں گے لیکن دیکھا کہ آپ زندہ سلامت تھے۔ آپؓ نے بتایا کہ رات کو میرے پاس حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے تھے اور انہوں نے مجھے تھپکی دی اور فرمایا ’’عبداللہ خاں تم طاعون سے نہیں مروگے‘‘۔ چنانچہ آپؓ کی ذات خداتعالیٰ کی ہستی کا ایک زندہ نشان تھی۔

آپؓ کا معمول تھا کہ رات سونے سے قبل اپنے کمرہ میں رکھے لکڑی کے بورڈ پر اگلے دن کا پروگرام لکھا کرتے تھے۔ وفات سے ایک روز قبل آپؓ نے وہاں لکھا کہ ’’11 نومبر کو میں ربوہ جاؤں گا‘‘۔ چنانچہ 11 نومبر 1972ء کو آپ کی وفات ہوئی اور اسی دن جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعدازاں آپ کو قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کردیا گیا۔

محترمہ رفیعہ بیگم صاحبہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 26 مارچ 2009ء میں مکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب نے اپنی اہلیہ محترمہ رفیعہ بیگم صاحبہ کا ذکرخیر کیا ہے۔

میری والدہ محترمہ 13/ اپریل 1976ء کو وفات پاگئیں اور اہلیہ مکرمہ شمیم سرور صاحبہ تین چھوٹے بچے چھوڑ کر 30/ اکتوبر 1976ء کو صرف تیس سال کی عمر میں اچانک وفات پاگئیں۔ دونوں کی نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ازراہ شفقت پڑھائی۔ پھر حضورؒ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے رشتہ کے سامان پیدا فرمائے اور مکرمہ رفیعہ بیگم صاحبہ سے رشتہ طے ہوجانے کے بعد حضورؒ نے ہمارے نکاح کا اعلان 12 فروری 1979ء کو فرمایا۔ مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت ضلع شیخوپورہ نے تمام معاملات طے کرنے میں بہت احسان کیا اور میرے سسر مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب سے تمام امور طے کئے۔ پھر 10/ اپریل 1979ء کو شادی ہوئی اور اس طرح میرے بکھرے ہوئے گھر میں امن وسکون پیدا ہوگیا۔

محترمہ رفیعہ بیگم ایک صابرہ، شاکرہ اور قناعت پسند خاتون تھی۔ قرآن کریم سے عشق تھا اور اس کی تلاوت خوش الحانی اور سوز سے کرتی تھی جس کا سننے والے کے دل پر اثر ہوتا تھا۔ عموماً دس دن میں ایک دَور مکمل کرلیتیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجدگزار اور دعاگو تھی۔ اس کے بعض قریبی عزیز جب اپنی سیاسی اغراض کی وجہ سے جماعت کے مخالف ہوگئے تو اُن کا گھر میں داخلہ بند کردیا تاکہ بچے ان کے بداثرات سے محفوظ رہیں۔ میرا زیادہ وقت بحیثیت ناظم انصاراللہ ضلع اکثر گھر سے باہر گزرتا لیکن اس نے نہایت سلیقہ اور قناعت سے گھر کا نظام چلایا جس کی وجہ سے مجھے جماعتی امور کی انجام دہی میں کبھی پریشانی نہیں آئی۔ جماعتی کارکنوں، مہمانوں اور ضرورتمندوں کے لئے اور ان کی بےوقت آمد پر مجھے کوئی پریشانی لاحق نہ ہوتی تھی۔

اُس کی خلافت سے بھی گہری وابستگی تھی۔ خلیفہ وقت اور جماعت کی حفاظت وسلامتی کے لئے دعا کرنا اور MTA دیکھنا مشغلہ تھا۔ جماعتی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جماعتی اجلاسات کو اپنے گھر میں کرانا، دعوتوں کا اہتمام کرنا، حاجتمندوں کو کپڑے دینا اور خدمت کرنے والیوں کو باقاعدگی سے کھانا کھلانا نیز سال میں دو دفعہ زیارت مرکز کے لئے جانا اور ربوہ میں عزیز واقارب کی بجائے دارالضیافت میں رہائش کو ترجیح دینا اُن کی عادت تھی۔

2004ء میں چھاتی کے کینسر میں مبتلا ہوکر 2 ستمبر 2007ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ ان کے بطن سے تین لڑکے اور چار لڑکیاں پیدا ہوئیں۔

مکرم ملک محمد احمد صاحب آف دوالمیال

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 10/ اپریل 2009ء میں مکرم ملک محمد احمد صاحب آف دوالمیال کا ذکرخیر مکرم ریاض احمد ملک صاحب کے قلم سے شائع ہوا ہے۔

مکرم ملک محمد احمد صاحب ولد صوبیدار میجر راجولی صاحب دوالمیال میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدین اور دادا مکرم اللہ دتہ صاحب مخلص احمدی تھے۔ آپ نے بھی خود کو ہمیشہ جماعت کی خدمت سے منسلک رکھا اور ایک خادم کی حیثیت سے حتی المقدور خدمت کی۔ انگلینڈ میں بھی نہایت اخلاص کے ساتھ جماعت کی خدمت کرتے رہے۔ آپ ایک دلیر احمدی تھے۔ 1958ء سے انگلینڈ چلے گئے اور پولیس میں ملازمت کرلی۔ نہایت ملنسار، ہنس مکھ، خداترس اور خدمت خلق کے جذبے سے سرشار تھے۔ آپ کو خدمت خلق کا جذبہ وراثت میں ملا تھا۔ آپ نے 1969ء میں احمدیہ مسجد دوالمیال کو لاؤڈسپیکر عطیہ کے طور پر دیا تھا اور یہ اس علاقہ میں کسی مسجد میں لگنے والا پہلا لاؤڈسپیکر تھا۔ یہ لاؤڈسپیکر بیٹری پر چلتا تھا۔ کیونکہ اس وقت تک اس علاقہ کو بجلی کی سہولت نہیں ملی تھی۔

آپ اپنے بچے کی شادی کے سلسلہ میں انگلینڈ سے اپنی فیملی کے ساتھ دوالمیال آرہے تھے کہ اچانک راولپنڈی پہنچنے پر دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ کو دوالمیال کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کردیا گیا۔ آپ کے لواحقین میں بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اور ایک لڑکی شامل ہیں۔

مکرمی چوہدری محمد حسین صاحب واہلہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 13/ اپریل 2009ء میں مکرم چوہدری محمد حسین صاحب واہلہ کی یاد میں مکرم ماسٹر برکت علی صاحب کا مضمون شامل اشاعت ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کی مکرم واہلہ صاحب سے ملاقات میانوالی میں ہوئی تھی جہاں آپ ضلع میں بطور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز برائے صحت وتعلیم جسمانی تعینات تھے۔ خاکسار گورنمنٹ ہائی سکول میانوالی میں بحیثیت PTI کام کر رہا تھا۔ واہلہ صاحب کی جوانی کا دور تقویٰ سے مزین تھا۔ جماعت کے ساتھ والہانہ عقیدت تھی۔ اس زمانہ میں بھی نمازوں اور چندوں میں باقاعدگی تھی جو آخر دم تک قائم رہی۔ آپ نے پنشن پانے کے بعد ربوہ میں سکونت اختیار کرلی۔ آپ کو احمدیت سے والہانہ لگاؤ تھا اور محلّہ کے سیکرٹری امور عامہ اور دارالقضاء میں قاضی اول کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نمازیں باجماعت مسجد میں ادا کرنے کے عادی تھے۔ طبیعت میں شگفتگی اور چہرہ پر مسکراہٹ رہتی تھی۔ ہمدرد اور ملنسار دوست تھے۔ ہمیشہ صائب مشورہ دیتے تھے۔ اگر کوئی دوست دادرسی کے لئے آتا تو اسی وقت بلا کسی تردد کے اس کی دلجوئی کے لئے ساتھ چل پڑتے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 17 نومبر 2008ء میں مکرم انور ندیم علوی صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

پل میں ٹوٹا حجاب اشکوں کا
ایک دریا ہے ، آب اشکوں کا
باریابی کا اذن ملنے تک
بند کرنا نہ باب اشکوں کا
آگ نمرود کی ، مقابل ہے
چشمِ پُرنم ، سحاب اشکوں کا
نام اپنے ہی کیوں لکھا تم نے
زندگی! انتساب اشکوں کا

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 7 نومبر 2008ء میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔

خدا کی راہ میں جو جاں نثار کرتے ہیں
ملائکہ بھی انہیں دل سے پیار کرتے ہیں
قیام ہوتا ہے ان کا خدا کی جنت میں
خدا کا ذکر وہ لیل و نہار کرتے ہیں
رضائے باری تعالیٰ ہے مال وزران کا
ہمارے دل انہیں زندہ شمار کرتے ہیں
بروزِ حشر تو ہوگا لہو لہو کا حساب
اسی یقین پہ صبر و قرار کرتے ہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

26th August 2011 – 1st September 2011

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 26th August 2011

00:25	MTA World News
01:00	Darsul Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th February 1995.
02:40	Seerat Sahaba Rasool: a programme on the companions of the Holy Prophet Muhammad (saw).
03:40	Tilawat: by Hani Tahir.
04:40	Journey of Khilafat
05:25	Qur'anic Archaeology: a programme exploring Islamic culture and archaeology.
06:05	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
06:55	Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
07:05	Historic Facts
07:40	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:50	Siraiki Service
09:10	Indonesian Service
10:15	Darsul Qur'an: rec. on 13th February 1995.
12:00	Live Friday Sermon: delivered by Huzoor from Baitul Futuh Mosque.
13:10	Tilawat
13:20	Dar-e-Hadith
13:30	Zinda Log: a programme on the martyrs of Ahmadiyyat.
14:10	Bengali Service
15:20	Real Talk: a talk show looking at issues affecting today's youth.
16:30	Friday Sermon [R]
17:45	MTA World News
18:00	Tilawat: by Hani Tahir.
19:20	Seerat-un-Nabi: a programme on the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
19:45	Fiq'ahi Masa'il: a discussion on issues related to Islamic jurisprudence.
20:25	Friday Sermon [R]
21:35	Darsul Qur'an [R]
23:10	Insight: recent news in the field of science.
23:25	Seerat-un-Nabi [R]
23:50	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.

Saturday 27th August 2011

00:45	Dars-e-Hadith
01:05	MTA World News
01:30	International Jama'at News
02:00	Darsul Qur'an: rec. on 13th February 1995.
03:50	Tilawat: by Hani Tahir.
04:10	Fiq'ahi Masa'il: a discussion on issues related to Islamic jurisprudence.
04:45	Friday Sermon: rec. on 26th August 2011.
06:05	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
06:45	Dars-e-Hadith
07:05	International Jama'at News
07:55	Shama'il-e-Nabwi: a programme on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw).
08:30	Friday Sermon [R]
09:50	Indonesian Service
11:00	Darsul Qur'an: rec. on 14th February 1995.
13:00	Tilawat
13:10	Zinda Log: a programme on the martyrs of Ahmadiyyat.
14:00	Bengali Service
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:20	Live Rah-e-Huda
17:55	Tilawat: by Hani Tahir.
19:10	MTA World News
19:30	Faith Matters: an English question and answer programme.
20:30	Yassarnal Qur'an: a programme teaching the correct pronunciation of the Holy Qur'an.
21:00	Darsul Qur'an [R]
22:40	Friday Sermon [R]

Sunday 28th August 2011

00:00	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
01:00	MTA World News
01:20	Darsul Qur'an: rec. on 14th February 1995.
02:45	Tilawat: by Hani Tahir.
03:50	Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
04:15	Friday Sermon: rec. on 26th August 2011.
05:30	Yassarnal Qur'an
06:05	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
06:55	Dars-e-Hadith
07:15	Yassarnal Qur'an: a programme teaching the correct pronunciation of the Holy Qur'an.
07:40	Beacon of Truth: a talk show exploring matters relating to Islam.
08:45	Faith Matters: an English question and answer programme.
09:55	Indonesian Service
11:00	Darsul Qur'an: rec. on 15th February 1995.
12:30	Tilawat
12:55	Bengali Service
14:00	Friday Sermon [R]
15:10	Importance of Ramadhan
15:50	Faith Matters [R]
16:55	Seerat Sahaba Rasool: a programme on the companions of the Holy Prophet Muhammad (saw).
17:55	MTA World News
18:10	Real Talk
19:20	Beacon of Truth [R]
20:25	Tilawat: by Hani Tahir.
21:20	Darsul Qur'an [R]
22:45	Friday Sermon [R]
23:50	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.

Monday 29th August 2011

00:45	MTA World News
01:00	Darsul Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 15th February 1995.
02:25	Seerat Sahaba Rasool
03:35	Tilawat: by Hani Tahir.
04:30	Friday Sermon: rec. on 26th August 2011.
05:30	Importance of Ramadhan
06:05	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
07:00	Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
07:15	International Jama'at News
07:50	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:00	Importance of Ramadhan
09:45	Indonesian Service
11:00	Darsul Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 16th February 1995.
12:10	Seerat-un-Nabi
13:00	Tilawat
13:30	Zinda Log
14:00	Bengali Service
15:15	Importance of Ramadhan [R]
16:00	Dars-e-Hadith [R]
16:20	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:20	Tilawat: by Hani Tahir.
19:30	Arabic Service
20:30	Liqa Ma'al Arab: a sitting of Arabic speaking friends and Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
21:30	Darsul Qur'an [R]
22:45	Ramadhan Programme
23:30	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.

Tuesday 30th August 2011

00:35	MTA World News
01:00	Darsul Qur'an: rec. on 16th February 1995.
02:10	Liqa Ma'al Arab
03:15	Dars-e-Hadith
03:35	Tilawat: by Hani Tahir.
04:40	Ramadhan Programme
05:25	Seerat-un-Nabi
06:00	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
07:00	Dars-e-Hadith
07:15	Insight: recent news in the field of science.
07:30	Importance of Ramadhan
08:05	Yassarnal Qur'an
08:35	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:45	Indonesian Service
11:00	Darsul Qur'an: rec. on 18th February 1995.
13:00	Tilawat
13:10	Dars-e-Hadith [R]
13:25	Zinda Log
14:00	Bengali Service
15:00	Majlis Ansarullah UK Ijtema: an address delivered by Huzoor, on 4th October 2009.
16:00	Rah-e-Huda: an interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community.
17:45	MTA World News
18:10	Beacon of Truth: a talk show exploring matters relating to Islam.
19:15	Tilawat: by Hani Tahir.
20:15	Arabic Service
21:15	Darsul Qur'an [R]
22:40	Real Talk: a talk show looking at issues affecting today's youth.
23:50	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.

Wednesday 31st August 2011

00:45	MTA World News
01:00	Darsul Qur'an: rec. on 18th February 1995.
02:35	Tilawat: by Hani Tahir.
03:30	Shama'il-e-Nabwi: a programme on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw).
04:00	Ramadhan Programme
04:20	Rah-e-Huda: an interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community.
06:05	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
07:00	Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
07:15	Dua-e-Mustaja'ab: a programme on the acceptance of the prayers of the Promised Messiah's companions.
07:55	Yassarnal Qur'an: a programme teaching the correct pronunciation of the Holy Qur'an.
08:25	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:35	Indonesian Service
10:40	Swahili Service
11:05	Tilawat
11:25	Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
12:00	Live Darsul Qur'an: from Fazl Mosque, London.
13:05	Friday Sermon: rec. on 25th November 2005.
14:15	Bengali Service
15:20	Dua-e-Mustaja'ab [R]
16:00	Seerat-un-Nabi
17:00	Live Fiq'ahi Masa'il
17:40	MTA World News
18:05	Tilawat: by Hani Tahir.
19:00	Dua-e-Mustaja'ab [R]
19:45	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
20:50	Darsul Qur'an [R]
22:45	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
23:45	MTA World News

Thursday 1st September 2011

00:05	Dars-e-Hadith
00:25	Fiq'ahi Masa'il
01:00	Liqa Ma'al Arab: rec. on 26th February 1998.
02:05	Darsul Qur'an: rec. on 31st August 2011.
03:55	Tilawat: by Hani Tahir.
05:00	Seerat-un-Nabi
06:00	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
06:20	Beacon of Truth
07:20	Fresh Savouries
07:55	Faith Matters
09:00	Live Eid Proceedings: from Baitul Futuh Mosque, London.
10:30	Live Eid-ul-Fitr Sermon: from Baitul Futuh Mosque, London.
12:00	Live Eid Intikhab-e-Sukhan
13:05	Bengali Service: Bengali translation of a Friday Sermon delivered on 26th August 2011.
14:10	Mosha'irah
15:35	Eid Milan Event
16:20	Eid Proceedings [R]
17:50	Eid-ul-Fitr Sermon [R]
19:20	Eid Intikhab-e-Sukhan [R]
20:30	Eid Milan Event [R]
21:10	Faith Matters [R]
22:20	Eid-ul-Fitr Sermon [R]
23:55	Eid Intikhab-e-Sukhan [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603

Fax: (020) 8544 7611

Email:alfazlint@alislam.org

Vol 18 Friday 19 August , 2011 Issue No. 33

مساجد چاہے چھوٹی ہوں یا بڑی ہوں اگر وہاں کے رہنے والوں، مسجد میں آنے والوں کے دلوں میں ایمان کی روشنی ہے تو مسجدوں کا جو نور ہے مسجد کے اندر بھی قائم ہوتا ہے اور علاقہ میں بھی پھیلتا ہے۔

اس مسجد نے اب اس شہر کی ہدایت کا انشاء اللہ تعالیٰ باعث بننا ہے۔ اور آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس ہدایت میں ایک کردار ادا کرنا ہے۔

(مسجد بیت الہادی Selingenstadt کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب)

جو اعتماد خلیفۂ وقت نے آپ پر کیا ہے اس پر پورا اتریں۔ جو عہد آپ نے خدا تعالیٰ سے باندھا ہے زندگی وقف کرنے کا اس کو پورا کریں۔

(طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی سے خطاب اور اہم نصائح)

جامعہ احمدیہ کے تدریسی اور انتظامی معاملات کا جائزہ اور اہم ہدایات۔ وقفِ عارضی کے نظام کو فعال کرنے کی طرف توجہ دینے کی تاکید۔

دنیا میں کہیں بھی چلے جائیں، کسی بھی قوم کا احمدی ہو اس کا ایک بنیادی کردار ہے کہ وہ امن پسند ہے، محبت کو پھیلانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب لانے والا ہے۔

یہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں ہر قوم میں پیدا کیا۔ اس امتیاز کو ہر احمدی نے جو یہاں رہتا ہے قائم رکھنا ہے اور اس کا اظہار کرنا ہے۔

(مسجد بیت الامن Nidda کے افتتاح کے موقع پر حضور انور کا خطاب)

علاقہ کے میئر اور دیگر معززین کی تقریب میں شمولیت۔

''ہم جرمنی کے دل میں جرمنوں کا دل جیتنے آئے ہیں۔ (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ) - ''ہمارے دل تو آپ پہلے ہی جیت چکے ہیں'' (جرمن مہمان کا بیساختہ اظہار)

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

بقیہ رپورٹ: 19/جون 2011ء

مسجد ''بیت الہادی'' کا افتتاح

آج Selingenstadt شہر میں نئی تعمیر ہونے والی ''مسجد بیت الہادی'' کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

چار بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور Selingenstadt شہر کی طرف روانگی ہوئی۔ ''بیت السبوح'' سے اس شہر کا فاصلہ 42 کلومیٹر ہے۔

پانچ بج کر دس منٹ پر مسجد بیت الہادی Selingenstadt میں حضور انور کی تشریف آوری ہوئی۔ جہاں مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ احباب جماعت نے اپنے ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے اور ہر طرف سے اھلاً وسھلاً و مرحبا کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ خواتین شرف زیارت حاصل کر کے تسکین قلب پا رہی تھیں۔ ایک طرف بڑے منظّم طریق سے، خوبصورت لباس پہنے ہوئے کھڑی بچیاں گروپس میں دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کر رہی تھیں۔ آج کا دن اُن کے لئے عید کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلی بار ان کے ہاں تشریف لائے تھے۔ ہر چھوٹا بڑا خوشی و مسرّت سے معمور تھا اور حضور انور کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہو رہا تھا۔

صدر جماعت Selingenstadt مکرم محمد نعیم خالد صاحب اور یہاں کے مقامی معلّم مکرم منور حسین طور صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ باقاعدہ طور پر مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد وارث صاحب نے کی۔ بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ عتیق الرحمٰن صاحب اور جرمن ترجمہ عاطف سلام صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اس شہر کا تعارف اور مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس شہر Selingenstadt کی آبادی بائیس ہزار ہے۔ 1830ء میں Einhro نامی شخص نے یہاں ایک گرجا گھر کی تعمیر کی اور یہ گرجا اب شہر کا نشان ہے۔ 1175ء میں فیڈرک باربروسا نامی شخص نے اس گاؤں کو شہر کا درجہ دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت الہادی کے افتتاح کے موقعہ پر تختی کی نقاب کشائی فرما رہے ہیں

امیر صاحب نے بتایا کہ یہاں کے میئر Dagmar B. Nonn-Adams نے جماعت کے ساتھ بہت تعاون کیا ہے اور ہر مشکل کے وقت جماعت کی مدد کی ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا قیام 1996ء میں ہوا تھا۔ دو سال قبل مسجد بنانے کا فیصلہ ہوا تھا۔ اور مختلف پراسس (Process) سے گزرنے کے بعد مسجد کی تعمیر کی اجازت ملی۔

یہ جرمنی میں جماعت احمدیہ کی پہلی ایسی مسجد ہے جو ایک Modular طریق پر تعمیر کی گئی ہے۔ جس میٹیریل سے یہ مسجد تعمیر ہوئی ہے اس کے بہت سے فوائد ہیں۔ ایک یہ کہ اس کی تعمیر کا تعلق موسم سے نہیں ہے۔ ہر موسم میں تعمیر ہوسکتی ہے۔ دوسرا یہ کہ تعمیر کا وقت بھی بہت مختصر ہوتا ہے۔ تیسرا یہ کہ بعد میں اس عمارت میں بآسانی توسیع کر سکتے ہیں اور اس کے دوسرے حصے بنے بنائے لگائے جا سکتے ہیں۔

اس قطعہ زمین کا رقبہ 1617 مربع میٹر ہے۔ یہ پلاٹ ستمبر 2009ء میں دو لاکھ 59 ہزار یورو میں خریدا گیا۔ یہاں 200 مربع میٹر کے رقبہ پر 'مسجد' کی عمارت تعمیر ہوئی ہے۔ 155 لوگ اس میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مینارہ کی بلندی 8.21 میٹر ہے اور مسجد کے گنبد کا قطر چار میٹر ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کا آغاز 11/اپریل 2011 کو شروع ہوا اور صرف دو ماہ کے عرصہ میں اس مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔

بعد ازاں پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطاب کا مکمل متن پیش ہے:

متن خطاب حضور انور ایدہ اللہ
برموقع افتتاح مسجد Selignstadt

تشہد و تعوذ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں